حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ

ان کی ہر خوٗ خصلت پہ لاکھوں سلام

شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصنف

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم

ابو البدر محبوب احمد چشتی

استاذ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر مکتبہ نعیمیہ

جامعہ نعیمیہ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

حَسُنَت جمیع خصالہ

ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم

ابو البدر محبوب احمد چشتی

ناشر مکتبہ نعیمیہ

جامعہ نعیمیہ (گڑھی شاہو) لاہور

0333-4183350,0316-3040321

E-mail: maktabanaeemia786@gmail.com

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

کتاب	:	ترجمہ شمائل الرسول ﷺ
مصنف	:	علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم	:	ابوالبدر محبوب احمد چشتی
پروف ریڈنگ	:	مولنا عبدالحنان افضل فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور
پہلا ایڈیشن	:	2017ء
کمپوزنگ	:	شاہد عزیز 0305-4114701
قیمت	:	
ناشر	:	مکتبہ نعیمیہ، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	انتساب	13
2	نذرِ عقیدت	14
3	پیش لفظ	15
4	اظہار تشکر	27
5	نشانِ منزل	31
6	تقریظ	35
7	کتاب کا تعارف	39
8	مقدمہ	45
9	حالات زندگی علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ	57
10	مقدمہ از جانب مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ	63
11	**پہلا باب**	69
12	رسول اللہ ﷺ کی صورت ظاہر اور خلق طاہر	71
13	رسول اللہ ﷺ کا حسن ظاہری	71
14	چہرۂ مصطفیٰ ﷺ	73
15	توجیہ دیگری	75
16	**دوسرا باب**	77

Marfat.com

17	رسول اللہ ﷺ کی رنگت	79
18	سراپا مصطفیٰ ﷺ	79
19	حسن و جمال کی ملاحت	81
20	رنگت حضور دی	83
21	**تیسرا باب**	87
22	رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک	89
23	چہرہ مصطفیٰ ﷺ	89
24	قد مبارک	90
25	چشمان مبارک	93
26	موتیوں کی طرح پسینہ	94
27	مشکل الفاظ کے معانی	96
28	موتیوں کی لڑی	96
29	قدرتی سیاہ بال	99
30	قدم مبارک	103
31	**چوتھا باب**	107
32	رسول اللہ ﷺ کی زلفیں	109
33	زلفوں کا سنوارنا	109
34	سفید بال	111
35	بخار کا علاج	112

Marfat.com

36	بالوں کی رنگت	113
37	**پانچواں باب**	117
38	نبی اکرم ﷺ کے دونوں کندھوں کلائیوں، بغلوں، قدموں اور ٹخنوں کا بیان	119
39	سرتاپا	119
40	خدمت انس کا ذکر	120
41	غلام کا آقا کے پاؤں کو پکڑنا	121
42	**چھٹا باب**	123
43	نبی اکرم ﷺ کے قد مبارک اور آپ کی خوشبو کی پاکیزگی	125
44	قد مبارک	125
45	نرم ہتھیلیاں	126
46	حصول برکت اور صحابہ کرام	128
47	پسینہ مبارک کا محفوظ کرنا	131
48	راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں	134
49	**ساتواں باب**	137
50	مہر نبوت جو رسول اللہ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی	139
51	مہر نبوت	139
52	مہر نبوت دیکھنے کا سوال	141
53	طبیب کون	142
	دیکھنے کا حکم	143

Marfat.com

55	حضرت حافظ ابوالخطاب بن دحیہ مصری نے ذکر کیا	144
56	**آٹھوں باب**	147
57	متفرق احادیث اور رسول اللہ ﷺ کے اوصاف	149
58	قدرتی حسن و جمال کا پیکر	149
59	مشکل الفاظ کے معانی	150
60	حدیث ام معبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	151
61	مرکز حسن	152
62	اشعار کا پڑھنے والا دکھائی نہیں دیتا	154
63	حدیث مذکور کے نکات	155
64	صحابہ کرام کا طرز عمل	158
65	حدیث ہند ابن ابی حالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	169
66	غضبناک نہ ہونا	161
67	بھائی کا بھائی سے بات چھپانا	162
68	وقت کی تقسیم	162
69	زیارت بارگاہ مصطفیٰ ﷺ	163
70	تعظیم انسانیت	163
71	انداز مجلس	164
72	تین باتوں کا ترک کرنا	166
73	صحابہ کرام کی کیفیت	166

Marfat.com

74	سکوت مصطفیٰ ﷺ	167
75	خوش کرنے کا انداز	170
76	**نواں باب**	173
77	نبی اکرم ﷺ کے اخلاق اور پاکیزہ خصائل	175
78	بہترین انتخاب	175
79	خلق عظیم	176
80	حدیث کا مفہوم	177
81	ذاتی انتقام نہ لینا	179
82	شرم وحیا	182
83	شجاعت	183
84	بے عیب نے عیب نہیں نکالا	184
85	بس میں جاتا ہوں	185
86	چڑیا نے کیا کیا؟	186
87	عمدہ بچھونا	186
88	قرآن کا دور	187
89	کیا حال ہے؟	188
90	اعرابی کی سختی	188
91	جادو کا اثر	190
92	انداز مصافحہ	191

Marfat.com

93	ذکر ایک قمیض کا	192
94	کم عقل عورت	194
95	معیار طعام	194
96	بیٹھنے کا انداز	195
97	انداز تکلم	196
98	عطا کردہ جامع کلمات	198
99	تبسم فرمانا	199
100	تمام چیزوں کا ذکر	202
101	**دسواں باب**	205
102	رسول اللہ ﷺ کی کرم نوازی	207
103	سخاوت ہی سخاوت	207
104	عطا ہی عطا	207
105	انسان اور مال کی کثرت	209
106	خرچ کرنے کے فوائد	211
107	**گیارھواں باب**	215
108	رسول اللہ ﷺ کی تواضع	217
109	عبد خاص	217
110	گھر کے کام کاج کرنا	217
111	اپنے کام خود کرنا	218

Marfat.com

112	سادگی	219
113	انجیل میں نعت مصطفی ﷺ	220
114	اہل وعیال پر رحم وکرم	221
115	چادر مبارک نصف پنڈلی تک	221
116	بچوں پر شفقت	222
117	**بارھواں باب**	225
118	رسول اللہ ﷺ کا مزاح	227
119	خوش طبعی کا جواز	227
120	وہ بھی ہم نے کیا یہ بھی ہم نے کیا	228
121	تمام کا تمام	229
122	اے دو کانوں والے	229
123	دیہات اور شہر	230
124	حمار کے کیا کہنے	231
125	حدی خواں	232
126	حدیث خرافہ	233
127	بوڑھی عورت اور جنت	234
128	مزاح اور آقا	234
129	**تیرھواں باب**	237
130	رسول اللہ ﷺ کا زہد	239

Marfat.com

131	آیات قرآنیہ	239
132	جو چاہیں بنادیں	240
133	ان کے لئے دنیا ہمارے لیے آخرت	241
[illegible]	ازواج مطہرات کو اختیار دنیا	242
135	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کا رونا	243
136	دنیا سے بے رغبتی	245
137	مسکین رہنے کی آرزو	246
138	چھلنیاں ندارد	248
139	اختیار کردہ فقر	284
140	کھجور اور پانی	250
141	مہینہ کیسے گزرتا	251
142	جَو کی روٹی	253
143	پسندیدہ مشروب	253
144	انداز شرب	254
145	مرغن غذا	254
146	رہن کا جواز	254
147	روٹی اور گوشت کب جمع ہوتے	255
148	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنکھوں دیکھا حال	255
149	ابوالہیثم بن تیہان کا قصہ	256

Marfat.com

150	پیٹ پر پتھر باندھنا	256
151	بچھونا کا ذکر	256
152	خوبصورت حُلّہ	258
153	پریشانی کا سبب	259
154	آئندہ کل	260
155	زہد کے بارے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث	261
156	خوشی کے آثار	265
157	مٹھی بھر سونا	266
158	ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے	267
159	رسول اللہ ﷺ کی عاجزی	268
160	**چودھواں باب**	275
161	پہلی فصل: رسول اللہ ﷺ کی عبادت اور اس کے لیے کوشش	277
162	عبادت میں معمول	277
163	ترتیل کے ساتھ پڑھنا	277
164	شکر گزار بندہ	278
165	دائمی عمل	279
166	قرآن مجید کو دوسرے سے سننا	280
167	احتیاط کی انتہاء	281
168	کمال تقویٰ	281

Marfat.com

169	بوڑھا کرنے والی سورتیں	282
170	دوسری فصل: رسول اللہ ﷺ کی شجاعت	285
171	ثابت قدم رہنا	288
172	شدۃ البطش	289
173	تیسری فصل: رسول اللہ ﷺ کی ان صفات کا ذکر جو انبیاء سابقین سے منقول ہیں	291
174	ذکر بشارات	293
175	اوصاف کا ذکر	294
176	تورات میں اوصاف مصطفیٰ ﷺ کا ذکر	296
177	حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ارزو	298
178	آخری امت کی عظمت	300
179	صحابی رسول کی گواہی	302
180	بادشاہ ہرقل کا محبت بھرا انداز	303
181	زید بن عمرو کی گواہی	305

☆......☆......☆

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو اپنے والدین اور تمام اساتذہ کے نام منسوب کرتا ہوں بالخصوص ان ان حضرات کے نام جن کی حُسن تربیت، عمدہ شفقت اور اعلیٰ حکمت نے مجھ ایسے کئی گم گشتہ راہ کی راہنمائی فرمائی اور صراطِ علم و عمل پر گامزن کر دیا۔

میری مراد

محسن ملت اسلامیہ شیخ المحدثین حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ

سابق صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان و ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محقق دوراں، صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ الحاج محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

سابق صدر المدرسین و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

فقیہ عصر شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد العلیم سیالوی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الفقہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

ادیب ملت سراپا اخلاص و محبت حضرت علامہ مولنا الحاج محمد منشا تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ

شیخ لغۃ الفارسیہ دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جامع المعقول والمعقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا غلام نصیر الدین چشتی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

کی ذوات والا برکات ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محبوب احمد چشتی

Marfat.com

نذرِ عقیدت

ان حضرات کے نام.................جو بلند کردار و گفتار کے مالک تھے۔

ان محسنوں کے نام.................جو مُد برو مشفق تھے

اُن بزرگوں کے نام.................جو بقیۃ السلف اور حجۃ الخلف تھے۔

ان راہنماؤں کے نام.................جو گم گشتگان راہ کو حق کی راہ دکھاتے تھے۔

ان ماہر فنون کے نام.................جن پر فنون ناز کرتے اور علوم فخر کرتے تھے۔

ان محققین کے نام.................جن کی تحقیق سے علم و ادب کے سوتے پھوٹتے تھے۔

میری مراد

محبوب العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا غلام جہانیاں معینی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۷ء)

سابق ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ معینیہ ڈیرہ غازی خاں

ماہر علوم اسلامیہ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۹۸ء)

سابق شیخ الحدیث، ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

خاندانِ چشت کے چشم و چراغ مرشدی حضرت خواجہ کریم بخش مہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۲۰۰۳ء)

آستانہ عالیہ مہار شریف چشتیاں ضلع بہاولنگر

شہید پاکستان پیکر علم و عرفان حضرت علامہ مولانا الحاج ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۲۰۰۹ء)

سابق ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

ہیں۔

ان سب کی خدمت میں یہ مختصر نذر قبول ہو

محبوب احمد چشتی

Marfat.com

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَةِ التُّقٰی اَمَّا بَعْدُ

خداوند قدوس نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو کامل ترین شخصیت بنا کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا جنھوں نے اپنے اسوۂ حسنہ سے مخلوق خدا کو اخلاق حسنہ سے مزین کر دیا۔ حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ خصائص نبوت کے جامع ہیں۔ آپ کے فضائل و کمالات اور خصائل بحر ناپیدا کنار اور بے حد و عد ہیں۔

حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا فرمان برحق ہے۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا میں کیا کیا کہوں تجھے
آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے

(حدائق بخشش امام احمد رضا)

۱۔ آپ ﷺ کا وصف رحمۃ اللعلمین وصف خاصہ ہے۔
۲۔ آپ ﷺ کا نور امر کُنْ سے بھی پہلے تخلیق ہوا۔
۳۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے عالم ارواح میں بلٰی کہا۔
۴۔ آپ ﷺ نے بعد ولادت سجدہ کیا اور اُنگشتِ شہادت سے گواہی دی۔
۵۔ آپ ﷺ کی چشم مبارک سوتیں لیکن دِل بیدار رہتا۔
۶۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

Marfat.com

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

۷۔ آپ ﷺ جیسے روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے۔

۸۔ آپ ﷺ حیات بالذات، حیات حقیقی سے متصف ہیں۔

۹۔ آپ ﷺ روز قیامت وہ حمدیں بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہ کیں۔

۱۰۔ آپ ﷺ کے جسم مقدس پر کبھی مکھی نہ بیٹھی اور نہ جوں پڑی۔

۱۱۔ آپ ﷺ کا لعاب دہن کڑوے پانی شیریں کر دیتا۔

۱۲۔ آپ ﷺ شیر خوار بچے کے منہ میں لعاب دہن ڈالتے تو وہ شکم سیر ہو جاتا۔

۱۳۔ آپ ﷺ کی آواز مبارک دور تک سُنی جاتی جتنی دوسروں کے لیے ناممکن ہو۔

۱۴۔ آپ ﷺ نے کبھی بلغم "کھنگار" نہیں تھوکا۔

۱۵۔ آپ ﷺ کے فضلات مبارک زمین نگل جاتی تو وہاں سے کستوری کی خوشبو آتی۔

۱۶۔ آپ ﷺ کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہوا۔

۱۷۔ آپ ﷺ جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و براز نہ کرتا۔

۱۸۔ آپ ﷺ کو معراج جسمانی دنا فتدلّٰی ہوا۔

۱۹۔ آپ ﷺ بچشم ظاہری دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔

۲۰۔ آپ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔

۲۱۔ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

۲۲۔ آپ ﷺ سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ پر ایمان لائے۔

۲۳۔ آپ ﷺ کے لئے اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ کا مقام خاص ہے۔

۲۴۔ آپ ﷺ شاہد "حاضر ناظر" اور "سراج منیر" ہیں۔

۲۵۔ آپ ﷺ کی ذات وصفات کی نظیر ممکن نہیں۔

۲۶۔ آپ ﷺ کی مثل کائنات میں نہیں جیسا کہ آپ نے خود فرمایا اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ
بے شک میں محمد ﷺ تم میں سے کس ایک طرح نہیں ہوں۔

۲۶۔ آپ ﷺ کی ہیئت جمال "باطنی" کا مثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ

Marfat.com

ظاہری ہیئت میں کوئی مثل نہیں۔

۲۸۔ آپ ﷺ کی صورت "جمال ظاہری" کی تمثیل کائنات میں نہیں اِنِّی لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ ظاہراً و باطناً کوئی ہمسر نہیں۔

۲۹۔ آپ ﷺ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ میں نے ان کی مثل نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد، کی شان کمالی بے مثالی ہے۔

۳۰ آپ ﷺ سب سے پہلے قبر انور سے اٹھیں گے۔

۳۱۔ آپ ﷺ کے متعلق ہی قبر میں سوال و جواب ہوگا۔

۳۲۔ آپ ﷺ شفیع المذنبین ہیں باب شفاعت آپ کھولیں گے۔

۳۳۔ آپ ﷺ روز قیامت اللہ سبحانہ کے حضور بمنزل سَیِّدْ "سردار" کے ہوں گے۔

۳۴۔ آپ ﷺ کے لواء الحمد کے نیچے تمام انبیاء و اصفیاء ہوں گے۔

۳۵۔ آپ ﷺ کے رخ انور پر شفاعت عظمٰی کا سہرا ہوگا۔

۳۶۔ آپ ﷺ کا مقام محمود تخت رب العزت کے بائیں جانب ہوگا۔

۳۷۔ آپ ﷺ کا روز قیامت مقام خاص ہوگا۔

۳۸۔ آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

۳۹۔ آپ ﷺ پر اللہ کریم اور تمام فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ عین رحمت ہے کہ اُس نے مومنوں کو بھی حکم دیا۔ اے ایمان والو! تم بھی میرے حکم پر اپنے رسول اور میرے ہمہ صفت موصوف محبوب نبی ﷺ پر سنت اللہ کے مطابق درود شریف بھیجا کرو۔

۴۰۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔

بے سایہ و سائبان عالم
بے نقط و نقطہ دان عالم

آپ ترجمہ شمائل الرسول میں حضور سرور دو عالم ﷺ کے فضائل کو پڑھیں گے۔ جس سے ایمان کو جلاء اور جذبہ عشق مصطفیٰ ﷺ فزوں تر ہوگا۔ ان چالیس اوصاف درج بالا جو کہ لفظ "محمد" کے چالیس عدد کی مناسبت سے ذکر کیے گئے ہیں۔ ان میں سے آخری وصف خاص کے بارے

Marfat.com

میں قدر تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ نہیں بنایا تھا۔ یعنی حضور ﷺ کے قامتِ زیبا کا سایہ نہ تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بشری جسم اقدس کو ایسا لطیف ونظیف اور پاکیزہ وبرگزیدہ بنایا تھا کہ اس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت نہ تھی، بلاشبہ آپ کا جسم اقدس تمام مادی کثافتوں سے پاک اور سراپا نور تھا۔ اسی لئے آپ کی شان میں نور اور سراج منیر فرمایا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنَ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَ نُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْر امِنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا

اے اللہ میرے لیے میرے دل میں نور، اور میری قبر میں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے کانوں میں نور اور میری آنکھوں میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور، میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میری ہڈیوں میں نور کر دے یا اللہ میرے لئے بہت ہی زیادہ نور کر دے اور مجھ کو نور عطا کر دے اور مجھ کو نور کر دے۔

(جامع ترمذی، امام ترمذی، ج ۲، ص ۶۸۹)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ کوکب نورانی نے تحریر کیا۔

اس دعا سے یہ مقصود نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اور اس کا حصول مانگتے تھے، بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمانے کے لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا ہدایت پر ہونا قرآن سے ثابت ہے اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (القرآن، ۳۶/۴-۳) "بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔"

بلکہ فرمایا وَاِنَّکَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (القرآن ۲۵،۲۴) "اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو"

Marfat.com

مگر باوجود اس کے ہر نماز میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (القرآن، الفاتحہ،۵) "ہم کو سیدھا راستہ پر چلا"

کہہ کر بارگاہ رب العزت میں دعا کیا کرتے تھے، کیا آپ کا یہ دُعا کرنا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اس لئے تھا کہ آپ ہدایت پر نہ تھے؟ (نعوذ باللہ) نہیں! بلکہ جس طرح آپ اس سے پہلے بھی ہدایت پر تھے بلکہ ہادی تھے مگر پھر بھی دُعا فرماتے تھے، اسی طرح آپ اس نورانی دعا سے پہلے بھی نور تھے، بلکہ منیر تھے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ (القرآن،۵، ۱۵) "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا) اور سِرَاجًا مُّنِيْرًا (القرآن ۳۳/۴۶) "چمکا دینے والا آفتاب"

مگر پھر بھی دُعا فرمائی کہ اے اللہ مجھے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ کردے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ الخ (القرآن ۲/ ۱۲۸) "اے ہمارے رب تو اپنی بارگاہ میں ہمیں سر تسلیم خم کرنے والا بنادے"

یہ دعا حضرت ابرہیم علیہ السلام نے فرمائی کیا یہ دعا کرتے ہوئے یا اس سے پہلے وہ مسلمان نہیں تھے۔(نعوذ باللہ) آیت میں وَاجْعَلْنَا ہے اور حدیث میں وَاجْعَلْ ہے، آیت میں معنی یہی ہے کہ ہمیں مسلمان رکھ اور حدیث میں یہ کہ مجھے نور رکھ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آپ کے جسم پاک کا ہر ہر عضو نور اور پھر اس کے بھی دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے، اندر باہر نور ہی نور ہے تو پھر سایہ کیسے ہوسکتا تھا؟ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر کسی جسم کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، نیچے اوپر اندر باہر روشنی کردی تو باوجود اس کے کہ وہ جسم اپنے طول وعرض کے ساتھ موجود ہو گا مگر اس کا سایہ نہیں ہوگا۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

(حدائق بخشش، امام احمد رضا)

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

قَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّکَ عَلَی الْاَرْضِ لِئَلَّا یَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ الظِّلِّ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے بارے میں عرض کیا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس سایہ پر پاؤں نہ رکھ دے۔ (تفسیر مدارک، ص ۳۲۱)

حضرت عبداللہ بن مبارک اور علامہ حافظ ابن جوزی محدث رحمہما اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں۔

لَمْ یَکُنْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ظِلٌّ وَلَمْ یَقُمْ مَّعَ الشَّمْسِ وَلَمْ یَقُمْ مَّعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ السِّرَاجِ

کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آگیا اور نہ قیام فرمایا، چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کی تابش نور نے اس کی چمک کو دبالیا۔

(زرقانی علی المواہب، ج ۴، ص ۲۲۰)

حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمْ یَکُنْ یُرٰی لَہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ •

کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا نہ چاندنی میں۔

(زرقانی علی المواہب، ج ۴، ص ۲۴۰)

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی میں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا، ایک باب ذکر کیا اور اس میں حدیث ذکوان نقل کر کے فرمایا۔

قَالَ ابْنُ سَبُعٍ مِّنْ خَصَائِصِہٖ ﷺ اَنَّ ظِلَّہٗ کَانَ لَا یَقَعُ عَلَی الْاَرْضِ وَاِنَّہٗ کَانَ نُوْرًا فَکَانَ اِذَا مَضٰی فِی الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لَا یُنْظَرُ لَہٗ ظِلٌّ

ابن سبع نے فرمایا حضور ﷺ کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور یہ کہ آپ محض نور تھے۔ جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔

(خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۶۸)

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

وَمَا ذُكِرَ مِنْ اَنَّهٗ كَانَ لَاظِلَّ لِشَخْصِهٖ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُوْرًا وَّاَنَّ الذُّبَابَ كَانَ لَایَقَعُ عَلٰی جَسَدِهٖ وَلَا ثِیَابِهٖ

آپ کے دلائل نبوت و رسالت میں سے یہ بات بھی مذکور ہوئی ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ آپ نور تھے اور مکھی آپ کے جسم اور کپڑوں پر نہ بیٹھتی تھی۔ (شفاء شریف، ج۱، ص۲۴۲)

علامہ امام شہاب الدین خفاجی مصری اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ مبارک بہ سبب آپ کی کرامت وفضیلت کے زمین پر نہ ڈالا گیا، اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی آپ کے سائے میں آرام کرتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں، بہ تحقیق قرآن کریم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔
(نسیم الریاض)

حضرت مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

چوں فناش از فقر پیرا یہ شود
او محمد وار بے سایہ شود

مولانا بحر العلوم اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

در مصرع ثانی اشارہ معجزہ آں سرور ﷺ کہ آں سرور سایہ نمی افتاد۔

کہ مصرع ثانی میں حضور سرور عالم ﷺ کے معجزے کی طرف اشارہ ہے کہ حضور کا سایہ نہ تھا۔

علامہ امام احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَمْ یَكُنْ لَهٗ ﷺ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ

کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں تھا نہ چاندنی میں۔ (زرقانی علی المواہب، ج۴، ص۲۲۰)

علامہ امام محمد زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

لَمْ یَكُنْ لَهٗ ﷺ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُوْرًا

کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں تھا اور نہ چاندنی میں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ نور تھے۔
(زرقانی، ج۴، ص۲۲۰)

علامہ حسین بن محمد دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

لَمْ يَقَعْ ظِلُّهٗ عَلَى الْاَرْضِ، وَلَا رُءِیَ لَهٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ

کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا نہ دھوپ میں نظر آتا نہ چاندنی میں۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَمِمَّا یُؤَیِّدُ اَنَّهٗ ﷺ صَارَ نُوْرًا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا مَشٰی فِی الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَایَظْهَرُ اِلَّا لِلْكَثِیْفِ وَهُوَ ﷺ قَدْ خَلَّصَهُ اللّٰهُ مِنْ سَائِرِ الْكَثَافَاتِ الْجِسْمَانِیَّةِ وَصَیَّرَهٗ نُوْرًا صِرْفًا لَایَظْهَرُ لَهٗ ظِلٌّ اَصْلًا

کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے نور محض ہونے کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ دھوپ یا چاندنی میں آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا اس لئے کہ سایہ تو کثیف کا ہوتا ہے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کر کے خالص نور کر دیا تھا لہذا حضور ﷺ کے لئے سایہ اصلاً نہ تھا۔

علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

لَمْ یَكُنْ لَّهٗ ﷺ ظِلٌّ یَّظْهَرُ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ

حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا اور نہ چاندنی میں۔

شیخ محقق حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ذکر کرتے ہیں۔

ونہ بود مرآں حضرت ﷺ را سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر

کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں تھا نہ چاندنی ہیں۔

(مدارج النبوۃ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۲۶)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ ذکر کرتے ہیں۔

اور اصلی اللہ علیہ وسلم سایہ نبود در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف ترست چوں لطیف تر ازوے ﷺ در عالم نباشد اور اسایہ چہ صورت دارد؟

کہ حضور سرور کائنات ﷺ کا سایہ نہ تھا کیونکہ عالم شہادت میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہوتا ہے چونکہ حضور ﷺ سے زیادہ لطیف کوئی چیز جہاں میں نہیں ہے، لہذا آپ کا سایہ کیسے ہو سکتا ہے؟ (مکتوبات شریف)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سایہ ایشاں برزمیں نمی افتاد

کہ حضرت محمد ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔
(تفسیر عزیزی سورہ والضحیٰ)

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر کرتے ہیں۔

اولیااللہ گفتہ اند اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا وَاَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا یعنی ارواح ما کار اجسادمی کنندو گاہے اجساد از غایت لطافت برنگ ارواح می برآید ومی گویند کہ رسول خدا راسایہ نبود ﷺ

کہ اولیاء اللہ فرماتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے اجسام ہیں اور ہمارے اجسام ہماری روحیں ہیں یعنی کبھی تو ہماری روحیں جسموں کا کام کرتی ہیں اور کبھی ہمارے جسم انتہائی لطافت اختیار کرکے رُوح کے رنگ میں ظاہر ہو جاتے ہیں (چنانچہ کہتے ہیں) کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔

حق تعالیٰ در شان حبیب خود ﷺ فرمود کہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب مبین و مراد زانور ذات پاک حبیب خدا ﷺ نیز فرمود کہ اے نبی ترا شاہد و مبشر و نذیر و داعی الی اللہ و سراج منیر فرستادہ ایم و منیر روشن کنندہ و نور دہندہ را گویند پس اگر کسے را روشن کردن از انساناں محال بودے آن ذات پاک ﷺ ایں امر میسر نیامدے کہ آں ذات پاک ﷺ از جملہ اولاد آدم علیہ السلام اند مگر آں حضرت ﷺ ذات خود راچناں مطہر فرمود کہ نور خالص گشتند و حق تعالیٰ آں جناب سلامہ علیہ را نور فرمود بہ تواتر ثابت شد کہ آں حضرت عالی سایہ نہ داشتند و ظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل می دارند

کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی شان میں فرمایا کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور کتاب مبین آئی، نور سے مراد حبیب خدا ﷺ کی ذات پاک ہے نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی ہم نے آپ ﷺ کو شاہد و مبشر و نذیر و داعی الی اللہ اور سراج منیر بنا کر بھیجا ہے اور منیر روشن کرنے والے اور نور دینے والے کو کہتے ہیں، پس انسانوں میں سے کسی کو اگر روشن کرنا محال ہوتا تو آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے لئے یہ امر میسر نہ ہوتا اور آپ ﷺ کی ذات پاک کو ایسا مطہر فرمایا کہ نور خالص ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور فرمایا ہے اور تواتر سے ثابت ہوا ہے کہ آپ ﷺ سایہ نہ رکھتے تھے اور نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔ (امداد السلوک، ص ۸۵)

Marfat.com

مولوی اشرفعلی تھانوی نے تحریر کیا۔

یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور ﷺ کے سایہ نہیں تھا (اس لئے) کہ ہمارے حضور ﷺ سرتاپا نور ہی نور تھے۔ حضور ﷺ میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا کیونکہ سایہ کے لئے ظلمت لازمی ہے۔ (شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ، ص ۳۹)

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، علماء، صوفیاء سب کا مذہب اور عقیدہ یہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اسی عقیدہ پر قائم رکھے۔ آمین

آج کل کے بعض سائنسدان، فلسفی اور خشک ملا محض نافہمی کی بنا پر کہتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں کہ جسم ہو اور اس کا سایہ نہ ہو۔ جب حضور ﷺ کا مجسم ہونا مسلم ہے تو سایہ کا ہونا ضروری ہے۔

سائنس کے اصولوں کے تحت بھی وہ بتائیں کہ کسی جسم کا سایہ کیوں ہوتا ہے؟ سورج کے نور اور نبی پاک کے نور ہونے کی شان سے کامل واقفیت کے بعد یہ حقیقت ان پر کھل جائے گی کہ وہ وجوہات جو جسم کا سایہ پیدا کرتی ہیں ان کی گنجائش اس پرنور ذات میں نہیں تھی۔

ان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر جسم کا سایہ نہیں ہوا کرتا بہت سے اجسام لطیفہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا سایہ نہیں ہوتا، حضور ﷺ بلاشبہ مجسم تھے مگر آپ کا جسم ہماری روحوں سے بڑھ کر لطیف پاکیزہ تھا، آپ مجسم نور تھے اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔

عاصیوں کو چھپائے محشر میں
حق نے یوں ہے اٹھایا سایہ

اوپر بیان کردہ حقائق سے یہ معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ حضور ﷺ سراپا نور تھے اور آپ کا سایہ نہ تھا۔

۲۔ حضور ﷺ کا جسم اطہر تمام کثافتوں سے پاک تھا۔

۳۔ حضور ﷺ کا نور آفتاب و ماہتاب کی روشنی پر غالب تھا۔

اس لئے کسی بزرگ نے فرمایا کہ

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی بدلی سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

Marfat.com

پیش نظر کتاب ترجمہ شمائل الرسول میں چودہ باب ہیں۔آخری باب کی تین فصلیں ہیں۔جو کہ درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں۔

1. اَلْبَابُ الْاَ وَّلُ: شَمَائِلُ الرَّسُوْلِ صَلّٰى اللّٰهُ عِلَيْهِ وَسِلَّمُ وِ بَيَانُ ۔ خَلْقِهِ الظَّاهِرِ وَ خُلُقِهِ الطَّاهِرِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت ظاہر اور خلق طاہر

2. الباب الثانی: صَفَةُ لَوْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت

3. اَلْبَابُ الثَّالِثُ: صِفَةُ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک

4. اَلْبَابُ الرَّابِعُ: ذِكْرُ شَعْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں

5. اَلْبَابُ الْخَامِس: ذِكْرُ مَاوَرَ دَفِیْ مَنْكِبَيْهِ وَسَاعِدَيْهِ وَاِبِطَيْهِ وَ قَدَمَيْهِ وَ كَعْبَيْهِ ﷺ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں، کلائیوں، بغلوں، قدموں، ٹخنوں اور سرتاپا کا بیان

6. اَلْبَابُ السَّادِس: صِفَةُ قِوَامِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَطِيْبُ رَائِحَتِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قد مبارک اور آپکی خوشبو کی پاکیزگی

7. الباب السابع: صِفَةُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ الَّذِیْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ

مہر نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

8. الباب الثامن: بَابٌ جَامِعٌ لِاَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ وَرَدَتْ فِیْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

متفرق احادیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

Marfat.com

9. اَلْبَابُ التَّاسِعُ: ذِكْرِ اَخْلَاقِهٖ وَ شَمَائِلِهِ الطَّاهِرَةِ ﷺ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور پاکیزہ خصائل

10. اَلْبَابُ الْعَاشِرُ: ذِكْرُ كَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی

11. اَلْبَابُ الْحَادِیْ الْعَشَرُ: وَمِنْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع

12. اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرُ: ذِكْرُ مَزَاحِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح

13. اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرُ: زُهْدُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زہد

14. اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرُ: فِيْهَا ثَلَاثَةُ فُصُوْلٍ،

اس میں تین فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِیْ عِبَادَتِهٖ عَلَيْهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاجْتِهَادِهٖ فِیْ ذٰلِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور اس کیلئے کوشش

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ: فِیْ شَجَاعَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِيْهَا يُذْكَرُ مِنْ صِفَاتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِی الْكُتُبِ الْمَاثُوْرَةِ عَنِ الْاَنْبِيَاءِ الْاَقْدَمِيْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان صفات کا ذکر جو انبیاء

Marfat.com

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (القرآن ۲/ ۱۵۲)

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب شمائل الرسول کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ کا شکر گزار ہے کہ جس نے اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کے شمائل پر مشتمل کتاب کو عربی سے اردو زبان میں منتقل کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بعد ازاں اس کے پیارے حبیب ﷺ کی کرم نوازی اللہ کرے کہ اس پاک ہستی کی بارگاہ میں بندہ ناچیز کی یہ کوشش قبول ہو۔

اس کے بعد میں اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے اس بارے میں معاونت فرمائی۔ اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

کیونکہ حدیث پاک ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰہَ

حضرت ابو سعید رضی تعالیٰ اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔ (جامع ترمذی، ص ۲۸۹)

اَوَّلاً میں قبلہ استاذی المکرم جانشین شیخ سعدی حضرت علامہ مولنا الحاج محمد منشا تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف قیمتی مشوروں سے نوازا بلکہ ہر قدم پر راہنمائی فرمائی یہ انہیں کی نظر کا کمال ہے کہ بندہ کچھ نہ کچھ لکھنے کے لئے کاوش کرتا رہتا ہے۔ حسب سابق نشان منزل لکھ کر کتاب کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا۔

ثانیاً میں شکریہ ادا کرتا ہوں ادیب ملت اسلامیہ مصنف کتب کثیرہ قبلہ استاذی المکرم شیخ

Marfat.com

الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کا کہ آپ نے کتاب ہذا کے لئے انتہائی جامع تقریظ لکھ کر بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

ثالثاً میں شکر گزار ہوں اپنے کرم فرما جناب محترم قاضی عبدالمصطفیٰ کامل صاحب کا جن کی میدان صحافت میں ایک پہچان ہے۔ نوائے وقت کا کالم افق تا افق اس پر شاہد ہے۔ اس ادارہ سے آپ کی وابستگی کا عرصہ بتیس سال ہے آج کل ضیائے حرم میں وقت اور مسائل کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔ آپ نے نہ صرف ترجمہ پڑھا۔ بلکہ اس پر ایک وقیع تعارف لکھا۔ جس سے کتاب کے مندرجات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

قاضی عبدالمصطفیٰ کامل صاحب علمی خانوادے کے ایک اہم فرد ہیں انتہائی مخلص مہربان ہیں۔ بندہ کے لئے ان کی رفاقت ہمیشہ اطمینان کا باعث رہی ہے۔ جو صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو سلامت رکھے۔

رابعاً اس طرح میں شکر گزار ہوں محترمہ عالمہ فاضلہ ام جمال شیروانی صاحبہ کا جو تنظیم المدارس کی فارغ التحصیل عالمہ ہیں سالہا سال تقریباً عرصہ سات سال تک مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر جامعہ نظامیہ رضویہ نبی پورہ شیخوپورہ میں درس نظامی کی تدریس کرتی رہی ہیں اس وقت جامعہ غوثیہ مہریہ نصیریہ (للبنات) شیخوپورہ ملحقہ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کی پرنسپل ہیں مجلہ مہر و رضا شیخوپورہ کی چیف ایڈیٹر ہیں۔ انتہائی علمی شخصیت ہیں یہ ان پر اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اس لیے کہا جاتا ہے۔

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

انہوں نے کتاب ہذا کے لئے مبسوط مقدمہ لکھا جس کے ہر ہر جملہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے مربی نے کیسی ان کی علمی تربیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

سراپا اخلاص قبلہ استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کا۔ جن کی میرے ساتھ یہ مہربانی ہے کہ

لجپال پریت نوں توڑ دے نہیں
جیندی ا[illegible] پھڑ دے اونوں چھوڑ دے نہیں

جو بھی اس طرح لکھنے کا کام کیا جاتا ہے لمحہ بہ لمحہ ان کی راہنمائی بندہ ناچیز کے شامل حال [illegible]تی

Marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ استاذ صاحب کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر خضری عطاء فرمائے آمین ثم آمین میں شکر گزار ہوں۔ جناب ڈاکٹر راغب حسین نعیمی دامت برکاتم العالیہ کا کہ جن کے ساتھ ہر اہم کام میں مشاورت جاری رہتی ہے اور وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مبنی بر خلوص مشورہ دیتے ہیں۔ جس سے کام کرنے کا مزید جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اس طرح قبلہ استاد محترم ڈاکٹر شبیر احمد جامی صاحب کا شکر گزار ہوں۔ کہ جنہوں نے ہمیشہ صائب رائے پر مبنی مشوروں سے نوازا۔ موصوف راقم الحروف کے ایم فل کے لئے تحریر کئے جانے والے مقالہ بعنوان "علامہ غلام جہانیاں معینی رحمہ اللہ تعالیٰ کی علمی ودینی خدمات کا تحقیقی جائزہ" کے نگران ہیں آپ کی زیر نگرانی اس مقالہ پر کام جاری ہے انشاء اللہ بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

اور میں مشکور ہوں دارلعلوم جامعہ نعیمیہ کے تمام اساتذہ اور بلخصوص استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالطیع محمد انور القادری شیخ الحدیث، جناب علامہ ڈاکٹر محمد سلمان قادری صاحب، جناب مولانا غلام مرتضیٰ نقشبندی صاحب، علامہ مولانا مفتی محمد عمران حنفی صاحب، جناب علامہ مفتی محمد ہاشم صاحب، مولانا مفتی محمد مدنی سعیدی اور جناب مولانا مفتی محمد عارف خورشیدی صاحب کا کہ جو ہمیشہ مخلصانہ مشاورت سے شاد کام کرتے ہیں۔

نیز حاجی محمد عمران صاحب فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور ڈائریکٹر مکتبہ نعیمیہ لاہور کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کو شائع کر کے مزید لکھنے کا حوصلہ بڑھایا۔ موصوف نوجوان جذبہ کے مالک ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انہوں نے مکتبہ کو نمایاں مقام تک پہنچایا ہے۔ جس کی وجہ سے دیگر اہم مکتبوں میں مکتبہ ہذا کو خصوصی مقام ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔

اسی طرح جناب برادرم علامہ مولانا محمد سلیم اختر چشتی ڈائریکٹر ہاشمی ماڈل ہائی سکول چونگی امر سدھو لاہور۔ جناب کامران خورشید عالم صدر کینٹ لاہور۔ کا مشکور ہوں جو ہمیشہ نیک کاموں میں معاونت جاری رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کو مترجم اس کے اساتذہ احباب اور قارئین کے لئے نفع مند بنا کر قیامت کے دن ذریعہ نجات بنائے نیز اسے قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محبوب احمد چشتی بن امیر بخش مرحوم

مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

Marfat.com

Marfat.com

نشان منزل

(محمد منشا تابش قصوری)

''ان کی ہر خو خصلت پہ لاکھوں سلام''

نبی اکرم، رسول اعظم، نور مجسم، رحمۃ للعلمین، خاتم الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ السلام کے محامد و محاسن شمائل و فضائل، و خصائل کا ذخیرہ اتنا وسیع ہے کہ کوئی بھی انسان حدود متعین نہیں کرسکتا، انسان تو انسان، ملائکہ بھی آپ کے اوصاف حمیدہ کمالات جمیلہ کے سامنے حیران و ششدر ہیں، امام الملائکہ سید جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کچھ میرے بارے اظہار خیال فرمایئے چنانچہ جبرئیل امین نے آپ ﷺ کی شان عظمت کے متعلق جو کچھ فرمایا کسی شاعر نے اس کو یوں قلم بند کیا۔

معراج میں جبرئیل سے کہنے لگے شاہ امم
تو نے تو دیکھے ہیں سبھی بتلائیوں کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے اے ماہ جبین تیری قسم
آفاقھا گردیدہ ام مہربتاں ورزیدہ ام
بسیارخوباں دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نہایت عاجزانہ انداز میں عرض گزار ہیں۔

دفتر تمام گشت بپایاں رسید عمر
ماہمچناں در اول وصفِ تو ماندہ ایم

حضرت صارم ملتانی پکارتے ہیں۔

تیرا آنا تھا اصنامِ حرم ٹوٹ گئے
تیرا رعب تھا کہ شہ زوروں کے قدم چھوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

Marfat.com

حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا:۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَاسَیِّدَ الْبَشَرُ

مِنْ وَّجُھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَایُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهُ

بَعداز خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی گولڑی علیہ الرحمۃ یوں اظہار عقیدت فرماتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہ مَااَجْمَلَکَ، مَااَحْسَنَکَ مَااَکْمَلَکَ

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی کیفیت عشق کو دیکھئے، آپ پکار رہے ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے پاس بری
حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

سرکار دو عالم، نبی مکرم ﷺ کے جملہ ثناخواں، مدح سراؤں کے امام حضرت سیدنا حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے تو کمال کر دکھایا۔

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِیْ

لٰکِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

ظہوری قصوری علیہ الرحمۃ نے اس شعر کا یوں ترجمہ کیا۔

ظہوری تیرے تو ظاہر ایہد ا اپناتے کجھ وی نہیں

زبان میری بیاں تیرا تیرے اظہار دی خاطر

Marfat.com

ناچیز تابش قصوری عرض گزار ہے۔

کائنات حسن میں وہ جلوہ فرما ہو گئے
جن کی صورت حق نُما ہے جن کی سیرت حق نُما

ازل تا ابد، مدح وستائش مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات والا برکات کا سلسلہ جاری رہے گا اس لیے کہ خود خالق مصطفےٰ (جل وعلیٰ) ﷺ نے اعلانیہ فرمایا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (میرے حبیب) ہم نے آپ کے ذکر کو آپ ہی کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بلند فرما دیا ہے۔

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن وادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر وکلام و بقا کی قسم

(حدائق بخشش)

کلام شعراء سے اوصاف ومحامد مصطفےٰ ﷺ کا صرف انتخاب ہی کریں تو ممکن نہیں، کائنات کا پتہ پتہ، ذرہ، ذرہ، قطرہ قطرہ آپ کا مدح سرا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے فیضان سے اہل علم وقلم نے نظم نثر میں ہزارہا کتابیں تصنیف فرمائیں اور یہ سلسلۂ تصنیف وتالیف جاری وساری رہے گا ان خوش نصیب کی فہرست میں عزیز القدر حضرت علامہ مولانا محبوب احمد چشتی فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، سنیئر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور اور خطیبِ وزیر اعلیٰ ہاؤس لاہور کا نام بھی آتا ہے، فللہ الحمد!!

مولانا علامہ محبوب احمد چشتی زید مجدہٗ نے زمانہ طالبعلمی سے ہی قلم کو تھاما، سنبھالا، چلایا اور پھر چلاتے ہی جا رہے ہیں موصوف کے خمیر میں تھکاوٹ، اکتاہٹ نہیں، جملہ گھریلوں ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی خدمات سرانجام دینا اور پھر قلم کو بھی آرام نہ کرنے دینا یہ آپ کا خاصا ہے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ جو لکھا اور لکھا جا رہا ہے اکثر وہ مدحتِ مصطفےٰ ﷺ سے ہی عبارت ہے۔

پیش نظر کتاب مستطاب، ترجمہ شمائل الرسول" ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر المعروف ابن کثیر علیہ الرحمۃ وہ شہرہ آفاق تصنیف لطیف کا خوب ترجمہ ہے جو نہایت عمدہ، سہل، اور آسان

Marfat.com

ہے جس سے ہر قاری باحسن وجوہ استفادہ واستفاضہ کرسکتا ہے۔

مولانا الموصوف نے متعدد کتابوں کے خوبصورت ترجمہ کیے جو مقبول خاص وعام ہیں۔ راقم دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ وجلیلہ سے محبوبیت خاصہ سے نوازے اور دارین کی کامیابیوں سے حظ وافر عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیہ والتسلیم

دعا گو: محمد منشا تابش قصوری صاحب

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۶ ذوالحجۃ المبارک ۱۴۳۷ھ جمعہ المبارک ۹ ستمبر 2016ء

☆......☆......☆

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ

محسنِ کائنات، امام الانبیاء، سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خالقِ کائنات نے ختم نبوت کے تاج سے سرفراز فرما کر آپ کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مطہرہ کو پوری کائنات انسانیت کے لئے (اسوۃ حسنہ بہترین نمونہ) قرار دیا۔ جسے دورِ جدید کی اصطلاح میں آئیڈیل کہا جاتا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ

(الاحزاب۔۲۱)

"تمہارے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ بہترین نمونہ ہے یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

مراد یہ ہے کہ آپ کی حیاتِ طیبہ یوں تو سب لوگوں کے لئے ایک آئیڈیل ہے لیکن اس سے نفع اندوز صرف اہلِ ایمان ہی ہو سکتے ہیں اور اس نفع سے حقیقی نفع یعنی آخرت کا نفع ہے۔

اس سلسلے میں دو باتیں بڑی اہم ہیں:۔

پہلی بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صفاتِ عالیہ اور عمدہ خصائص و شمائل سے مزین فرمایا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی مقدس زندگی کے تمام گوشوں کو منظرِ عام پر لایا گیا صحابہ کرام نے آپ کی صورت و سیرت کو اچھی طرح دیکھا محفوظ رکھا اور آگے منتقل کر دیا جو رہتی دنیا تک کتب اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے نسل در نسل منتقل ہوتا رہا۔

وہ لوگ نہایت خوش بخت ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل اور

Marfat.com

سیرتِ طیبہ کو مختلف زاویوں سے سپرد قلم کر کے یہ علمی ورثہ خلقتِ اسلامیہ کو بطور سوغات پیش کیا۔

چوں کہ ابتدائی ماخذ عربی زبان میں ہیں اور اس کا افادہ واستفادہ صرف عربی زبان سمجھنے والوں تک محدود تھا۔ جب کہ افادۂ عام کے لئے اسے دوسری زبانوں میں منتقل کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ عربی زبان میں لکھی گئی کتب کو مختلف اہلِ لسان نے اپنی اپنی زبانوں میں منتقل کر کے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا۔

زیرِ نظر کتاب مسمّی خصائل الرسول ﷺ جو کہ ''شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' (عربی) کا اردو ترجمہ ہے جس کی سعادت ممتاز عالمِ دین استاذ العلماء علامہ محبوب احمد چشتی مدرس درس نظامی جامعہ نعیمیہ لاہور کے حصے میں آئی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل مبارکہ پر مشتمل یہ کتاب معروف مقرر، تذکرہ نگار اور تاریخ نویس علامہ حافظ ابوالفداء عمادالدین ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف لطیف ہے۔

علامہ عمادالدین کی شہرت ''ابن کثیر'' کے نام سے ہے اور آپ ۷۰۰ھ میں الخطیب شہاب الدین ابوحفص عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد علماء فقہاء اور خطباء میں صف اول کے صاحبِ علم وفضل سمجھے جاتے تھے۔

علامہ حافظ ابن کثیر کی ولادت بصرے قلمرو قریہ مجدل میں ہوئی۔ تین سال کی عمر میں والد ماجد کا انتقال ہو گیا تھا۔

ان کے انتقال کے بعد آپ دمشق چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے قرآن پاک حفظ کیا عربی زبان کے قواعد صرف ونحو حفظ کئے نیز کتاب ''التنبیہ'' مکمل یاد کی اور اس کی شرح کے لئے علامہ تاج الدین فزاری کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اصولِ فقہ کے منتخبات کی تحصیل بھی ان ہی سے کی۔

علاوہ ازیں انہوں نے اپنے بڑے بھائی کمال الدین عبدالوہاب کی صحبت اختیار کی اور ان سے علمی میدان میں بہت کچھ حاصل کیا۔ آپ نے حفظِ قرآن کے ساتھ ساتھ تجوید کا علم بھی حاصل کیا۔ قرأت اور حدیث کے علم کے لئے اپنے ہم عصر علماء سے استفادہ کرتے رہے اور صحیح مسلم کا درس ۹ مجالس میں شیخ نجم الدین عقلانی سے لیا اور ان احادیث کی قرأت وزیر احالم ابوالقاسم محمد بن محمد بن سہل ازدی غرناطی اندلسی نے کی تھی جن کی وفات قاھرہ میں ۲۲ محرم الحرام ۷۳۰ھ میں ہوئی۔

Marfat.com

ابن کثیر نے اپنے بزرگ استاذ شہاب الدین الحجار المعروف ابن شجنہ سے دارالحدیث الشرعیہ میں اجازت وسماعت کی حیثیت میں پانچ سو احادیث کی اجازت ابلاغ حاصل کی تھی۔

آپ نے فقہ تعلیم شیخین یعنی کمال الدین فزاری اور کمال الدین بن قاضی شہید سے حاصل کی اور فروغ شافعیہ میں کتاب ''التنبیہ'' مصنفہ شیرازی اور مختصرات الحاجب اصول میں پڑھی حافظ الحجاج بزمی کے پاس رہ کران کی عظیم تالیف جو سیر الرجال کے موضوع پر تھی وہ بھی پڑھی جس کا نام تہذیب الکمال ہے۔

ابن کثیر کا وصال ۲۶ شعبان ۷۷۴ھ بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ حافظ ابن کثیر کی تصانیف میں البدایہ والنھایہ معروف ترین کتاب ہے سیرت نبویہ، السیرۃ، اختصار علوم الحدیث، جامع المسانید والسنن، التکمیل فی معرفۃ الثقات و الضعفاء و المجاھیل'' مسند شیخین، رسالہ فی الجہاد اور دیگر کئی کتب ہیں۔

نوٹ: تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ ابن کثیر البدایہ والنھایہ اردو ترجمہ نفیس اکیڈیمی لاہور۔
(حصہ ۲، صفحہ نمبر ۳۱ تا ۴۰)

علامہ ابن کثیر نے ''شمائل الرسول'' کے شروع میں لکھا ہے کہ شمائل پر بے شمار کتب موجود ہیں لیکن ان میں سے سب سے زیادہ جامع امام ترمذی کی شمائل ترمذی ہے اسی کو انہوں نے بنیادی ماخذ بنایا۔ عربی کتب کو اردو زبان میں ڈھالنے کے لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مترجم دونوں زبانوں کے اسلوب سے واقف ہوں اصل کتاب جب دوسری زبان میں منتقل ہو تو قاری یوں محسوس کرے کہ وہ اصل کتاب ہی پڑھ رہا ہے۔

علامہ مولانا محبوب احمد چشتی ایک فاضل عالمِ دین ہیں۔ تنظیم المدارس کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کر چکے ہیں بالخصوص درجہ ثانویہ عامہ میں ملک بھر میں انہوں نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ معروف دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں عرصہ اکیس سال سے درسِ نظامی کی تدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور عرصہ چھ سال تک جامعہ سراجیہ میں طالبات کو حدیث شریف بھی پڑھاتے رہے ہیں۔

اس کے ساتھ آپ نے علمی میدان میں قدم بڑھاتے ہوئے فاضل عربی، میٹرک تجوید و قرأت سہ ماہی ریفریش کورس، (علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف لاہور) ایف اے اور بی اے کے

Marfat.com

امتحانات اچھے نمبروں میں پاس کیے۔ اور آج کل اسلامی یونیورسٹی منہاج القرآن لاہور سے ایم فل کر رہے ہیں جو کہ تکمیل کے قریب ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ علامہ موصوف نے تصنیف و تالیف ایسے اہم شعبے کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور اب تک درج ذیل تحریرات ان کے قرطاس قلم کی زینت بن چکی ہیں:۔

1۔ نزھۃ الواعظین ترجمہ درۃ الناصحین (دو جلدیں)

2۔ جشن آمدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ بلوغ المامول فی الاحتفال بمولد الرسول ﷺ۔

3۔ لمحات وصال مصطفی ﷺ ترجمہ السلعۃ الاخیرۃ من حیات النبی ﷺ

4۔ نیاز نقش محمد بخش (تذکرہ)

5۔ علماء اہلِ سنت کی قلمی خدمات (غیر مطبوعہ)

6۔ علمائے اوقاف کی قلمی خدمات (غیر مطبوعہ)

علامہ محبوب احمد چشتی جامعہ نعیمیہ کے ترجمان مجلہ عرفات کے ادارتی ممبر بھی ہیں اور جامعہ مسجد وزیر اعلیٰ ہاؤس 7 کلب روڈ جی۔ او۔ آر۔ 1 لاہور میں امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں، وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ان خدمات کے ساتھ ساتھ مختلف تقریبات میں تلاوت اور ترجمہ کا اعزاز بھی حاصل کر رہے ہیں۔

''شمائل الرسول ﷺ'' کا ترجمہ چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا۔ الحمدللہ علامہ موصوف نے نہایت عمدہ اور سلیس ترجمہ کیا ہے۔

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ محبوب احمد چشتی کی اس عظیم کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر اس سے استفادہ کو عام فرمائے اور ان کو اس میدان میں مزید کارہائے نمایاں انجام دینے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیہ والتسلیم

محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ ۱۲، مارچ ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ۔

Marfat.com

کتاب کا تعارف

قاضی مصطفیٰ کامل کے قلم سے

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر خالق کائنات نے جس طرح نبوت کا باب بند فرمادیا اور خاتم النبیین ﷺ کے تاج سے آپ ﷺ کو سرفراز کیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کی ذات اقدس کو سیرت وصورت کے حوالے سے بھی کامل واکمل بنا کر بھیجا۔ اور آپ ﷺ کو تمام عالمین کیلئے رحمت قرار دیا۔ خود رب کائنات نے آپ ﷺ کی سیرت کے حوالے سے اعلان فرمادیا کہ

"تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی حیات طیبہ بہترین نمونہ ہے۔ یہ ان لوگوں کیلئے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔" (سورہ الاحزاب)

پوری انسانی تاریخ میں تمام صفات عالیہ سے متصف مکمل شخصیت آپ ﷺ کے سوا کوئی دوسری نظر نہیں آتی۔ سخاوت، امانت، دیانت، عدالت، صداقت، شجاعت، خیر خواہی، صلہ رحمی، معاف فرمادینا، انتقام نہ لینا، بدترین دشمنوں اور ایذا پہنچانے والوں کے حق میں بھی دعا فرمانا۔ اپنے پرائے سب کا غم کھانے والی خلق عظیم سے متصف صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کے شب و روز بلکہ آپ ﷺ کی زندگی کے پل پل کی خبر اور کیفیات کو حرز جاں بنانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کے حسن و جمال کے جلووں کی بہار کو جس طرح دیکھا اور محسوس کیا اس کو نہ صرف اپنی آنکھوں کی پتلیوں میں سجایا بلکہ ان کو لوح دل کی تختیوں پر بھی ایسا کندہ کیا کہ پھر سینہ بہ سینہ تابعین اور تبع تابعین کے معتبر ترین اور قابل اعتماد سلسلے کے ذریعے رہتی دنیا تک کیلئے محفوظ فرمایا تاکہ ختم نبوت کے عظیم تاج والے نبی کی نبوت پر بن دیکھے ایمان والے امتی بھی چشم تصور میں وہ سب کچھ محسوس کرسکیں جو کچھ سر کی آنکھوں سے دیکھنے والے خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا۔

آپ کی سیرت پاک پر اب تک لاتعداد کتابیں ہر زبان میں شائع ہو چکی ہیں [illegible] ہنوز یہ

Marfat.com

سلسلہ جاری ہے۔تاہم ابوالفداء اسماعیل بنی عمر بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ (المعروف ابن کثیر) نے شمائل الرسول ﷺ کے عنوان کے تحت ایک ایسی تالیف مرتب کی ہے جس میں مستند راویوں کے حوالے سے آپ کے حسن و جمال کا تزکرہ کیا گیا ہے۔اس کتاب میں آپ ﷺ کے قد و قامت کے ساتھ ساتھ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کی ساخت تک کے حُسن کا ذکر جمیل ہے۔کیونکہ اس جیسا کوئی تھا نہ ہے نہ آئندہ ہوگا۔آپ ﷺ کے حسن و جمال کو کما حقہ سمجھانے کیلئے کوئی مثال بھی نہیں ملتی جو آپ ﷺ پر صادق آسکے۔ابن کثیر نے اپنی تالیف ''شمائل الرسول ﷺ'' میں سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوزرعہ رازی، حضرت یوسف بن عبداللہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، کے مستند حوالوں سے سرور کائنات ﷺ کے سراپا کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے مختلف رنگوں اور خوشبوں کے جو پھول کھلائے ہیں ان کی ایک جھلک یوں سمجھی جاسکتی ہے۔

رسول معظم ﷺ کا رنگ مبارک انتہائی خوبصورت سفید بمائل سرخی تھا آپ کی آنکھیں سرگیں تھیں بال مبارک خمدار تھے۔سینہ مبارک پر باریک بالوں کی اُوپر سے نیچے ناف تک ایک لڑی تھی۔جبکہ سینہ اور پیٹ پر مزید کوئی بال نہ تھے۔رخسار مبارک انتہائی نرم اور نازک اور داڑھی مبارک گھنی تھی، زلفیں دراز تھیں، گردن مبارک چاندی کے لوٹے کی طرح انتہائی نفیس دکھائی دیتی تھی۔حضور پُر نور کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور پاؤں مبارک دیدہ زیب پُر گوشت تھے۔سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرور کائنات ﷺ کے اوصاف و کمالات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے حبیب ﷺ کا چہرہ اقدس گولائی میں نہایت حسین جمیل تھا۔امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا کہ رسول مکرم ﷺ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ ﷺ جیسا حسین و جمیل میری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔آپ ﷺ کا قد مبارک نہ لمبا تھا اور نہ

Marfat.com

آپ چھوٹے قد والے تھے آپ جب چلتے تو سر مبارک جھکا کر چلتے گویا کہ آپ اونچائی سے وادی میں اُتر رہے ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کوئی حسین و جمیل چیز نہیں دیکھی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپ ﷺ کی پیشانی مبارک میں چل رہا ہو۔ حسین و جمیل آنکھوں والے حسین منہ مبارک والے انتہائی خوبصورت داڑھی مبارک، آپ ﷺ سے زیادہ تیز چلنے والا نہیں دیکھا (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) زمین کو آپ کیلئے سمیٹ دیا گیا ہو ہم سب ساتھ چلتے تو پوری کوشش صرف کر کے چلتے جب کہ سرور کائنات ﷺ اپنے معمول کے مطابق چل رہے ہوتے۔ (ترمذی)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے بعد میں انتقال فرمانے والے صحابی حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے حبیب رسول معظم ﷺ کا چہرہ مبارک ایسا سفید تھا کہ اس چہرہ کے حسن و جمال میں ملاحت (نمکینی) تھی۔ سوال کیا گیا کہ آیا آپ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی چمک دمک والا تھا، فرمایا نہیں، بلکہ (آپ کا چہرہ مبارک) چاند کی طرح تھا بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا جیسے سورج نکلا ہوا ہو۔ حضور پر نور ﷺ چودھویں رات کے چاند کی طرح تھے۔ ایسا حسین و جمیل نہ آپ ﷺ سے پہلے دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد دیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے حسن و جمال کی توصیف بیان کرنے کیلئے مختلف مثالیں تلاش کرتے مگر ان کی تشفی نہ ہوتی (کیونکہ آپ ﷺ تھے ہی بے مثل)۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ چرخہ کات رہی تھیں کہ رسول پاک ﷺ سامنے بیٹھے اپنے جوتے گانٹھ رہے تھے میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ اور پسینہ کے ان قطروں سے نور نکل رہا تھا اس خوبصورت نظارہ کو دیکھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیران رہ گئی۔ رسول پاک ﷺ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے کیا ہوا۔ تو اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے حبیب آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے جو قطرے ٹپک رہے تھے ان قطروں سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ (سبحان اللہ)

Marfat.com

حضرت ابوزرعہ رازی اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں فرماتے ہیں کہ بے شک جب حضور نبی اکرم ﷺ کلام فرماتے تو آپ ﷺ کے مبارک دانتوں سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔(اس حدیث مبارک کی سند جید ہے)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سوال کیا کہ اسے کچھ عطا فرما دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (بظاہر) میرے پاس اس وقت کچھ نہیں جو میں تجھے عطا کر دوں تم میرے نام پر کسی سے ادھار لے تو جب کوئی چیز میرے پاس آئے گی تو اس سے میں وہ قرض اتار دونگا۔(سبحان اللہ)

اپنے موضوع کے اعتبار سے ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کی کتاب ''شمائل الرسول ﷺ'' ایک عدیم المثال کتاب ہے یہ کتاب عربی زبان میں ہے اس لئے عربی پر عبور نہ رکھنے والے اس کتاب سے استفادہ نہیں کر سکتے یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ حضرت علامہ محبوب احمد چشتی نے اس عربی زبان میں تالیف کی گئی کتاب کا اردو ترجمہ کر دیا ہے جسے جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کے کتب خانہ مکتبہ نعیمیہ نے شائع کر کے اردو دان طبقہ کیلئے اس سے مستفیض ہونے کی سبیل پیدا کر دی ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں ہے۔ حضرت علامہ محبوب احمد چشتی نوجوان عالم دین ہیں۔ انہوں نے مفتی اعظم علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی زیر نگرانی دس برس تک حصول علم کیلئے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں گزارے اور جملہ علوم وفنون سے آراستہ ہونے پر 1993ء میں دورۂ حدیث مکمل کرنے کے بعد سند فراغت اور دستار فضیلت حاصل کی۔

استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج محمد منشاء تابش قصوری نے حال ہی میں (5 جولائی 2016) جامع مسجد حنفیہ غوثیہ کوکب سٹریٹ ملک پارک بلال گنج لاہور میں ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علامہ مولانا محبوب احمد چشتی میٹرک پاس کرنے کے بعد 1984ء میں ان کے پاس جامعہ نظامیہ رضویہ میں حاضر ہوئے انہوں نے تمام علوم محنت اور توجہ سے

Marfat.com

پڑھے۔ تمام درس نظامی تا آخر کے تمام مراحل میں اول یا دوم کی پوزیشن سے مکمل کیے طالبعلمی کے دوران انہیں بھی متعدد مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا رہا لیکن مولانا محبوب احمد چشتی عزم و استقلال سے ہر مشکل اور پریشانی کے دور سے سرخرو ہو کر نکلے۔

حضرت مفتی اعظم مفتی عبدالقیوم ہزاروی فرمایا کرتے تھے۔ "لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةٌ وَلِلْعِلْمِ آفَاتٌ" ہر چیز کیلئے کوئی نہ کوئی مصیبت ہے اور علم کیلئے کئی مصیبتیں ہیں۔

علامہ محمد منشاء تابش قصوری نے فرمایا کہ مولانا محبوب احمد چشتی کو ہمیشہ میری مکمل سرپرستی حاصل رہی ہے۔ الحمد اللہ دین کی تبلیغ کے تینوں شعبوں تدریس، تقریر اور تصنیف و تالیف میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور اب گزشتہ 22 برس سے ملک کی معروف دینی درسگاہ جامع نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں درس نظامی کے اسباق پڑھا رہے ہیں اب تک ان کے بے شمار شاگرد عالم بن کر ملک کے کونے کونے میں تبلیغ دین کا عظیم کام سرانجام دے رہے ہیں یقیناً ایسے لوگ قوم و ملک کا سرمایہ ہیں۔ میری عائیں عزیزم مولانا محبوب احمد چشتی کے شامل حال ہیں۔

آج سے 24 برس پہلے کی بات ہے کہ راقم الحروف کو مفتی اعظم مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ختم بخاری شریف کی تقریب میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمہ کے سامنے جس طالبعلم کو بخاری شریف کی آخری حدیث کی عبارت بڑھنے کی سعادت ملی وہ مولانا محبوب احمد چشتی تھے۔

حدیث مبارک یہ تھی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

(صحیح البخاری، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۱۲۹، مکتبہ یادگار شیخ لاہور)

ترجمہ: حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دو کلمہ ایسے ہیں جو رحمٰن کی بارگاہ میں پیارے ہیں۔ زبان پر ان کا ادا کرنا آسان ہے میزان

Marfat.com

میں دونوں کلمہ بھاری ہیں (ان میں سے ایک کلمہ) **سبحان الله و بحمده** ہے (اور دوسرا کلمہ) **سبحان الله العظیم** ہے۔

حضرت شیخ القرآن نے حدیث مبارک کی تشریح اور توضیح بیان کی۔ اس ختم بخاری شریف کی تقریب میں سلطان الواعظین حضرت علامہ ابوالنور مولانا محمد بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف فرما تھے اور انہوں نے خطاب بھی فرمایا۔

آمدم بر سرِ مطلب علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیف ''شمائل الرسول ﷺ'' کا اردو ترجمہ آپ کے ہر امتی کیلئے ایک تحفہ ہے علامہ محبوب احمد چشتی نے اردو دان طبقہ پر احسان کیا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے عظمت و شان مصطفیٰ ﷺ سے روشناس کرانے والے واقعات و فرمودات سے آگاہی ہوتی ہے اور اپنے آقا کریم ﷺ سے محبت کرنے والوں کے دل و دماغ بے حد مسرور ہونگے۔ یہ کتاب آپ ﷺ کے ہر امتی کے گھر میں ہونی چاہیے۔

قاضی عبدالمصطفیٰ کامل، المعروف قاضی مصطفیٰ کامل
(قاضی منزل علامہ کوکب سٹریٹ نمبر 3 ملک پارک بلال گنج لاہور)

☆......☆......☆

Marfat.com

مقدمہ

از ام جمال شیروانی صاحبہ پرنسپل جامعہ غوثیہ مہریہ نصیریہ للبنات شیخوپورہ

ہر سو بہار حُسن و جمال محمد است

عنوان کتاب آفرینش
دیباچہ داستان عالَم
توئی تزئین فردوسِ وجود اے مجمع خوبی
توئی محبوبِ یزداں، میر خوباں یا رسول اللہ
بہ نشرِ حُسنِ تو وا گشت باب کُنتُ مَخفِیًّا
توئی وجہ ظہور بزمِ امکان یا رسول اللہ
بہ نوریں جسمِ تو، تشریفِ وحدت خلعت کثرت
لبت سرچشمۂ مضمونِ عرفان یا رسول اللہ
جمال تست وجہ ازدیادِ مایہ بینش
خیال تست رزق ذہن انساں یا رسول اللہ

درود و سلام کے درخشندہ موتی اور تجلیات کے ہزاروں تحفے سید البشر شفیع محشر ﷺ کی بارگاہ میں نثار ہوں کہ جن کے چہرۂ والضحیٰ کے حُسن کے سامنے خورشید جہاں تاب کی روشنیاں ماند ہیں۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب علیہ التحیۃ والتسلیم کو از سرتا قدم اپنے کلام میں سراہا ہے اور ہر عضو کو اپنے بیان و کلام میں پسندیدہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کو وہ معجزات عطا فرمائے کہ نہ کسی کو ملے نہ ملیں گے۔ جو ذاتی صفات اور خارجی معجزات رب کائنات نے اپنے حبیب لبیب کو عطا فرمائے

Marfat.com

ان کی تعداد ہزاروں نہیں لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ اور آپ کا پورا وجود مسعود سراپا معجزہ ہے۔

1۔ سر مبارک

سرکار دو عالم ﷺ کے سر مبارک کو اللہ تعالیٰ نے ''امنین محلقین رؤسکم'' کی تصویر بنایا۔

رہے سر پہ تاج شفاعت سلامت ترا در رہے تا قیام قیامت
توجہ کی خیرات لے کر اٹھے گا نصیر آج بیٹھا ہے بن کے سوالی
جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

2۔ آنکھیں مبارک

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھیں ''ولا تمدن عینیک'' کی تفسیر ہیں۔

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلّہٗ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام
چاک دل سل گیا آسرا مل گیا
گردش چشم رحمت پہ لاکھوں سلام

3۔ نگاہ ناز

آپ ﷺ کی نگاہ ناز کو ''مازاغ البصر وما طغیٰ'' کے سرمہ سے سرگیں کیا۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

....

نگاہ لطف سے دشمن ہوئے دوست
شان رحمت کی ادا ہے یہ بھی
نثارِ یک نگاہت نقدِ ہستی نعمتِ مستی
فدایت گوہر دل، دولت جان یا رسول اللہ

Marfat.com

4۔زبان بے زبان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان بے زبان کو"وما ینطق عن الھوی" کی حلاوت سے شیریں بنادیا۔

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سلاطین عالم جھکیں
جس کے اک بول پر اہل دل مرمٹیں
جس کی تعمیل ارشاد قدسی کریں
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

5۔گوش باہوش

آپ ﷺ کے گوش باہوش کو"قل اذن خیر لکم" کا آویزۂ جانفزا بخشا۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
چشمے کہ دہد در ہر گردش فرمانِ تغیر عالم را
گوشے کہ حدیث دل شنود بے حرف وصدا سبحان اللہ

6۔چہرۂ مبارک

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ انور کو"قدنری تقلب وجھک فی السماء" سے تاباں کردیا۔

بے مثل ہے کونین میں سرکار کا چہرہ
آئینہ حق ہے شہ ابرار کا چہرہ
یاد رُخ میں آہیں کر کے بن میں میں رویا آئی بہار
جھو میں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکی مہکی شاخ

Marfat.com

7۔ جبینِ مبین

آپ ﷺ کی جبین مبین کو" طٰہٰ اور والضحٰی " کی ضیاؤں سے منور فرمایا۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس خیر سے مطلع خیر و احسان، بدن منبع نور، ابرو ہلالی
ادھر روئے روشن پہ والشمس کی ضوادھر دوش پر زلف واللیل والی

8۔ زلف عنبرین

آپ ﷺ کی زلف عنبرین کو" واللیل اذا سجٰی " کی سیاہیوں سے تابدار کردیا۔

سلسلہ پاکے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدہ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو
بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا ساعطر داں ہے
ہنگامۂ محشر کہاں جس کا خدشہ
گیسو شہہ کونین کے لہرائے ہوئے ہیں

9۔ قلب مبارک

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک کو"نزل بہ الروح الامین علی قلبک" کا مہبط بنا دیا۔

لَـهُ قَـلْـبٌ كَـمِـصْـبَـاحٍ مُـنِـيْـرٍ
وَلِـلْـقُـرْآنِ سِيْـرَتُـهُ مَـعَـانِ

ترجمہ: آپ ﷺ کا قلب اطہر چراغ روشن کی طرح ہے۔ آپ کی سیرت اقدس کلام پاک کی شارح ہے۔

10۔ سینہ بے کینہ

اللہ تعارک وتعالٰی نے اپنے حبیب کے سینہ بے کینہ کو "اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ"

Marfat.com

کا گنجینہ بنا دیا۔

شمع دل مشکوۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
سینہ ہے کہ رمز دل ہستی کا خزینہ
پلک ہیں کہ الفاظِ رخ لوح و قلم ہیں
سیر چشمۂ کوثر ترے سینے کا پسینہ
سایہ تری دیوار کا معیار ارم ہے

11۔پشت مبارک

رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی پشت مبارک کو"وانقض ظہرک"کا خطاب دیا۔

پُشت پر ڈھلکا سر انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

....

جو کہ عزم شفاعت پہ کھینچ کر بندھی
اس کمر حمایت پہ لاکھوں سلام

12۔دست حق پرست

آپ علیہ الصلوٰۃ کے دست حق پر کی"ولا تبسطھا کل البسط" سے تعریف فرمائی۔

ملا روز ازلِ وہ نور اس کو دست قدرت سے
کہ جس کی ہر کرن، تنہا تھی رشکِ صد ید بیضا

....

مالک کونین ہیں پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

13۔قدوقامت

آپ کی قدوقامت کا ''احسن تقویم'' کہہ کے تذکرہ فرمایا۔

قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظل ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام
تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر ترے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے
قد ہے کہ نبوت کے خدو خال کا معیار
بازو ہیں کہ توحید کی عظمت کے علم ہیں

14۔قدمِ باکرم

اللہ جل مجدہ الکریم نے آپ ﷺ کے ''قدم باکرم'' کو''طرای فی الارض بقدمک''
سے بیان کیا۔

جن کے قدموں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی
دست کی دست گیری پہ دائم درود
پاؤں کی استقامت پہ لاکھوں سلام
یہ پاؤں یہ مہتاب کی کرنوں کے معابد
یہ نقش قدم بوسہ گہِ رَف رَف وجبریل

15۔آوازِ دلنواز

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز دلنواز کو''صوت النبی'' کہہ کر مقام ادب بخشا۔

بات ہیں کہ طوبیٰ کی چٹکتی ہوئی کلیاں
لہجہ ہے کہ یزداں کی زباں بول رہی ہے
خطبے ہیں کہ ساون کے منڈتے ہوئے دریا
قرأت ہے کہ اسرار جہاں کھول رہی ہے

Marfat.com

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اسے گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

16۔ نفس نفائس

رب ذوالجلال نے آپ ﷺ "نفس نفائس کو" "لاتکلف الا نفسک" کہہ کر پکارا۔

ان کے روپ اور رنگت پہ رنگیں درود
اُن کی شکل و شباہت پہ لاکھوں سلام

سر تا بقدم ہے تنِ سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

17۔ خلق عظیم

اپنے محبوب کریم ﷺ کے خُلق عظیم کو "وانک لعلیٰ خلق عظیم" کہہ کر بلند فرمایا۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا تیرے خالق حسنِ وادا کی قسم

وَبِعَنَهُ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
کَمَا نَصَّتْ بِمُحْکَمَةِ الْبَیَانِ

18۔ جان عزیز

رب تعالیٰ نے حبیب لبیب ﷺ کی جان عزیز کی قسم کھاتے ہوئے "لعمرک" فرمایا۔

ہر کس قسم بدانچہ عزیز است، می خورد
سوگند کرد گار بہ جان محمد ﷺ است

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے نہایت خوبصورت پیرائے اور بہت عمدہ انداز میں جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعضاء جسم مبارک کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلقات کو بھی بڑی حسن وخوبی سے بیان فرمایا ہے۔ جس چیز نے بھی سرکار دو عالم

Marfat.com

ﷺ سے متعلق ہو کر آپ سے نسبت پائی وہی معتبر ہو گئی اور قرآن نے اس کا ذکر خیر کیا۔

ضیا فروز ہے دل میں حضور کی نسبت
نظر کا نور بنی اُن کے نور کی نسبت

☆ آپ ﷺ کے دین کے متعلق "اِنَّ الدین عند اللہ الاسلام" فرمایا۔

☆ آپ ﷺ پر اترنے والے کلام کے متعلق "انه لقرآن کریم فی کتاب مکنون" فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو "والسابقون الاوّلون میں المهاجرین والانصار" کہہ کر یاد فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کے اہل بیت اطہار کو "لیذهب عنکم الرجس اهل البیت" فرما کر تعارف فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کی ازواج طیبات کو "ازواجه امهاتهم" فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کو "علمک مالم تکن تعلم" قرار دیا۔

☆ آپ ﷺ کی امت عالیہ کو "کنتم خیر امة اخرجت للناس" فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کی نماز کو "فتهجدبه نافلة لک" کے الفاظ سے بیان کیا۔

☆ آپ ﷺ کے قیام عالی کو "لَمّا قام عبد الله" سے تعبیر فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کی تلاوت باحلاوت کو "ورتل القرآن ترتیلا" کے الفاظ سے یاد فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کے رکوع باخضوع کو "وارکعوا مع الرکعین" فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کے سجدے کو "واسجد واقترب" کہہ کے اعزاز بخشا۔

☆ آپ ﷺ کے قبلہ مبارک کو "فلنولینک قبلة ترضها" فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کی ملت اسلامیہ کو "ملّت ابیکم ابراهیم" کہہ کر یاد کیا۔

☆ آپ ﷺ کی بیعت رضوان کو "انَّ الذین یبایعونک انما یبایعون الله" سے متعارف کرایا۔

☆ آپ ﷺ کے متعلق لوگوں کے اگلے پچھلے گناہوں کے بارے میں "لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک وَما تاخر" فرمایا۔

Marfat.com

☆ آپ ﷺ کے راز ہائے ناز کو "یاایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول" بیان فرما کر تلقین فرمائی۔

☆ آپ ﷺ کے قیام کو "قم الیل الاقلیلا" سے یاد فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کے دن کے اوقات کو "ان لک فی النھار سبحا طویلا" سے یاد کیا۔

☆ آپ ﷺ کی نیند اور خواب کو "لقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق" کہا۔

☆ آپ ﷺ کی بیداری کو "کانوا قلیلا من الیل مایھجعون" کہا۔

☆ آپ ﷺ کی عصمت کو "واللہ یعصمک من الناس" فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کی حکمت کو "ومن یوتی الحمکۃ فقداوتی خیراً کثیرا" کہہ کر سربلند فرمایا۔

☆ آپ ﷺ کو اسرار الٰہیہ کی تفویض کو "فاوحی الی عبدہ ما اوحی" کہا

☆ آپ ﷺ کی سیر کو "سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا" کہہ کر رفعت بخشی۔

گئے تھے نیم شب وہ عرش پر شاید اسی خاطر
بشارت وسطِ قرآں میں ہے سبحٰن الذی اسریٰ

....

اس رحمت عالم کا قصیدہ کہوں کیسے؟
جو مہر عنایات بھی ہو ابر کرم بھی
کیا اس کے لیے نذر کروں جس کی ثنا میں
سجدے میں ہوں الفاظ بھی سطریں بھی قلم بھی

کچھ مترجم کے بارے میں

مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کا جو جنوبی خطہ ہے اس کی زمین زرعی اعتبار سے تو زرخیز ہے ہی، اس کے ساتھ یہ متبرک خطہ مردم خیز بھی ہے، تونسہ شریف سے لے کر ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، ملتان شریف، لودھراں، سمہ سٹہ، بہاول نگر اور بہاول پور سے چشتیاں شریف،

Marfat.com

پاکپتن شریف وہارون آباد تک مردانِ خدا کا راج نظر آتا ہے۔

کہیں کوٹ مٹھن شریف میں خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ تعالیٰ روہی میں مدینہ طیبہ کی بہاروں کی منظر کشی کرتے نظر آتے ہیں۔

اور کہیں ملتان شریف میں بہاؤ الدین زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ بندگان خدا کو خدا شناسی اور خود شناسی سکھاتے دکھائی دیتے ہیں یہ وسیع سلسلہ پورے جنوبی پنجاب میں ایک زنجیر کی طرح کڑی سے کڑی میں جڑا دکھائی دیتا ہے اس خطے کا تو فقیر بھی اگر صدا لگائے تو یوں الست میں گائے ہوئے الوہی نغمے کی بازگشت سنائی دے جاتی ہے۔ اس خطے میں خاندانِ سہروردیہ اور قادریہ کے عظیم بزرگ تو نظر آتے ہیں، مگر شمع توحید کو بام عروج تک لے جانے والے خواجگان چشت اہل بہشت نے علم وعمل اور عشق کے تینوں عیبوں کو جمع کر دیا۔ قرآن وحدیث، طریقت وشریعت کے آفاقی پیغام کو عوام الناس تک پہنچانے اور ان سے عمل وعلم کی شمع روشن کرنے کا کام ان بزرگوں نے خوب ہی کیا۔

گلستان توحید ورسالت کا یہ باغ اس خطے میں خوب پھولا پھلا۔ اسی گلستان کا ایک بوٹا جو اب ایک سایہ دار اور ثمر بار وتناور شجر بن چکا ہے، اسی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ علمی دنیا میں ان کا تعارف جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کے سینئر استاد کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ ''محبوب احمد چشتی'' نام رکھنے والا یقیناً کوئی خوش قسمت ہی تھا کہ جس نے انتہائی خوبصورت نام تجویز کیا ''محبوب احمد'' یعنی ''احمد کا محبوب'' غور کریں تو بات بہت دور تک جاتی ہے۔ احمد (ﷺ) کون ''محبوب خدا'' یعنی محبوب احمد تو خدا کے محبوب کے بھی محبوب۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تو بندے کے گمان کے قریب ہے، جیسا گمان کرلو ویسا ہی پاؤ گے، تو اللہ رب العزت نے ''محبوب احمد چشتی'' کو یقیناً ''محبوبیت کی سند اسی وقت عطا فرمائی ہوگی جب انہیں دین کی فہم عطا فرمائی، کیونکہ محبوب خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی بہتری چاہتا ہے اُسے دین کی فہم عطا فرماتا ہے۔ تو محترم ومعزز محبوب احمد چشتی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی دین کی فہم عطا فرما کر ان کی بہتری چاہی۔ انہوں نے نہ صرف علوم دینیہ سیکھے بلکہ عصری علوم کی تحصیل میں بھی مصروف رہے اور ہر میدان میں اپنی خداداد صلاحیتوں کا لوہا منوایا عربی، فارسی کتب کے تراجم اور اردو کتب تصنیف فرما کر خود کو علماء کی اس جماعت میں شمار کروا چکے ہیں جو حقیقتاً ''محمد عربی ﷺ'' کے حقیقی وارث ہیں۔

Marfat.com

زیرِ نظر آپ کی کتاب ترجمہ "شمائل الرسول ﷺ" ہے۔ جو کہ حضرت ابو اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف لطیف ہے۔ کسی محبوب کی توصیف وتعریف تو محبّ ہی بیان کرتا ہے اور اس کے شمائل بیان کرنا حاصل زندگی سمجھتا ہے، مگر یہاں تو بات کسی دنیاوی محبوب کی نہیں بلکہ محبوب خدا کی ہے، دنیا میں سب سے زیادہ جس ذات والا صفات کے بارے میں لکھا گیا وہ محبوب دوعالم ﷺ کی ذات مقدسہ ہی ہے۔

مولانا محبوب احمد چشتی دامت برکاتہم العالیہ نے "شمائل الرسول ﷺ" کا ترجمہ فرمایا یہ اُن کی بلند بختی کی علامت ہے کہ رب العزت نے انہیں نہ صرف اپنے حبیب لبیب ﷺ کی حدیث مبارک پڑھانے کا شرف بخشا بلکہ شمائل مبارکہ اور خصائل مبارکہ کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو عشاقان مصطفیٰ ﷺ کے لئے بطور سوغات پیش کرنے کی توفیق دی۔ محبت کے باب میں ہمیشہ محبوب کی ہر ہر ادا کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور محبوب کی ذات سے متعلق ہر بات کا تذکرہ محبت کرنے والوں کے لئے باعث تسکین جان ہوتا ہے۔ مولانا محبوب احمد چشتی زید مجدہٗ نے نہایت عمدگی کے ساتھ اس کتاب کی باب بندی کی، انتہائی عام فہم اور سلیس اردو میں خوبصورت عنوانات کے ساتھ اس کو پیش فرمایا ہے، اللہ جل مجدہٗ الکریم سے دعا ہے کہ ان کی اس سعی کو سعئی مشکور بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿حالاتِ زندگی علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ﴾

نسب:

امام، حافظ، محدث، مؤرخ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن ضوء بن درع القرشی الدمشقی الشافعی۔

ولادت:

اپنے ننہال کے گاؤں مجدل میں سات سو ہجری یا اسکے تھوڑا عرصہ بعد پیدا ہوئے۔

پرورش:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی پرورش ایک دین دار، نیک اور علم دوست گھرانے میں ہوئی۔
آپکے والد عمر بن حفص بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے نواوی اور فزاری سے کسب فیض کیا۔ وہ اپنے گاؤں میں خطیب تھے۔ آپکی عمر تین سال یا اسکے قریب تھی کہ آپکے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔
علامہ ابن کثیر کا خاندان انکے والد کی وفات کے بعد سات سو سات ہجری میں دمشق کی طرف منتقل ہو گیا۔ انکے والد نے انکے بھائی کمال الدین عبدالوھاب کو ان پر اپنا قائم مقام بنایا۔ اس خاندان کے والد کی وفات کے بعد کمال الدین وھاب نے اپنے بھائی کے خاندان کی دیکھ بھال کرنے میں مسلسل جدوجہد کی۔ انہی کے بارے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ہمارے حصہ دار تھے۔ اسکے باوجود وہ ہمارے شفیق و مہربان تھے۔
انکی وفات سات سو پچاس ہجری میں ہوئی میں انکی تربیت کے دوران علم حاصل کرنے میں مشغول رہا۔ اللہ تعالیٰ نے انہی کی وجہ سے آسانیاں پیدا فرمادیں اور مشکلات کو آسان کر دیا۔

شیوخ علامہ ابن کثیر:

شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن تیمیہ حافظ ابوالحجاج یوسف المزی۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن احمد

Marfat.com

الذھی ۔ابوالعباس احمد الحجار الشیخ ابواسحاق ابراہیم الفزاری۔ حافظ کمال الدین عبدالوہاب الشہیر ۔امام کمال الدین ابوالمعالی محمد بن الزملکانی۔ امام یحییٰ الدین ابوزکریا یحییٰ الشیبانی۔ الشیخ شمس الدین ابونصر محمد الشیرازی۔ الشیخ شمس الدین محمود الاصبہانی۔ عفیف الدین اسحاق بن یحییٰ الامدی الاصبہانی، الشیخ ابوعبداللہ بن محمد بن حسین بن غیلان حافظ ابومحمد عبدالمؤمن الدمیاطی۔ موسیٰ بن علی الجیلی جمال الدین سلیمانی بن الخطیب۔ محمد بن جعفر اللباد شمس الدین محمد بن برکات۔ شمس الدین ابومحمد عبداللہ المقدسی اور الشیخ نجم الدین بن العسقلانی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

شاگرد:

حافظ علاؤ الدین بن حجی الشافعی محمد بن محمد بن خضر القرشی۔ شرف الدین مسعود الانطاکی النحوی علم قرأت کے شیخ محمد بن ابومحمد بن الجزری۔ علامہ ابن کثیر کے بیٹے محمد بن اسماعیل بن کثیر امام ابن ابوالعز الحنفی ۔حافظ ابوالمحاسن الحسینی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

تصنیفات:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی مختلف فنون میں متعدد کتب ہیں۔ جن میں سے چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

1. علوم القرآن:

اس بارے میں آپکی کتاب ''تفسیر القرآن العظیم'' جو کہ تفسیر ابن کثیر کے نام سے مشہور ہے۔

2. سنت اور اسکے علوم:

اس فن میں آپ کی درج ذیل کتب ہیں:۔

احادیث الاصول، التکمیل فی الجرح و التعدیل، معرفۃ الثقات و المجاھیل، اختصار علوم الحدیث، جامع المسانید، والسنن الھادی لاقوم سنن، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الاحکام الصغری فی الحدیث، تخریج احادیث ادلۃ التنبیہ فی فقہ الشافعیۃ، تخریج احادیث۔ مختصر ابن الحاجب، مختصر کتاب ''المدخل الی کتاب السنن'' للبیہقی جزء فی حدیث الصور۔ جزء فی الرد علی حدیث السجل، جزء فی الاحادیث الواردۃ فی فضل ایام العشرۃ من

Marfat.com

ذی الحجہ، جزء فی الاحادیث الواردۃ فی قتل الکلاب، جزء فی الاحادیث الواردۃ فی کفارۃ المجلس انکے علاوہ اور بھی آپکی کتابیں ہیں۔

3. فقہ اور اصول فقہ:

ان دو اہم فنون کے بارے میں آپ کی درج ذیل کتب ہیں:

الاحکام الکبری۔ کتاب الصیام۔ احکام التنبیہ۔ جزء فی الصلوٰۃ الوسطی۔ جزء فی میراث الابوین مع الاخوۃ۔ جزء فی الذبیحۃ التی لم یذکر اسم اللہ علیہ۔ جزء فی الرد علی کتاب الجزیۃ۔ جزء فی فضل یوم عرفۃ المقدمات فی اصول الفقہ۔۔

تاریخ ومناقب:

اس ضمن میں آپکی مندرجہ ذیل کتب ہیں:۔

البدایہ والنہایۃ۔ جزء مفرد فی فتح قسطنطینہ السیرۃ النبویۃ۔ طبقات الشافعیۃ۔ الفصول فی السیرۃ الرسول۔ الواضح النفیس فی مناقب محمد بن ادریس۔ مناقب ابن تیمیہ اور مقدمہ فی الانساب۔

ہمعصر علماء کا خراجِ تحسین:

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ علماء اور حفاظ کے راہنما تھے۔ الفاظ اور معانی کے جاننے والوں کے معتمد علیہ یہاں تک آپکے ہم زمانہ علماء اور بعد کے لوگوں نے اچھے طریقے سے آپ کے بارے تعریفی کلمات کہے۔

علامہ حافظ ذھبی رحمہ اللہ تعالیٰ:

نے اپنے شیوخ کے طبقات میں ذکر کیا میں نے مفتی۔ محدث۔ ذی فضل عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر بصروی شافعی سے سنا۔ انہوں نے ابن شحنہ اور ابن الزراد اور ایک گروہ سے سنا۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کو احادیث کے راویوں۔ متون اور انکے مطالب و مفاہیم کے بارے مکمل دسترس حاصل تھی۔ انہوں نے احادیث کی تخریج کی۔ مناظرہ کیا۔ کتابیں تحریر کیں۔ قرآن مجید کی تفسیر کی اور ہمعصر علماء پر سبقت لے گئے۔

حافظ ذھبی نے "العجم المختص" میں مزید کہا:

Marfat.com

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ امام۔ مفتی۔ پرہیزگار محدث ماہر فنون فقیہ۔ متقی استاذ الحدیث۔ اسلاف سے نقل کرنے والا مفسر۔

آپکے شاگرد رشید حافظ ابوالمحاسن الحسینی نے کہا۔

ہمارے شیخ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ ابوالحجاج مزی سے بڑھ گئے۔ انہوں نے فتوی دیا، درس دیا اور مناظرہ کیا۔ نیز وہ فقہ، تفسیر اور نحو میں فوقیت لے گئے۔ حدیث کے رجال اور علل کے بارے میں گہری نظر رکھتے تھے۔

علامہ ابن ناصر الدین نے فرمایا:

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ۔ امام۔ علامہ حافظ۔ دین کا ستون۔ محدثین میں سے ثقہ مؤرخین میں سے عمدہ اور مفسرین کا بلندی کا نشان۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ باکثرت چیزوں کو یاد رکھنے والے۔ خوش مزاج طبیعت والے بڑے بڑے شہروں تک انکی تصانیف کی شہرت انکی زندگی میں ہو گئی تھی اور انکی تصانیف سے لوگوں نے انکی وفات کے بعد استفادہ کیا۔

علامہ ابن جیب نے کہا:

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ تسبیح و تہلیل کو روایت کرنے والے ایام ارباب التاویل کے پیشوا۔ جنہوں نے سنا، جمع کیا اور تحریر کیا اور فتوی کے ساتھ انہوں نے کانوں کو خوش کیا۔ تعجب کی نظر سے دیکھا، بیان کیا اور فائدہ دیا انکے فتاوی کے اوراق کی اڑان دُور تک تھی۔ علامہ ابن کثیر نے ضبط اور تحریر میں شہرت حاصل کی۔ تفسیر، حدیث اور تاریخ میں علم کی ریاست کی ان پر انتہا ہو گئی۔

علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ علماء اور حفاظ کے راہنما اور اہل معانی والفاظ کے ستون تھے۔ انہوں نے سنا، جمع کیا اور تصنیف کیا۔ پڑھایا، بیان کیا اور لکھا۔ انہیں تاریخ، تفسیر اور حدیث میں عظیم ملکہ تھا۔ ضبط و تحریر میں انہیں شہرت حاصل تھی۔ علم تفسیر، حدیث اور تاریخ کی سلطنت ان پر

Marfat.com

ختم ہوگئی۔ نیز انکی متعدد مفید تصانیف موجود ہیں۔

علامہ داودی نے کہا:

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ متون کو یاد کرنے، اسانید، علل، رجال اور تاریخ کی معرفت میں متوجہ ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ نوجوانی کی عمر میں ان تمام چیزوں میں فوقیت حاصل کرنے والے بن گئے۔

انکی وفات پر حزن وملال کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا گیا:

لِفَقْدِکَ طُلَّابُ الْعُلُوْمِ تَأَسَّفُوْا.

اے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ آپکی وصال کی وجہ سے علوم کو طلب کرنے والوں نے افسوس کا اظہار کیا۔

وَجَادُوْا بِدَمْعٍ لَایَبِیْرُ غَزِیْرُ.

اورانہوں نے آنسو بہانے میں سخاوت کی۔ زیادہ (آنسو بہانے والا) ہلاک نہیں ہوتا۔

وَلَوْ مَزَجُوْا مَاءَ الْمَدَامِعِ بِالدِّمَا.

اور اگر وہ آنسو کے پانی کو خون کے ساتھ ملا دیتے۔

لَکَانَ قَلِیْلاً فِیْکَ یَاابْنَ کَثِیْرٍ.

یقیناً اے ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ وہ آپکے بارے تھوڑے ہوجاتے۔

وفات:

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات ۲۶ شعبان ۷۷۴ھ بروز جمعرات کو دمشق میں ہوئی انہیں انکے شیخ ابن تیمیہ کے قریب مقبرۃ الصوفیہ میں دفن کیا گیا۔

ابن ناصر الدین نے ذکر کیا کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ میں خلق کثیر نے شرکت کی اور انہیں انکی وصیت کے مطابق شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی قبر کے پاس مقبرۃ الصوفیہ میں سپرد خاک کیا گیا اللہ تعالیٰ امام ھمام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے۔ آمین

یہ حالات درج ذیل کتب سے ماخوذ ہیں۔

☆ طبقات الحفاظ للذھبی (۲۹/۴)

Marfat.com

- ☆ شزرات الذهب لابن العماد (۲۳۲/۶)
- ☆ "المعجم المختص" دیباچہ تذکرۃ الحفاظ للحسینی (ص ۵۸)
- ☆ النجوم الزاهرة (۱۲۳/۱۱)۔طبقات المفسرین (۱)
- ☆ الردا لوافر والدرر الکامنہ والبدایۃ والنھایۃ (۳۲/۱۴)
- ☆ عمدۃ التفسیر لاحمد شاکر (۲۵/۱)
- ☆ مقدمہ تفسیر ابن کثیر (۱۲/۱)

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل کتاب کا مقدمہ

بے شک تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور ہم اس سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور ہم اس سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر کے بارے اور اپنے بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے۔ اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران:۱۰۲)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اگر تمہیں موت آئے تو صرف اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو"۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ (النساء:۱)

"اے لوگو! اپنے رب کے عذاب سے ڈرو۔ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اسکی زوجہ (حوا) کو پیدا کیا۔ اور ان دونوں سے کثیر تعداد میں مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا اللہ کے عذاب سے ڈرو۔ جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور قطع رحمی سے بچو بے شک اللہ تعالیٰ ہر وقت تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے"۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ (الاحزاب:۸۰۔۸۱)

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو۔ اللہ تمہارے اعمال درست فرما دے

Marfat.com

گا۔اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے۔اس نے بڑی کامیابی حاصل کی"۔

امابعد:

پس بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت۔حق کے راستے پر چلنے والوں کیلئے محبت اور اپنے تمام بندوں کے لئے دلیل بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو ایمان کیلئے ندا دینے والا دارالسلام کی طرف بلانے والا۔مخلوق کو ہدایت دینے والا اور اس کی کتاب کو پڑھنے والا اور اسکی رضا میں کوشش کرنے والا۔نیکی کا حکم دینے والا اور برائی سے منع کرنے والا بنا کر مبعوث فرمایا۔

رب ذوالجلال نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو رسولوں کے فترت کے زمانے میں بھیجا۔پس آپ نے صراط مستقیم اور واضح راستے کی طرف لوگوں کی راہنمائی فرمائی۔

خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔محبت۔تعظیم کو فرض فرمایا۔نیز انکے حقوق پورے کرنے کو لازم کہا۔

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اوصاف جمیلہ کا بطور خاص ذکر کیا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقل کے کمال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

1. مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوىٰ۔ (النجم۔۲)

"تمہارے آقا نہ گمراہ ہوئے اور نہ ہی بے راہ چلے"۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ کے کمال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

2. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔(الانشراح۔۱)

"کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ کھول نہ دیا؟"

رب ذوالجلال نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کے کمال کو اس طرح بیان کیا:

3. مَاكَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى۔(النجم۔۱۱)

"آپ کی آنکھوں نے جو کچھ دیکھا۔(آپ کے) دل اقدس نے اس کا انکار نہیں کیا"۔

Marfat.com

صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند قدوس نے یوں بیان فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. (النجم-۳)

''اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے''۔

کمال رفعت ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام الٰہی میں اس طرح ذکر کیا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. (الانشراح-۴)

''اور ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کر دیا''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پاکیزگی کے کمال کو بیان کرتے ہوئے ذکر کیا:

وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ (الانشراح-۲)

''اور آپ سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا''۔

قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال علم کو اس طرح ذکر کیا گیا:

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ (النجم-۵)

''انہیں زبردست قوتوں والے نے سکھایا''۔

کمال حلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن نے اس طرح ذکر کیا:

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبہ-۱۲۸)

''مومنوں پر بڑے ہی مہربان اور بہت رحم فرمانے والے ہیں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف کے کمال کو اس طرح بیان کیا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم-۴)

''اور بے شک ضرور آپ بڑی شان والے خلق پر فائز ہیں''۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ملحم ہیں۔ صاحب مقام محمود ہیں۔ وہ مقام محمود جس کا اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کے علاوہ صرف آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔ جس طرح کہ ارشاد خداوندی ہے۔:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا. (الاسراء-۷۹)

''اور رات کے کچھ حصے میں قرآن کی تلاوت کے ساتھ نماز تہجد ادا کریں۔ یہ نماز خاص

Marfat.com

آپ کے لئے فرض ہے۔قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے۔(جہاں سب آپ کی نعتیں پڑھیں)''۔

یہ وہ مقامِ محمود ہے۔جس کا ذکر صحیح مسلم کی اس روایت میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَاسَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ،وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

''میں قیامت کے دن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہونگا۔سب سے پہلے قبر مبارک شق ہوگی۔اور سب سے پہلے شفاعت کرنیوالا ہونگا۔اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔(صحیح مسلم (۵۹/۷)

اور بے شک صحائف کو لپیٹ دیا گیا۔اور ہم سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل آپکی حسین وجمیل خصلتوں آپ کے عمدہ افعال،خوبصورت اداؤں اور حسین اداؤں کا کچھ ذکر خیر کرتے ہیں۔کیونکہ عقل اس پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کما حقہ اوصاف جمیلہ بلکہ بعض محاسن کا ذکر کرنے سے قاصر ہے۔چہ جائیکہ تمام فضائل وکمالات کا ذکر ہو سکے۔

لایمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس ہمارے لئے لائق ہے کہ ہم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خِلْقِیُ اوصاف اور ظاہری شکل وصورت کے کمالات کا ذکر کریں۔جیسے آپ کی بے مثل وبے مثال رنگت کا ذکر آپکی گیسو مبارک اور آپ کے بابرکت جسم کا ذکر خیر۔نیز آپکے اخلاق حمیدہ میں سے جن اوصاف کی اقتداء کی جاتی ہے۔مثلاً آپکی تواضع۔آپ کا علم،حلم،محبت،عبادت اور اس کے علاوہ عمدہ خصائل کو بیان کیا جائے تاکہ آپ کی امت آپ کے اخلاق عالیہ،آداب،تواضع برد باری، شجاعت،کرم نوازی،عمدہ خصلتوں اور باکمال عادات کی پیروی کرے۔

شروع سے ہی علماء نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل اور اوصاف جمیلہ کے بارے میں تصنیفات لکھی ہیں کتب احادیث کو جمع کرنے کا جو اہتمام کیا جاتا ہے۔اس کا ایک اہم ترین پہلو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال عملیہ آپ کی عبادت حسن اخلاق

Marfat.com

ہدایت وراہنمائی اور معاملات کے بارے میں ذکر کیا جائے اس اعتبار سے کہ وہ اسوۂ حسنہ اور قدوۂ الصالحہ ہے۔ جس کے بارے رب ذوالجلال نے خود ذکر فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا (الاحزاب۔۲۱)

"بخدا تمہارے لئے رسول اللہ (کی ذات) میں قابل تقلید اور حسین ترین نمونہ ہے۔ اس شخص کیلئے جو اللہ ثواب اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے۔ اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے"۔

ہم علماء کی کتب صحاح سنن اور مسانید میں یہ دیکھتے ہیں کہ شمائل اور احوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنے باب ہیں۔ ان ابواب میں عبادات، معاملات، اخلاق، آداب، زہد، رقاق، غزوات کا بیان ہے۔

بعض علماء نے صرف اور صرف اسی موضوع پر کتب تحریر فرمائی ہیں۔ ان علماء میں سے حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "الشمائل" کو تصنیف کیا امام کی شمائل ترمذی کو مصادر کثیرہ میں سے اہم ترین مصدر شمار کیا جاتا ہے۔ جس نے شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ کر لیا ہے۔

شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی کتب میں امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ آپ کی مشہور زمانہ کتاب البدایہ والنہایہ کا ایک جز ہے۔ انہوں نے شروع میں ہی حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شمائل ترمذی کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا کہ ہم ان اہم ترین امور کو ذکر کرتے ہیں۔ جو اس بارے وارد ہوئے ہیں۔ نیز ہم اس میں ان اہم چیزوں کا اضافہ کرینگے جن سے کوئی محدث اور فقیہ بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

گویا کہ یہ کتاب "الشمائل" اس موضوع پر ترتیب کے لحاظ سے ایک مستقل کتاب ہے۔ اس لئے میں نے منفرداً اس کا ذکر کیا۔ کیونکہ یہ ایک ایسی خاص قسم ہے کہ مجھ سے پہلے علماء نے صرف اور صرف اس موضوع پر کتب تحریر کی ہیں۔

اس کتاب کو افضل ترین تصنیف شمار کیا جاتا ہے جو اس مقام ومرتبہ کے بارے سپرد قلم کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے اس ضمن میں کوئی باب اور پہلو ترک نہیں کیا۔ جو کو شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء کی کتابوں میں موجود ہے مگر امام نے اس کا ذکر کیا نیز بڑے عمدہ ابواب پر اسکو مرتب کیا۔ جو اسلوب انہوں نے اختیار کیا۔ اسکو آنے والی عبارت میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

۱۔ امام ابن کثیر نے بعض ان اصول حدیث کا ذکر کیا ہے۔ جن کو حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر نے بیان کیا۔ بلکہ انہوں نے ان پر بعض چیزوں کا اضافہ کیا۔

۲۔ حضرت امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جن نصوص کا ذکر کیا ہے۔ بعض اوقات ان نصوص کی شرح، وضاحت اور ان کا تفصیلی بیان ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات سند پر کلام کرتے ہیں۔ بعض اوقات اس نص کی صحت اور ضعف کو بیان کرتے ہوئے ترجیح کی وجہوں میں وجہ ترجیح کو ذکر کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات سند میں کسی مبہم راوی کا ذکر آ گیا ہو تو اس راوی کے نام کو بیان فرما دیتے ہیں۔ اس قسم کے اور امور کو ذکر کرتے رہتے ہیں لور بعض اوقات سند کے بارے کلام اور اسکی شرح میں موافقت کو بیان کرتے ہیں۔

۳۔ کبھی کبھار ایسے فقرے ذکر کرتے ہیں جن میں حدیث بالمعنی کا ذکر ہوتا ہے۔

۴۔ اکثر اوقات اصحاب تصانیف کی سند کے ساتھ حدیث کو بیان کرتے ہیں۔

۵۔ اکثر اوقات فرماتے ہیں "وفی الصحیح" اس سے ان کا مقصود صحیح بخاری نہیں ہوتا۔ انکے اس قول کا درست ہونا تب معلوم ہوتا ہے۔ جب ان احادیث کی تخریج کی جاتی ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

شَمَائِلُ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى عِلَيْهِ وَسَلَّمْ و بَيَانُ خَلْقِهِ الظَّاهِرِ وَ خُلُقِهِ الطَّاهِرِ

پہلا باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت ظاہر اور خلق طاہر

تیرے خُلُق کو حق نے عظیم کہا تیری خَلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

....

دندان ولب وزلف ورخ شہ کے فدائی
ہیں دُرِّعدن، لعل یمن مشکِ ختن پھول
خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر خیر البشر
خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر خیر البشر

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ، حدائق بخشش)

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت ظاہر اور خلق طاہر

شمائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر جدید اور قدیم علماء نے بکثرت کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جو دو طرح کی ہیں، ایک الگ مستقل ہیں اور دوسری وہ ہیں جو کتب حدیث میں ضمناً شمائل کے عنوان پر مشتمل ہیں اور ان میں سب سے زیادہ جامع ترمذی کی کتاب الشمائل ہے۔ جو اپنی افادیت اور ترتیب کی عمدگی کے لحاظ سے سب سے اچھی ہے۔ امام ترمذی کی کتاب الشمائل کا سماع سند متصل کے ساتھ حاصل ہے اور ہم اپنی اس تصنیف میں ان مصادر اور سرچشموں کا بھی ذکر کریں گے جو امام ترمذی نے اپنی شمائل ترمذی میں بیان فرمائے ہیں اور اس کے علاوہ بعض ایسے مطالب کا بھی اضافہ کریں گے جس سے کوئی محدث بے نیاز ہوسکتا ہے نہ کوئی فقیہ۔

اوّلاً ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری حسن اور جسمِ مبارک کی خوبصورتی کا ذکر کرینگے۔ پھر ہم بعض چیزوں کا اجمالاً اور بعض کا تفصیلاً ذکر کرنا شروع کرینگے۔ ہم کہتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے، وہی ہمیں کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسن ظاہری

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں ۲

1- حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک تمام لوگوں سے زیادہ حسین و جمیل تھا۔ انتہائی حسین و جمیل خلقت والے تھے اور قد مبارک نہ تو بالکل طویل تھا اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا۔

(صحیح بخاری) ۳

Marfat.com

2- حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام درمیانہ قد کے تھے، دونوں کندھوں کے درمیان بُعد تھا، آپ کے بال مبارک دونوں کانوں کی نرم لَو تک پہنچے ہوئے تھے، میں نے آپ کو سرخ پوشاک زیب تَن کیئے ہوئے دیکھا۔ اس سے زیادہ حسین وجمیل منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

یوسف ابن ابو اسحاق نے اپنے باپ سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مابین المنکبین کے بجائے " إلي منكبيه " کے الفاظ ہیں۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۴

3- حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کندھوں تک زلفیں پھیلی ہوئی، سرخ پوشاک زیب تَن کئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی حسین کو نہیں دیکھا۔ آپکے سَر کے بال مبارک اتنے لمبے تھے کہ جو کندھوں تک پہنچتے تھے، قد مبارک نہ ہی بالکل طویل (لمبا) تھا اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا۔

اس حدیث کو حضرت امام مسلم، امام ابو داوٗد، امام ترمذی اور امام نسائی رحمھم اللہ تعالیٰ نے روایت کیا۔ اس بارے وکیع کی حدیث ہے۔

4- حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے:

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سرخ حلہ زیب تن کئے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو حسین وجمیل نہیں دیکھا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زلفوں کے بال مبارک آپکے کندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔

5- حضرت ابن بکیر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا:

یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زلفیں آپ کے دونوں کندھوں کے قریب قریب تھیں۔

ابو اسحاق نے کہا کہ میں نے انکو کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس حدیث کو بیان کرتے تو ضرور مسکرا دیتے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو باب اللباس میں (۵۹۰۱) حضرت

Marfat.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شمائل میں (۶۵) اور حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے باب الزینہ میں (۱۸۳/۸) اسرائیل کی حدیث کے حوالے سے ذکر کیا۔

چہرۂ مصطفیٰ ﷺ

1۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا۔کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے زہیر ابن معاویہ جعفی کوفی کی حدیث کو روایت کیا۔انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے روایت کیا۔ان کا نام عمرو ابن عبداللہ کوفی ہے۔

انہوں نے حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (صحیح بخاری۔جامع ترمذی) ۵

2۔ حضرت حافظ ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دلائل النبوۃ میں فرمایا:

حضرت سماک سے روایت ہے،انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔(اس وقت کہ جب) ایک آدمی نے آپ سے کہا۔کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''نہیں'' بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح روایت کیا: (صحیح مسلم) ۶

3۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تفصیلاً روایت کیا:

حضرت سماک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سَر اور داڑھی مبارک کے اگلے بال سفید ہوگئے تھے،جب آپ تیل لگاتے اور انکو کنگھی کرتے تو وہ ظاہر نہیں ہوتے تھے اور جب سَر کے

Marfat.com

بال بکھرے ہوئے ہوتے تو وہ ظاہر ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک کے بال گھنے تھے ایک آدمی نے کہا کیا آپکا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپکے کندھوں کے پاس مہر نبوت کو دیکھا کہ جو کبوتری کے انڈے کی مثل تھی مہر نبوت کا جسم اسکے مشابہ تھا۔ (صحیح مسلم) ۷

4- حافظ بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں کی رات میں دیکھا۔ آپ نے سرخ پوشاک زیب تن کی ہوئی تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چاند کیطرف دیکھنے لگا۔ تو وہ یقیناً میری نظروں میں چاند سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔

حضرت امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس تمام حدیث کو ہناد بن سری، عبثر بن قاسم، اشعث بن سوار سے روایت کیا۔

5- حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس بارے انہوں نے خطا کی۔ درست یہ ہے کہ حضرت ابواسحاق نے اس حدیث کو حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے اشعث بن سوار کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ میں نے حضرت محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اور میں نے کہا کہ حضرت ابواسحاق کی حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے؟ تو انہوں نے یہ سمجھا کہ دونوں روایت کردہ حدیثیں صحیح ہیں، جبکہ صحیح بخاری میں حضرت کعب بن مالک سے یہ حدیث ثابت ہے۔ حدیث التوبہ میں ذکر ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک چمک اٹھتا۔ ایسے معلوم ہوتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ (صحیح بخاری) ۸

Marfat.com

6۔ یعقوب بن سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کہ ہم سے سعید نے بیان کیا۔ ہم سے یونس بن ابو یعفور نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو اسحاق ہمدانی سے۔ انہوں نے قبیلہ ہمدان کی عورت سے روایت کیا۔ انہوں نے اس کا نام ذکر کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ میں نے آپکو اونٹ پر دیکھا آپ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ آپکے ہاتھ مبارک میں ایک عصا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو سرخ چادریں تھیں۔ جو آپکے کندھوں کو چھو رہی تھیں۔ جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام حجرِ اسود کے پاس سے گزرتے تو اس عصا کے ساتھ استلام کرتے۔ پھر اپنی طرف اس عصا کو بلند کرتے اور اسے چومتے تھے۔

تو چیز دیگری

1۔ حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کہ میں نے اس خاتون سے کہا کہ تم تشبیہ دو۔ تو اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسے لگتے تھے جس طرح چودھویں رات کو چاند ہوتا ہے۔ آپ سے پہلے اور آپکے بعد میں نے آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا بلکہ کیفیت یہ ہے کہ لیکن تو چیز دیگری۔ (دلائل النبوۃ) ۹

2۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ سے کہا کہ آپ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو بیان کریں۔ تو اس خاتون نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لیتے تو تم اس طرح سمجھتے جیسے سورج طلوع ہو گیا ہے۔ (دلائل النبوۃ) ۱۰

حضرت امام بیہقی نے یعقوب بن محمد زہری کی حدیث کو روایت کیا۔ عبداللہ بن موسیٰ نے اپنی سند سے روایت کیا۔ اس خاتون نے فرمایا۔ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لیتے تو یقیناً تم کہتے کہ سورج طلوع ہو گیا ہے۔

زہری کی حدیث صحیحین میں ثابت ہے۔ حضرت عروہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی خوشی کی حالت میں میرے پاس جلوہ گر ہوئے تو آپکے چہرے کی رگیں چمک رہی تھیں۔

Marfat.com

3- حضرت ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے دلائل النبوۃ میں فرمایا:
باب اس شخص کے بیان میں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اقدس اور آپکے مبارک نسب سے برکت حاصل کرتا ہے۔
بے شک حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کو بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مقام منیٰ یا میدان عرفات میں جلوہ گر تھے۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حلقہ بنا کر موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں اس دوران چند دیہاتی آئے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ اقدس کی زیارت کی تو انہوں نے کہا یہ مبارک چہرہ اقدس ہے۔ (صحیح بخاری فی الادب المفرد) ۱۲

☆......☆......☆

حوالہ جات

۱: حدائق بخشش (۲۹)

۲: رُت ریت سجناں دی شرح اَج سک متراں دی (۳۴)

۳: صحیح بخاری (۳۵۲۹) صحیح مسلم (۲۳۳۷)

۴: صحیح بخاری (۳۵۵۱) صحیح مسلم (۲۳۳۷)

۵: صحیح بخاری (۳۵۵۲) جامع ترمذی (۲۶۳۶)

۶: صحیح مسلم (۲۳۴۴)

۷: صحیح مسلم (۲۳۴۴)

۸: صحیح بخاری (۴۴۱۸)

۹: دلائل النبوۃ (۱/۱۹۹)

۱۰: دلائل النبوۃ (۱/۲۰۰)

۱۱: صحیح بخاری (۴۷۷۰)

۱۲: (صحیح بخاری فی الادب المفرد (۱۱۸۴)

☆......☆......☆

Marfat.com

الباب الثانی

صَفَةُ لَوْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

دوسرا باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رنگت

سراپا مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

1- حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے سُنا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے درمیانہ قد کے تھے۔ آپکا قد مبارک نہ تو بالکل لمبا تھا اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا۔ آپکا رنگ سفید مائل بسرخی تھا۔ (قلعی کیطرح) آپکا رنگ بالکل سفید نہیں تھا اور نہ ہی بالکل گندمی تھا۔

آپ کے بال نہ ہی گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے (بلکہ اسکے درمیان درمیان تھے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی جبکہ آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ آپ مکہ مکرمہ میں دس سال تک رہے۔ اس دوران قرآن مجید کا نزول ہوتا رہا۔ اور آپ کا اس دار فانی سے وصال ہوا تو آپکے سَر اور داڑھی مبارک میں صرف بیس بال سفید تھے۔

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بالوں میں ایسے بال بھی دیکھے جو سُرخ تھے۔ جب میں نے اس بارے میں سوال کیا تو بتایا گیا کہ یہ بال خوشبو کیوجہ سے سرخ ہو گئے۔ (صحیح بخاری) ا

2- حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قد مبارک نہ ہی بہت طویل اور نہ ہی بالکل قصیر (چھوٹا) تھا۔ آپکا رنگ نہ ہی بالکل سفید اور نہ ہی بالکل گندم گوں تھا۔ آپکے بال مبارک نہ ہی گھنگریالے اور نہ سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو چالیس سال میں نبوت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ مکہ مکرمہ میں دس سال اور مدینہ منورہ میں آپ دس سال جلوہ گر

Marfat.com

رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس ظاہری دنیا میں آپکو وفات دی۔ تو آپکے سر اور داڑھی مبارک میں صرف بیس بال سفید تھے۔

نوٹ: حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح مسلم میں اسے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو قتیبہ اور یحییٰ بن ایوب اور علی بن حجر سے بھی روایت کیا۔

ان میں سے تین نے اسماعیل بن جعفر اور قاسم بن زکریا سے روایت کیا۔ اس طرح خالد بن مخلد۔ سلیمان بن بلال سے روایت کیا۔ ان میں سے تین نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔ جبکہ حضرت امام ترمذی اور حضرت امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے تمام حدیث کو حضرت قتیبہ سے انہوں نے حضرت امام مالک سے روایت کیا اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (یہ حدیث) حسن صحیح ہے۔ (صحیح بخاری) ۲

3- حضرت حافظ بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ سفید مائل بسرخی تھا۔ فرمایا کہ اس حدیث کو حمید نے روایت کیا جس طرح کہ انہوں نے ہمیں خبر دی۔ (دلائل النبوۃ۔ صحیح مسلم) ۳

4- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید مائل گندم گوں رنگ والے تھے۔ (دلائل النبوۃ) ۴

5- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل (بہت زیادہ لمبے قد) اور قصیر (بہت زیادہ چھوٹے قد والے) نہیں تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو آگے کی جانب جھک کر چلتے اور آپکا رنگ گندم گوں تھا۔ (صحیح مسلم) ۵

پھر بزار نے کہا کہ ہم یہی جانتے ہیں کہ حمید سے صرف خالد اور عبدالوھاب نے روایت کیا۔

پھر امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی۔ ہمیں ابوجعفر

Marfat.com

رزّاز نے خبر دی ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا ہم سے علی بن عاصم نے بیان کیا، ہم سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ پس انہوں نے نبی اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کے بارے میں حدیث کو ذکر کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ سفید تھا۔ ایسا سفید کہ جو گندم گوں ہونے کی طرف مائل تھا۔

علامہ ابن عساکر فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ سیاق وسباق پہلے والی حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے اور وہ اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ گندم گوں ہونا آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے چہرے مبارک سے عیاں ہوتا تھا۔ اسکے بکثرت سفید ہونے کیوجہ سے اور انکے سورج سے زیادہ ظہور کی وجہ سے۔

حسن وجمال کی ملاحت

1۔ حضرت یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زیارت کی۔ اب میرے علاوہ کوئی شخص زندہ نہیں ہے۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہو۔ (کیونکہ آپ آخری صحابی رسول ہیں جنکا تمام صحابہ کرام کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد انتقال ہوا) ہم نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا۔ کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف بیان کریں۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا چہرہ مبارک ایسا سفید تھا کہ اس چہرہ کے حسن و جمال میں ملاحت (نمکینی) تھی۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حضرت سعید بن منصور سے روایت کیا۔ (صحیح مسلم) ٦

2۔ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ ایسا سفید تھا کہ جس میں ملاحت (یعنی نمکینی) تھی۔ جب آپ چلتے تو دیکھنے والوں کو ایسا محسوس ہوتا کہ جس طرح آپ وادی میں اتر رہے ہوں۔ جبکہ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا

Marfat.com

ہے۔(سنن ابی داوًد) ۷

3- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سعید جریری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا۔انہوں نے فرمایا کہ روئے زمین پر میرے علاوہ کوئی ایسا شخص باقی نہیں ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی ہو۔میں نے عرض کیا کیا واقعی آپ نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زیارت کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ "ہاں" آپ فرماتے ہیں۔میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف کیسے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ مبارک ایسا سفید تھا کہ جس میں ملاحت یعنی نمکینی تھی اور آپ درمیانے قد والے تھے۔(صحیح مسلم) ۹

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو بندار اور سفیان بن وکیع سے روایت کیا جبکہ ان دونوں نے اسے یزید بن ہارون سے روایت کیا۔

4- حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفید رنگ والے تھے۔جو یقیناً بڑھاپے کی عمر میں داخل ہو چکے تھے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔پھر فرمایا کہ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حضرت واصل بن عبدالاعلیٰ سے روایت کیا۔جبکہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو عمرو بن علی سے انہوں نے حضرت محمد بن فضیل سے روایت کیا۔

اصل حدیث کا صحیحین میں ذکر موجود ہے۔لیکن انہوں نے دوسرے الفاظ کے ساتھ اسکو ذکر کیا۔عنقریب اس کا بیان آئے گا۔(صحیح مسلم)۱۰

5- حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

بے شک حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا۔ آپ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے۔ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پنڈلی مبارک کی طرف دیکھنے لگا۔ تو وہ مجھے ایسے دکھائی دی جس طرح کہ وہ کھجور کا دِل ہو یا اسکی چربی ہو۔ یعنی انہوں نے پنڈلی کو سفیدی کیساتھ تشبیہ دی۔ (دلائل النبوۃ) ۱۱

حضرت یونس نے جو ابن اسحاق سے روایت کیا۔ اس روایت میں یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! گویا کہ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پنڈلی مبارک کو اس طرح دیکھ رہا ہوں کہ سفیدی اسمیں اس طرح گھر کیے ہوئے ہے گویا کہ وہ کھجور کے دل اور اسکے گابے کی طرح ہے۔ یعنی آپ کی پنڈلی مبارک کو سفیدی میں اسکے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے کہا:

یعنی پنڈلی مبارک انتہائی سفید ہونے کی وجہ سے کھجور کے سفید گودے کی طرح تھی۔

رنگت حضور دی

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت محرش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے تشریف لائے آپ نے عمرہ ادا کیا۔ پھر واپس تشریف لائے۔ اس مقام پر رات گذارنے والے کی طرح صبح کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کی طرف دیکھا۔ تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے پشت مبارک میں چاندی کو انڈیل دیا گیا ہو۔ (جامع ترمذی) ۱۲

حضرت امام رحمہ اللہ تعالیٰ اسکے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے حمیدی سے اس طرح روایت کیا۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا۔

2۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کو بیان کرتے ہوئے سنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ سفید

Marfat.com

رنگت والے تھے۔ یہ عمدہ سند ہے اور انہوں نے اسکی تخریج نہیں کی۔ (صحیح بخاری) ۱۳

3۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سلیم بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ آپ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین وجمیل چیز نہیں دیکھی۔ ایسے معلوم ہوتا کہ سورج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک میں چل رہا ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (ایسے معلوم ہوتا تھا) کہ زمین کو آپ کے لئے سمیٹ دیا گیا ہے۔ ہم جب ساتھ چلتے تو اپنی پوری کوشش صرف کر دیتے تھے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے معمول کے مطابق چل رہے ہوتے تھے۔ (جامع ترمذی) ۱۴

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے ابن لھیعہ سے اسے روایت کیا۔ اور انہوں نے یہ ذکر کیا۔ گویا کہ سورج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس میں چل رہا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

4۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں، گویا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ اقدس میں سورج چل رہا ہے۔ (دلائل النبوۃ) ۱۵

علامہ ابن عساکر نے حرملہ کی حدیث کو اسی طرح ذکر کیا۔ انہوں نے ابن وھب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے ابو یونس سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے ذکر کیا اور فرمایا:

گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس میں سورج چل رہا ہے۔

(دلائل النبوۃ) ۱۶

5۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت محمد بن علی یعنی ابن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید بمائل سرخی رنگت

Marfat.com

والے تھے۔(صحیح بخاری فی الادب)١٧

6۔حضرت ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حسین وجمیل چہرے والے تھے کہ جو سفید بمائل سرخی تھا۔
(دلائل النبوۃ) ١٨

7۔حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کا ذکر خیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید بمائل سرخی تھا۔(التاریخ الکبیر)١٩

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسعودی کی حدیث کی مثل روایت کیا۔حضرت عثمان بن مسلم بن ہرمز سے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

8۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح ایک اور طریقہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔میں نے کہا ابن جریج نے صالح بن سعید سے انہوں نے حضرت نافع بن جبیر سے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

9۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مُشْرَبٌ کا لفظ اس وقت ذکر کیا جاتا ہے۔ایسی سرخی کہ جو سورج کیلئے روشن ہو اور ہواؤں کی وجہ سے۔

اور جو کپڑے کے نیچے سے سفیدی معلوم پڑے۔اس کیلئے اَلْاَ بْیَضُ الْاَزْھَرُ استعمال کیا جاتا ہے۔
(دلائل النبوۃ) ٢٠

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

١: صحیح بخاری (٣٥٤٧)
٢: صحیح بخاری (٣٥٤٨)
٣: صحیح مسلم (٢٣٣٣)
٤: دلائل النبوۃ (٢٠٣١)
٥: صحیح مسلم (٢٣٣٠)
٦: صحیح مسلم (٢٣٣٠)
٧: سنن ابی داؤد (٤٨٦٤)
٨: سنن ابی داؤد (٤٨٦٤)
٩: صحیح مسلم (٢٣٤٠)
١٠: صحیح مسلم (٢٣٤٣)

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

صِفَةُ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تیسرا باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک

شش جہت روشن زتاب روئے تو
ترک وتاجیک و عرب ہندوئے تو
ماہ را مہر رخت نور وبہا
مہر راتنویر قلب تو ضیا

ک گیسو ہ دہن ئ ابرو آنکھیں ع ص
کھٰیٰعص ان کا ہے چہرہ نُور کا

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرۂ مبارک

اس باب کے تحت درج ذیل عنوان ہیں۔

1۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ کی خوبیاں 2۔ آپ کی پیشانی مبارک
3۔ آپکی بھنویں 4۔ آپکی آنکھیں
5۔ آپکی بینی مبارک 6۔ آپ کا منہ مبارک
7۔ آپکے دانتوں کے محاسن 8۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شخصیت اوران سے عشاق کو ملنے والی زندگی کی خوبیوں کے قائم مقام جو کچھ ہے اس کا ذکر خیر۔

چہرۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے پہلے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان گزر چکا ہے۔

كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انتہائی سفید رنگ کے نمکین چہرے والے تھے۔

1- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

كان ازهر اللون

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید بمائل سرخی رنگ والے تھے۔

2- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ کہا گیا:

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ یعنی اس کی چمک دمک کی طرح؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ (آپ ﷺ کا چہرہ مبارک) چاند کی طرح تھا۔

3- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

ان سے بھی اسی طرح کہا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی طرح گول تھا۔

Marfat.com

4- حضرت رُبَیِّع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان:

اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتا تو تو یقیناً کہتا الشمس طالعة۔ سورج نکلا ہوا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

لرأیت الشمس طالعة۔ یقیناً تو (ایسے محسوس کرتا) دیکھتا کہ سورج نکلا ہوا ہے۔

حضرت ابواسحاق السبیعی نے ہمدان کی ایک عورت سے روایت کیا۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب آپ نے اس خاتون سے آپ کے بارے میں سوال کیا۔ تو اس خاتون نے کہا:

کان کا لقمر لیلة البدر لم ار قبله ولا بعده مثله.

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی طرح تھے۔ آپ جیسا حسین وجمیل نہ میں نے آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد دیکھا۔

5- حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

کَأَنَّ الشمس تجری فی وجهه. وفی روایة فی جبهته گویا کہ سورج آپکے چہرہ مبارک میں چل رہا ہے اور ایک روایت میں ہے۔ گویا کہ سورج آپ کی پیشانی مبارک میں چل رہا ہے۔

6- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناسب بڑے سر والے، بڑی بڑی آنکھوں والے، گھنی داڑھی والے، سفید بمائل سرخی رنگ والے۔ پر گوشت ہتھیلیوں اور قدموں والے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں اور جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے۔ (صحیح بخاری) ا

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

قد مبارک

۱ حضرت ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ان سے سراپا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ تو چھوٹے قد والے تھے، نہ ہی زیادہ دراز قد والے تھے۔ آپکے سیدھے بال مبارک انتہائی حسین وجمیل تھے۔ آپکا حسین وجمیل چہرہ سفید سرخی بمائل تھا۔ انتہائی مناسب باعظمت جوڑوں والے تھے۔ آپکی ہتھیلیاں اور قدم مبارک پر گوشت تھے۔ مناسب عظیم سَر مبارک والے تھے۔ سینے مبارک پر لمبائی میں بال رکھنے والے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے اور آپکے بعد آپ جیسا حسین وجمیل میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چلتے تو سَر مبارک جھکا کر چلتے گویا کہ آپ وادی میں جیسے نیچے اُتر رہے ہوں۔

2۔ حضرت محمد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ تاکہ میں لوگوں کو ایک دن خطاب کرسکوں یہودیوں کے علماء میں سے ایک ٹھہرنے والے عالم کے ساتھ مخاطب ہوسکوں۔ اس کے ہاتھ میں ایک روشنی تھی۔ جسکو وہ دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے سامنے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کو بیان کریں۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قد مبارک نہ تو بالکل چھوٹا تھا اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ لمبا تھا۔ آپکے بال مبارک نہ ہی بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ (بلکہ آپکی خمدار زلفیں تھیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک انتہائی سیاہ اور سیدھے تھے۔ سَر مبارک مناسب بڑا تھا۔ آپکا رنگ سفید بمائل سرخی تھا۔ عظیم جوڑوں والے تھے۔ پر گوشت ہتھیلیوں اور پاؤں والے تھے۔ سینے مبارک پر بالوں کی ایک سیدھی لکیر رکھنے والے تھے۔

مسرُبہ اِن بالوں کو کہا جاتا ہے کہ جو گردن سے نیچے ناف تک ہوں۔ طویل بھنوؤں والے تھے۔ ملے ہوئے بھنوؤں والے تھے۔ واضح ابھری ہوئی پیشانی والے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ جب آپ چلتے تو سر مبارک کو جھکا کر چلتے۔ ایسا معلوم ہوتا جس طرح آپ وادی میں نیچے اُتر رہے ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور آپکے بعد آپکی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

(طبقات ابن سعد) ۲

3۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کہ پھر میں خاموش ہوگیا۔ کہ مجھے یہودی عالم نے کہا۔ آپکو کیا ہوگیا ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو میں نے وہ اوصاف جمیلہ ذکر کیئے ہیں جو مجھے مستحضر تھے۔

یہودی عالم نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں میں سرخی تھی۔ حسین وجمیل داڑھی مبارک تھی۔ حسین وجمیل مُنہ مبارک تھا۔ مکمل کان مبارک تھے۔ مکمل طور پر توجہ فرماتے اور مکمل طور پر جہاں جانا ہوتا تو تشریف لے جاتے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واقعی قسم بخدا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف تھے۔

یہودی عالم نے کہا اور اسکے علاوہ کوئی دوسری چیز۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ یہودی عالم نے کہا اور ان میں ایک صفت یہ ہے کہ انکا سَر مبارک انکے سینے پر جھکا ہوتا تھا۔

4۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

یہ وہی بات ہے۔ جس کا میں نے تجھ سے ذکر کیا ہے کہ جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام چلتے تو ایسا لگتا کہ جیسے آپ وادی سے نیچے اُتر رہے ہوں۔ یہودی عالم نے کہا! بے شک یہ صفت ہمارے آباء کے سفرنامے میں موجود ہے۔

اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ پاتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے حرم اور اسکے امن اور اسکے گھر کی جگہ (مکہ معظمہ) میں مبعوث کیا جائے گا۔ پھر وہ ایسے حرم کی طرف ہجرت فرما کر جائینگے کہ جو آپ کی وجہ سے حرم ہوگا۔ اور مدینہ منورہ کے حرم کی عزت اسی طرح ہوگی جس طرح کہ اس حرم کی قدر ومنزلت ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے اور ہم انکے ان انصار کا ذکر دیکھتے ہیں۔ جن کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی وہ ایسی قوم ہے کہ جو اہل نخل کے عمرو ابن عامر کی اولاد میں سے ہیں اور اس سَر زمین والے ہیں کہ ان سے پہلے یہود وہاں آباد تھے۔

Marfat.com

5۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ہاں ہاں یہ وہی اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہودی عالم نے کہا! بے شک میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ وہی اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور بے شک وہی تمام لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اسی پر میں زندہ رہوں گا اور اسی پر میں مروں گا۔ اور انشاء اللہ العزیز اسی ایمان پر مجھے اٹھایا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ عالم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوتا۔ آپ اسے قرآن مجید کی تعلیم دیتے اور دینِ اسلام کے اصول شرائع کے بارے اسے آگاہ کرتے۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ عالم چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ عالم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فوت ہو گیا۔ اس حال میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والا تھا۔ آپکی تصدیق کرنے والا تھا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ان صفات کا ذکرِ خیر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد اسانید کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔

چشمان مبارک

1۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبد اللہ بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ سوال کیا گیا یا عرض کیا گیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ کریں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے سفید رنگ کے تھے کہ وہ سفیدی بمائل سرخی تھی، آپ کی آنکھوں کی پتلی انتہائی سیاہ تھی، آنکھوں کے بھنوؤں کے بال طوالت میں گھنے تھے۔

(دلائل النبوۃ)۳

2۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف وکمالات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس میں حسین وجمیل گولائی تھی، سفید رنگ والے، اٹھی ہوئی سیاہ آنکھوں والے، جبکہ آپ کے بھنوؤں کے بال طوالت میں گھنے تھے۔ (جامع ترمذی)۴

جوہری نے کہا کہ اَلـدُّعَـجُ کا معنیٰ ہے آنکھوں کا وسعت کے باوجود خوبصورتی میں انتہائی سیاہ ہونا۔

موتیوں کی طرح کا پسینہ

1۔حدیث میں ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں بیٹھ کر چرخہ کات رہی تھی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے بیٹھ کر اپنے جوتے گانٹھ رہے تھے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپکی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرے ٹپک رہے تھے اور پسینہ کے ان قطروں سے نور نکل رہا تھا۔ جسکو دیکھ میں حیران ہوگئی۔

آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تجھے کیا ہوا؟

آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپکی پیشانی سے پسینہ کے قطرے ٹپک رہے تھے اور ان پسینہ کے قطروں سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔

اگر ابو کبیر ہذلی آپکو دیکھ لیتے تو وہ یہی سمجھتے کہ آپ ہی اس کے اس شعر کے زیادہ حقدار ہیں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابو کبیر ہذلی کیا کہتے ہیں؟ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں:

حیض والی عورت کے بچے ہوئے خون سے وہ پاک صاف ہیں۔ دودھ پلانے والی کے فساد اور حمل والی عورت کے دوران حمل جماع کی بیماری سے مُنَزّہ ہیں۔ یعنی پاک وصاف ہیں۔

Marfat.com

اے مخاطب جب تو انکے چہرہؑ کی چمک کی طرف دیکھے گا تو انکے رخساروں کی چمک مثل ہلال نظر آتی ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں جو کچھ تھا آپ نے اسے رکھ دیا۔ اور میری طرف کھڑے ہوئے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری دونوں آنکھوں کے درمیان میرا بوسہ لے لیا اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ صدیقہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تو مجھ سے اتنی مسرور نہیں ہوئی ہوگی۔ جتنا کہ میں تجھ سے مسرور ہوا ہوں۔ (رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)۵

ابوعبیدہ معمر بن مثنی انکے آزاد کرنے والے بصری۔ اپنے زمانے کے لوگوں میں لغت اور ادب کے آئمہ میں سے تھے۔

2۔ جاحظ نے کہا:

کہ وہ تمام علوم کو جاننے والے تھے۔

اور یعقوب بن شیبہ نے کہا۔ میں نے علی بن مدینی کو انکی تعریف کرتے ہوئے سُنا۔ اور وہ اسکی روایت کو صحیح قرار دیتے تھے۔

3۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اسمیں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ان پر خوارج کی رائے کو ماننے اور نئی نئی باتیں گھڑنے کی تہمت تھی۔ 210ھ میں فوت ہوگئے۔ سو سال کے قریب انکی زندگی تھی یا سو سال کو وہ مکمل کرنے والے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

امام بخاری کے شیخ کے طور پہ۔ انکی پہچان نہیں ہے۔ عجیب وغریب سند کی نسبت انکی طرف کرنا۔ ابوعبیدہ کی طرف اس سند کی نسبت کرنے سے بہتر ہے۔

4۔ ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے کہ مجھے سماک نے خبر دی۔ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سُنا۔ وہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرمگیں آنکھوں والے، پاؤں مبارک پر کم گوشت رکھنے والے تھے۔ جبکہ چہرہؑ مبارک اپنی وسعت کے لحاظ سے انتہائی خوبصورت تھا۔ حضرت شعبہ کی جو روایت حضرت امام ابوداؤد سے مروی ہے۔ اسمیں بھی

Marfat.com

اشھل العینین کا ذکر کیا گیا ہے۔

مشکل الفاظ کے معنی

1۔ابو عبید نے کہا:

اَلشُّھلَۃُ کا معنی ہے آنکھوں کی سیاہی میں سرخی کا ہونا۔

اور اَلشُّکلَۃُ کا معنی ہے آنکھوں کی سفیدی میں سرخی کا ہونا۔

میں نے کہا۔اس حدیث کو حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح مسلم شریف میں ابوموسیٰ اور بندار سے روایت کیا ہے۔ان دونوں نے غُندر سے انہوں نے شعبہ سے اس حدیث کو روایت کیا اور انہوں نے اَشُکَلُ العینین ذکر کیا ہے۔اور یہی زیادہ درست ہے۔حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمد بن منیع سے انہوں نے ابوقطن سے انہوں نے شعبہ سے روایت کیا اور اَشُکَلُ العینین کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ حسن صحیح ہے۔(جامع ترمذی)٦

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح مسلم میں اَلشُّکلَۃُ کی تفسیر ذکر کی ہے۔دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی کا طویل ہونا اور یہی انکے بعض راویوں نے ذکر کیا۔اور ابوعبید کا قول یہ ہے کہ بے شک اَلشُّکلَۃُ آنکھ کی سفیدی میں سُرخی کا ہونا یہ زیادہ مشہور اور زیادہ صحیح ہے اور یہ چیز قوت و شجاعت پر دلالت کرتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

یعقوب بن سفیان نے فرمایا کہ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ کشادہ پیشانی والے اور باریک بھنوؤں والے تھے۔

موتیوں کی لڑی

1۔حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔وہ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کشادہ پیشانی والے تھے۔آپ کے بھنوؤں کے بال باریک اور طویل تھے۔دونوں بھنویں آپس میں ملے ہوئے نہیں تھے۔انکے درمیان کا پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا۔جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غضب کے آثار نمودار ہوتے۔نبی اکرم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا ناک مبارک طویل تھا۔ بینی مبارک سے نور کی شعاعیں بلند ہو رہی ہوتی تھیں۔ غور وفکر کرنے کے بغیر اچانک دیکھنے والا اسے شمّ گمان کرتا۔ رخسار مبارک نرم و نازک تھے۔ منہ مبارک کشادہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دانتوں میں کشادگی تھی۔ (رواہ الترمذی فی الشمائل)۸

2۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم افلج الثنیّتین و کان اذا تکلم رئی کا لنور بین ثنا یاہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دانتوں میں کشادگی تھی اور جب آپ تکلم فرماتے تو سامنے کے دانتوں کے درمیان حسین فاصلہ سے نور کی شعاعیں دکھائی دیتی تھیں۔

(سنن دارمی)۹

اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے ابراہیم بن منذر سے اسے روایت کیا۔

3۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا تو میں کہتا کہ آپ کی دونوں آنکھیں سرمگیں ہیں۔ سرمہ کی وجہ سے بالکل سیاہ نہیں ہوتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف تبسم ہی فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی)۱۰

4۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بالکل زیادہ چھوٹا تھا اور نہ زیادہ لمبا تھا۔ آپ کا سَر مبارک موزوں بڑا تھا۔ داڑھی مبارک گھنی تھی۔ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ، دونوں قدم اور دونوں ہتھیلیاں پر گوشت تھیں۔ چہرہ مبارک سفید بمائل سرخی تھا۔ سینے مبارک پر لمبائی میں بالوں کی باریک لڑی تھی۔ جب آپ چلتے تو ایسے جیسے نیچے اتر رہے ہوں۔ گویا کہ وادی میں نیچے آ رہے ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے نہ آپ سے پہلے کوئی آپ کی

Marfat.com

مثل دیکھا اور نہ ہی آپ کے اس دارِفانی سے انتقال فرما جانے کے بعد آپ جیسا دیکھا۔(جامع ترمذی)۱۱

5۔علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

اس روایت کو عبداللہ بن داؤد خُرِیبِیُ نے مُجَمِّعْ سے روایت کیا۔انہوں نے ابن عمران اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان میں ایک نامعلوم شخص کو داخل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمران سے روایت ہے۔انہوں نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کیا۔انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حال میں کہ آپ کوفہ کی مسجد میں اپنی تلوار کو حمائل کیئے ہوئے تھے۔عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف وکمالات کو بیان فرمائیں۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک انتہائی خوبصورت سفید بمائل سرخی تھا۔آپ کی آنکھیں سرگیں تھیں۔بال مبارک خمدار دراز تھے،سینے مبارک پر باریک بالوں کی لڑی تھی،رخسار مبارک انتہائی نرم ونازک تھے،داڑھی مبارک گھنی تھی۔زلفیں دراز تھیں۔گردن مبارک چاندی کے لوٹے کی طرح معلوم ہوتی تھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک کی دورگوں سے ناف مبارک تک کانے کی طرح بال تھے۔ان بالوں کے علاوہ آپکے سینہ اور پیٹ مبارک پر کوئی بال نہیں تھا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں پاؤں اور دونوں ہتھلیاں پر گوشت تھیں۔جب آپ چلتے تو ایسے معلوم ہوتا جیسے وادی میں نیچے اتر رہے ہوں اور جب آپ چل رہے ہوتے تو دیکھنے والے ایسے دیکھتے جیسے آپ کسی چٹان سے نیچے تشریف لا رہے ہوں۔

اور جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے،قد مبارک نہ ہی بالکل طویل اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا،نہ تو چھوٹے قد کی وجہ سے عاجز آنے والے اور نہ ہی زیادہ طویل قد کی وجہ سے کسی نازیبا بات کو قبول کرنیوالے۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ اقدس پر پسینہ کے قطرے موتیوں کی طرح معلوم ہوتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو،خوشبودار مشک سے زیادہ خوشبو والی تھی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

مثل نہ تو آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ ہی آپکے بعد کسی کو دیکھا۔ (تاریخ دمشق)۱۲

6۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

بے شک ایک آدمی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کو بیان فرمائیں۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک سفید بمائل سرخی تھا۔ سر مبارک موزونیت کے ساتھ بڑا تھا رنگت چمکدار۔ واضح تھی۔ آنکھوں کے بھنوؤں کے بال طوالت میں خوبصورت تھے۔

(دلائل النبوۃ)۱۳

7۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سَر مبارک موزونیت کیساتھ بڑا تھا۔ رنگ مبارک سفید بمائل سرخی تھا، دونوں قدم اور دونوں ہتھیلیاں پر گوشت تھیں، داڑھی مبارک گھنی تھی، سینے مبارک پر طوالت میں بال تھے، آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جوڑ پر گوشت تھے، چلتے گہرائی میں آپ کی مبارک چال میں ایسا ہوتا، جیسے نیچے اتر رہے ہوں، قد مبارک نہ زیادہ لمبا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپ کی مثل بالکل نہیں دیکھا۔ اس بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بکثرت احادیث مبارکہ روایت کی گئی ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسکی مثل بہت زیادہ احادیث ہیں۔

قدرتی سیاہ بال

1۔ حضرت امام واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام زیاد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب لگاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ''نہیں'' اور آپ نے اس کا قصد بھی نہیں کیا۔ سفید بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنپٹی اور پیشانی کے اوپر تھے اگر میں انہیں شمار

Marfat.com

کرنا چاہتا تو میں انہیں آسانی سے گن سکتا تھا۔

غلام زیاد کہتے ہیں، میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کو بیان کریں تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا قد مبارک نہ ہی زیادہ طویل اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا اور نہ ہی ایسا جو پسند نہ آئے آپکا سفید رنگ تھا۔اور نہ ہی بالکل گندم گوں تھے۔آپکے بال مبارک نہ تو بالکل سیدھے اور نہ ہی زیادہ گھنگھریالے تھے۔آپ کی داڑھی مبارک انتہائی خوبصورت تھی۔ پیشانی مبارک کشادہ تھی۔آپ کی رنگت سفید بمائل سرخی تھی۔انگلیاں پر گوشت رکھتیں سَر اور داڑھی مبارک کے بال انتہائی سیاہ تھے۔(طبقات ابن سعد)۱۴

2۔حضرت حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی چیز مجھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں معلوم ہوئی۔میرے چچا کی جانب سے جو رشتہ دار تھے میں مکہ مکرمہ میں ان کے پاس آیا۔انہوں نے میری حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف راہنمائی کی جب ہم انکے پاس پہنچے۔تو وہ آبِ زم زم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ہم بھی انکے پاس بیٹھ گئے۔انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک باب الصفا سے ایک عظیم شخصیت جلوہ گر ہوئیں۔رنگ انکا ایسا سفید کہ جو بمائل سرخی تھا۔آپکی خمدار زلفیں انکے دونوں کانوں کی نرم لَو تک پہنچی ہوئی تھیں۔ناک مبارک ایسی طویل کہ جو خوبصورت لگ رہی تھی۔دانت مبارک چمک رہے تھے۔دونوں آنکھیں سرگیں تھیں۔داڑھی مبارک گھنی تھی۔سینے مبارک پر بالوں کی لمبی لکیر تھی۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں مبارک پر گوشت تھے۔آپ نے دو سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے۔دیکھنے سے ایسے معلوم ہوتا تھا گویا کہ آپ چودھویں رات کے چاند لگ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام حدیث کو ذکر کیا۔اس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا ذکر کیا اور بیت اللہ شریف کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھنے کا ذکرِ خیر کیا۔اس طرح ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہاں

Marfat.com

نماز پڑھنے کا ذکر کیا۔ آپ نے جب اس عظیم شخصیت کے بارے میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لختِ جگر نورِ نظر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (اخرجہ الطبرانی)١٥

یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام اپنے دِل کی دونوں آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

یہاں تک کہ انہی علماء میں سے بعض نے اللہ تعالیٰ کے فرمان وتقلبک فی السجدین کی اسی کے ساتھ تفسیر فرمائی ہے، جبکہ یہ تفسیر ضعیف ہے۔ (القرآن۔ الشعراء)١٦

3۔ دوسروں نے کہا:

بلکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ یعنی آپ اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتے تھے۔ جس طرح آپ اپنے سامنے دیکھتے تھے۔

حضرت ابوزرعہ رازی نے اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں اس پر نص ذکر کی ہے۔ اس پر ایک مستقل باب ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں وارد ہونے والی احادیث کو انہوں نے ثابت، حمید، عبدالعزیز بن صہیب اور قتادہ سے روایت کیا اور ان سب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، بے شک میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتا ہوں۔ جس طرح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ تم صفیں درست رکھا کرو اور تم اپنی نماز کے دوران رکوع اور سجود اچھے طریقہ سے کیا کرو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ) ١٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے ایک حدیث ذکر کی۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بے شک میں اللہ تعالیٰ کی قسم! اپنے پیچھے اسی

Marfat.com

طرح دیکھتا ہوں۔ جس طرح کہ میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ (صحیح مسلم) ۱۸

اور اسکو محمد بن اسحاق کے طریق سے روایت کیا۔ انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی مثل روایت کیا۔

جبکہ اس حدیث کو "صحیحین" میں مالک کے طریق سے ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہاں میرے سامنے ہی مجھے دکھائی دیتے ہو۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھ پر تمہارا خشوع وخضوع مخفی نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے رکوع اور سجود مخفی ہیں (سنو!) بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری) ۱۹

پھر حمیدی سے روایت کیا۔ انہوں نے سفیان سے انہوں نے داؤد بن سابور اور حمید اعرج اور ابن ابی نجیح سے روایت کیا۔ انہوں نے مجاہد سے روایت کیا۔

وتقلبک فی السّٰجِدِیْنَ (الشعراء۲۱۹)

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے دوران اپنے پیچھے اس طرح دیکھتے جس طرح آپ اپنے سامنے دیکھتے۔ (مسند الحمیدی) ۲۰

پھر عمرو بن عثمان حمصی وغیرہ سے روایت کیا۔ انہوں نے بقیہ سے کہ مجھ سے حبیب بن ابو موسیٰ اور وہ ابن صالح ہیں۔ بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گدی مبارک میں دو آنکھیں تھیں وہ اپنے پیچھے انہیں دو آنکھوں کے ذریعے دیکھتے تھے۔

(وھذا غریب جداً)

4۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت یزید فارسی سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابن عباس کے زمانے میں خواب کی حالت میں دیکھا اور یزید مصاحف میں لکھتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی ہے۔

5۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ شیطان کو جرأت نہیں ہے

Marfat.com

کہ وہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت اختیار کر سکے۔تو جس خوش نصیب نے خواب میں مجھے دیکھا وہ یہی سمجھے کہ اس نے مجھے ہی دیکھا ہے۔کیا آپ طاقت رکھتے ہیں کہ جس عظیم شخصیت کی آپ نے زیارت کی ہے۔انکے اوصاف وکمالات ہمارے سامنے بیان کریں وہ کہتے ہیں، کہ میں نے کہا "ہاں" میں نے دو آدمیوں کے درمیان ایک آدمی کو دیکھا۔ان کا جسم اوران کا گوشت ایسا گندم گوں کہ جو مائل باسفیدی تھا۔حسین وجمیل مسکراہٹ والے۔سرگیں آنکھوں والے۔خوبصورت گول چہرے والے آپ کی داڑھی مبارک ایک مقام سے دوسرے مقام تک بھری ہوئی تھی۔قریب تھا کہ آپ کے سینہ کو بھر دے۔حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ میں انکے کون کون سے اوصاف بیان کروں۔آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری کی حالت میں زیارت کرتے تو اس سے بڑھ کر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف وکمالات کو بیان نہ کر سکتے۔

(طبقات ابن سعد)۲۱

6۔حضرت ابوزرعہ رازی نے اپنی کتاب "دلائل النبوۃ" میں فرمایا:

اس باب میں، جس کے اندر اس بات کا بیان ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی علیہ وسلم جب کلام فرماتے تو آپکے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کلام فرماتے تو آپکے مبارک دانتوں سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا اس حدیث کی سند جید ہے۔

قدم مبارک

1۔حضرت محمد بن یحییٰ ذہلی نے فرمایا:

حضرت زہری سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف جمیلہ کو بیان کریں۔تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کے تمام اوصاف حسین وجمیل ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدمبارک درمیانہ مائل بطوالت تھا۔

Marfat.com

آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔رخسار نرم و نازک تھے۔بال مبارک انتہائی سیاہ تھے۔آنکھیں سرگیں تھیں۔بھنوؤں کے بال باریک اور طویل تھے۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب زمین پر قدم رکھتے تو پورا قدم رکھتے تھے۔پاؤں کے تلوے اور زمین کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہوتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی چادر مبارک کو کندھوں پر رکھتے۔تو ایسے معلوم ہوتا جیسے چاندی کی ڈلی پگھلا کر ڈال دی گئی ہو۔اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تو ایسا لگتا کہ دیواریں چمک اٹھیں ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہ تو آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کو آپکی مثل دیکھا۔

2۔حضرت محمد بن یحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری وجہ سے مفصلاً ذکر کیا:

وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن ابراہیم یعنی زبیدی نے بیان کیا وہ کہتے کہ مجھ سے عمرو بن حارث نے بیان کیا۔انہوں نے عبداللہ بن سالم سے انہوں نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے پہلے جس طرح حدیث گزر چکی بعینہ اسی طرح ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتا جس طرح بدن میں چاندی انڈیل دی گئی ہو۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زلفیں خمدار دراز تھیں۔آپ کا پیٹ مبارک برابر تھا۔دونوں کندھے نرم بڑے تھے۔چلتے ہوئے زمین پر پورا پاؤں رکھتے تھے۔جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے اور جب تشریف لے جاتے تو مکمل طور پر تشریف لے جاتے (یہ نہیں کہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھا جائے)۔(دلائل النبوۃ)۲۲

3۔حضرت امام واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلیاں دونوں بھری ہوئی۔کلائیاں بڑی دونوں بازو اور کندھے بھرے ہوئے۔دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔سینہ مبارک وسیع،سر کے بال مبارک دراز،حسین و

Marfat.com

جمیل آنکھوں والے حسین منہ مبارک والے، انتہائی خوبصورت داڑھی مبارک، دونوں کان انتہائی موزوں، لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے درمیانہ قد کے معلوم ہوتے نہ تو قد مبارک دراز اور نہ ہی بالکل چھوٹا، رنگت کے اعتبار سے تمام لوگوں میں سے حسین وجمیل مکمل طور پر متوجہ ہوتے اور جب تشریف لے جاتے تو مکمل طور پر تشریف لے جاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کو آپکی مثل دیکھا اور نہ ہی آپکی مثل کے بارے میں سُنا۔ (طبقات ابن سعد) ۲۳

4۔ حضرت حافظ ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت حرب بن سریج صاحب الخلقان بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بَلْعَدْوِیَّہ کے ایک آدمی نے ذکر کیا۔ اس نے بتایا کہ میرے دادا نے مجھ سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں مدینہ منوہ کی طرف گیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا کے دیکھنے کے بارے میں حدیث مبارکہ ذکر کی۔ چنانچہ اس نے کہا:

اچانک ایک عظیم انسان حسین وجمیل جسم والے، جنکی زلفیں دراز، بینی مبارک باریک، دونوں بھنویں باریک و دراز، انکی گردن مبارک سے ناف تک کھنچے ہوئے دھاگے کی طرح دراز بال اور میں نے انکو پرانے کپڑے زیب تن کئے ہوئے دیکھا، وہ عظیم شخصیت میرے قریب ہوئے اور فرمایا السلام علیک تیرے اوپر سلامتی ہو۔ (دلائل النبوۃ) ۲۴

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

۱: صحیح بخاری (۳۱۵)
۲: طبقات ابن سعد (۳۱۶/۱)
۳: دلائل النبوۃ (۱۱۲/۱)
۴: جامع ترمذی (۳۲۳۸)
۵: رواہ ابونعیم فی الحلیۃ (۴۶/۲)
۶: جامع ترمذی (۳۶۴۹)
۷: صحیح بخاری (۱۱۹۷)
۸: رواہ الترمذی فی الشمائل
۹: سنن دارمی (۴۴/۱)
۱۰: جامع ترمذی (۳۶۷۵)
۱۱: جامع ترمذی (۳۶۳۷)
۱۲: تاریخ دمشق (۲۵۹/۳)
۱۳: دلائل النبوۃ (۲۱۶/۱)
۱۴: طبقات ابن سعد (۴۱۸/۱)
۱۵: اخرجہ الطبرانی (۱۸۳/۱۰)
۱۶: القرآن (الشعراء ۲۱۹)
۱۷: مصنف ابن ابی شیبہ (۳۵۴۰)
۱۸: صحیح مسلم (۴۲۳)
۱۹: صحیح بخاری (۷۴۱)
۲۰: مسند الحمیدی (۹۶۲)
۲۱: طبقات ابن سعد (۳۲۰/۱)
۲۲: دلائل النبوۃ (۲۷۴/۱)
۲۳: طبقات ابن سعد ((۴۱۵/۱)
۲۴: دلائل النبوۃ (۴۱۰/۱)

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَابُ الرَّابِع

ذِکْرُ شَعْرِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

چوتھا باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بنکے تمہارے گیسو

....

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں

زلفوں کا سنوارنا

1- متفق علیہ حدیث شریف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان معاملات میں اہل کتاب کی موافقت فرماتے تھے۔ جس کے بارے کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ اہل کتاب اپنے بالوں کو سیدھا چھوڑ دیتے تھے۔ مشرکین اپنے سَر کے بالوں کی مانگ نکالتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بال مبارک سیدھے بھی رکھے۔ اور بعد میں مانگ بھی نکالی۔ (صحیح بخاری) ۱

2- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زلفوں کو دراز کیا جہاں تک آپ نے چاہا، پھر اسکے بعد آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے بالوں کی مانگ بھی نکالی۔ (اس لحاظ سے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو منفرد اذ کر کیا)

(مسند امام احمد) ۲

3- حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سَر مبارک کے بالوں کی مانگ نکالتی تھی۔ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سَر مبارک کی چوٹی سے مانگ کو ظاہر کرتی تھی اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں کو آپکے چہرے مبارک پر پھیلا دیا۔ (سنن ابی داؤد) ۳

4- حضرت ابن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کہ مجھے محمد بن جعفر بن زبیر نے فرمایا کہ وہ مسلمان فقیہ تھے۔ یہ انبیاء کرام کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی۔ نصاریٰ نے لوگوں کے درمیان میں سے اسکے ساتھ استدلال کیا۔

Marfat.com

صحیحین کی حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زلفوں کو کندھوں تک دراز کرتے تھے۔

صحیحین اور انکے علاوہ دیگر کتب حدیث میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زلفیں دونوں کانوں کے نصف تک دراز ہوتی تھیں۔ ان دونوں حالتوں کے درمیان کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ بال کبھی دراز ہوجاتے اور بعض اوقات اس سے چھوٹے ہوجاتے ہیں، تو ہر ایک نقل کرنے والے نے جو حالت دیکھی اس کا ذکر کردیا۔

5- حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کانوں کی نرم لو سے نیچے اور کندھوں تک پہنچنے سے اوپر ہوتے تھے۔ (جامع ترمذی) ۴

نیز یہ بھی حدیث پاک سے ثابت ہے کہ نبی اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے تمام سر مبارک کا حلق کرایا اس کے اکیاسی دن بعد آپ نے اس دارِ فانی سے انتقال فرمایا۔ تا قیام قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہمیشہ ہمیشہ نازل ہو۔

6- حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو آپکے بالوں کی چار مینڈھیاں تھیں۔

غدائر، ضفائر کے معنی میں ہے جسکا مطلب مینڈھیاں ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سفیان بن عیینہ کی حدیث کو روایت کیا۔

صحیحین میں حضرت ربیعہ کی حدیث موجود ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ ہی بالکل بل کھائے ہوئے تھے۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وفات کو طاری کیا تو آپکے سر اور داڑھی مبارک میں صرف بیس بال مبارک سفید تھے۔ (صحیح بخاری)۵

7- صحیح بخاری کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مروی حدیث موجود ہے۔ انہوں نے ابن سیرین سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ بے شک میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خضاب لگایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سفیدی بہت ہی کم تھی۔ یعنی دیکھنے والوں کو سفید بال کم ہی دکھائی دیتے تھے۔
(صحیح بخاری) ٦

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حماد بن زید کے طریقہ سے اسی طرح نقل کیا۔ انہوں نے ثابت سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔

سفید بال مبارک

1۔ حماد بن مسلم نے کہا:

حضرت ثابت سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا گیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک سفید تھے؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سفیدی کو طاری نہیں کیا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سَر مبارک میں صرف سَترہ (۱۷) یا اُٹھارہ (۱۸) بال مبارک سفید تھے۔

(مسند امام احمد)۷

حضرت امام مسلم نے مُثنی بن سعید کے طرق سے روایت کیا۔ حضرت قتادہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خضاب نہیں لگایا۔ بلکہ آپ کے بالوں کی سیاہی کے ساتھ سفیدی شامل ہوگئی۔ تھوڑے سے بال داڑھی میں تھوڑے سے دونوں کنپٹیوں میں اور تھوڑے سے بال سَر مبارک میں سفید تھے۔ (صحیح مسلم)۸

2۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خضاب لگایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ کیونکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی دونوں کنپٹیوں میں تھوڑی سی سفیدی ہوتی تھی۔
(صحیح بخاری)۹

3۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

حضرت حریز بن عثمان سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے خبر دیں۔ کیا آپ زیادہ بوڑھے ہوگئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں چند بال سفید تھے۔ (صحیح بخاری)۱۰

حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی مثل حدیث پہلے گذر چکی ہے۔

4۔ صحیحین کی حدیث میں ہے:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی یعنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی داڑھی مبارک میں چند بال سفید دیکھے۔ (صحیح بخاری)۱۱

5۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ تو انہوں نے ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک نکالے تو وہ بال مبارک سرخ تھے۔ جنکو مہندی اور ایک پہاڑی بوٹی کے ساتھ رنگا گیا تھا۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے سلام بن ابو مطیع سے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ (صحیح بخاری)۱۲

بخار کا علاج

1۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

حضرت عثمان بن موھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس مضبوط چاندی کی بنی ہوئی ایک ڈبیہ تھی۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک تھے۔ جب کسی انسان کو بخار ہوتا تو وہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کسی کو بھیجتا۔ تو آپ اس چاندی کی ڈبیہ کو پانی میں ڈبوتیں۔ تو وہ بیمار آدمی اس پانی کو اپنے چہرے پر چھڑکتا۔ تو راوی کہتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے میرے لیے اس ڈبیہ کو نکالا۔ تو وہ اس طرح تھی۔ اسرائیل نے تین انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ اور اس ڈبیہ میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے) پانچ سرخ بال مبارک تھے۔ (صحیح بخاری) ۱۳

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو مالک بن اسماعیل سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عثمان بن موھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

بالوں کی رنگت

1۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد گرامی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف گیا۔ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو میرے والد گرامی نے مجھے فرمایا کہ بے شک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ جس وقت انہوں نے یہ بات کہی تو میرے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ اور میرا خیال یہ تھا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسی چیز ہونگے جو لوگوں میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہونگے تو میں نے آپکو زلفوں والے عظیم بشر کی طرح پایا۔ ان بالوں میں مہندی کی وجہ سے سرخی تھی۔ آپکے جسم مبارک پر دو سبز چادریں تھیں۔ (رواہ الترمذی فی الشمائل) ۱۴

اس حدیث کو حضرت امام ابوداؤد حضرت امام ترمذی اور حضرت امام نسائی نے عبید اللہ بن ایاد بن لقیط کی حدیث سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو رمثہ سے۔

ابو رمثہ کا نام حبیب بن حیان ہے اور ان کو رفاعہ بن یثربی کہا جاتا ہے۔

اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ایاد کی

Marfat.com

حدیث سے پہچانتے ہیں۔اسی طرح فرمایا:

اور حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سفیان ثوری اور عبدالمالک بن عمیر کی حدیث سے روایت کیا۔ان دونوں نے ایاد بن لقیط سے اسکے بعض حصے کو روایت کیا۔

حضرت ابورمثہ حبیب بن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہندی اور ایک پہاڑی بوٹی کے ساتھ خضاب لگاتے تھے۔اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپکے کندھوں تک پہنچتے تھے۔(کتفیه یا منکبیه فرمایا) (صحیح بخاری) ۱۵

2۔حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبتیہ جوتے پہنتے تھے اور آپ اپنی داڑھی مبارک کو ورس (ایک قسم کی بوٹی) اور زعفران سے زرد کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔(سنن ابی داود) ۱۶

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عبدہ بن عبدالرحیم مروزی سے انہوں نے عمرو بن محمد عنقزی سے روایت کیا۔

3۔حضرت حافظ ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید بال مبارک صرف بیس کے قریب تھے۔

اسحاق کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید بال مبارک صرف بیس دیکھے اور یہ سفید بال بھی سَر کے اَگلے حصے میں تھے۔(رواہ الترمذی فی الشمائل) ۱۷

4۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دنوں والئی مدینہ تھے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا۔اور بھیجے گئے قاصد سے فرمایا کہ تم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے پوچھ کر آؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب لگایا تھا؟ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں میں سے کچھ بال ایسے دیکھے ہیں کہ جو رنگین معلوم ہوتے ہیں؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک سیاہ ہی تھے اور اگر میں سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو آپکے سر اور داڑھی مبارک میں میرے سامنے کوئی سفید بال دکھائی نہیں دیتا۔ اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سَر اور داڑھی مباک میں اکیس بالوں سے زیادہ سفید بال نہیں پاتا تھا۔ اور بے شک ان بالوں کو بھی اس خوشبو کی وجہ سے رنگین کیا ہوا تھا۔ جو خوشبو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بالوں کو لگائی جاتی تھی۔ اسی نے ہی بالوں کے رنگ کو متغیر کر دیا تھا۔

5۔ حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی وضاحت:

میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خضاب لگانے کی نفی کرنا اسکے علاوہ ان احادیث کے معارض ہے۔ جن میں اس بات کو ثابت کیا گیا ہے۔

اصول اور ضابطہ مقرر شدہ ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔ کیونکہ اثبات پر دلالت کرنے والے دلائل کیساتھ ایک علم کا اضافہ ہوتا ہے۔ جو نفی کرنیوالے دلائل کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے علاوہ جو احادیث اثبات پر دال ہیں تاکہ میں اس زیادتی کا ذکر کروں کہ جو سفید بالوں کے بارے میں ہے۔ تو وہ مقدم ہوگی۔ بالخصوص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ حدیث کہ جس کے بارے یہ یقین ہے کہ انہوں نے اسکے مضمون کو اپنی بہن ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیا ہوگا۔ تو ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سَر مبارک کے بالوں کے بارے میں جو اطلاع ہے۔ وہ یقیناً حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے زیادہ مؤثر و مؤکد ہے۔ زیادہ مکمل ہے، کیونکہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سَر مبارک میں جو کچھ ہوتا اسکو تلاش کرتی تھیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

١: صحیح بخاری (۳۵۵۸)

۲: مسند امام احمد (۲۱۵۱۳)

۳: سنن ابی داؤد (۴۱۸۹)

۴: جامع ترمذی (۱۷۵۵)

۵: صحیح بخاری (۳۵۴۸)

۶: صحیح بخاری (۵۸۹۴)

۷: مسند امام احمد (۲۵۷/۳)

۸: صحیح مسلم (۲۳۴۱)

۹: صحیح بخاری (۳۵۵۰)

۱۰: صحیح بخاری (۳۵۴۶)

۱۱: صحیح بخاری (۳۵۴۵)

۱۲: صحیح بخاری (۵۸۹۷)

۱۳: صحیح بخاری (۵۸۹۶)

۱۴: رواہ الترمذی فی الشمائل (۴۳_۴۵)

۱۵: صحیح بخاری (۳۵۴۷)

۱۶: سنن ابی داؤد (۴۲۱۰)

۱۷: رواہ الترمذی فی الشمائل (۲۳۹/۱)

۱۸: دلائل النبوۃ (۲۳۹/۱)

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَابُ الْخَامِس

ذِكْرُ مَاوَرَدَ فِیْ مَنْکِبَیْهِ وَسَاعِدَیْهِ وَاِبِطَیْهِ وَ قَدَمَیْهِ وَکَعْبَیْهِ ﷺ

پانچواں باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں، کلائیوں، بغلوں، قدموں، ٹخنوں اور سرتاپا کا بیان

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدود و رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قُدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروقامت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

دو قمر دو پنجۂ خور، دو ستارے، دس ہلال
ان کے تلوے، پنجے، ناخن، پائے اطہر ایڑیاں

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں، کلائیوں، بغلوں، قدموں، ٹخنوں اور سرتاپا کا بیان

سرتاپا

1- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانہ قد کے تھے۔ آپکے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔

(صحیح بخاری) ۱

2- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (آپ فرماتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔

3- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ (نہایت موزوں) بڑے سر مبارک اور قدموں والے تھے۔ جبکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں ہاتھ انتہائی موزوں تھے متعدد روایات میں ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دونوں ہاتھ اور پاؤں مبارک پر گوشت تھے۔ (صحیح بخاری) ۲

4- ایک اور روایت میں ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں ہاتھ اور قدم مبارک بڑے تھے (جو کہ انتہائی موزوں)

تو آپ کے آزاد کردہ غلام صالح نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

5- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف وکمالات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ انتہائی موزوں ہاتھ والے تھے۔ آپکے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ جبکہ آپکی دونوں آنکھوں کی پلکیں دراز اور گھنی تھیں۔

(دلائل النبوۃ (۳

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث:

6- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور پاؤں مبارک پر گوشت تھے۔ جسم کے جوڑ انتہائی موزوں اور سینے مبارک پر بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔

7- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں پنڈلیاں باریک تھیں۔ یعنی دونوں پنڈلیاں پر گوشت ہونے کی وجہ سے بھاری نہیں تھیں۔

8- حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں کی طرف دیکھا۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ کے دونوں قدموں میں چمک تھی یعنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے تلوے گویا کہ وہ دونوں چمکدار تھے۔ یعنی جس طرح کھجور کے درخت کا گوند کہ جو چربی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے سفید ہوتا ہے۔ تو دونوں پاؤں مبارک کے تلوے سفید تھے۔

9- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ مبارک کشادہ تھا۔

مصنف نے ضليع الفم کا معنی ذکر کیا عظيم الفم. آپ کے چشمان مبارک طویل تھے۔

مصنف نے اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ دونوں آنکھوں کے کنارے طویل تھے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پشت مبارک پر گوشت کم تھا۔ منهوس العقب کا معنی قليل لحم العقب بیان کیا ہے۔

مردوں کے بارے میں ایسے جسم کی بناوٹ نہایت حسین وجمیل اور مناسب شمار کی جاتی ہے۔
(صحیح مسلم) ۴

خدمت انس کا ذکر

1۔ حضرت حارث بن ابواسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور مدینہ منورہ میں مجھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سامنے لے گئیں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کاتب غلام ہیں جو آپکی خدمت کرینگے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو سال تک خدمت کی۔ جو کچھ میں نے کیا۔ تو آپ نے اسکے بارے یہ نہیں فرمایا کہ اے انس تو نے اچھا نہیں کیا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ تو نے برا کیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلیوں سے بڑھ کر نرم و نازک نہ تو کوئی ریشم محسوس کیا اور نہ ہی اسکے علاوہ کوئی اور چیز۔

آپ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کبھی عنبر و کستوری کی خوشبو نہیں سونگھی۔ (صحیح بخاری) ۵

معتمر بن سلیمان، علی بن عاصم مروان بن معاویہ فزاری اور ابراہیم بن طہمان سب نے حمید سے اسی طرح روایت کیا:

انہوں نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتھیلی کی نرمی اور آپ کی خوشبو کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے قدم مبارک کے زور کے ساتھ زمین پر چلتے تھے۔ آپکے قدم اور زمین کے درمیان فاصلہ نہیں ہوتا تھا۔ جبکہ اسکے برعکس بھی ذکر ہوا۔ جس طرح کہ عنقریب آئے گا۔ (دلائل النبوۃ) ٦

غلام کا آقا کے پاؤں پکڑنا

یزید بن ہارون نے کہا:

1۔ حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹنی پر سوار مکہ مکرمہ میں دیکھا اور میں اپنے والد کے ساتھ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں کوڑا تھا (جیسے سپہ سالاروں کے ہاتھ میں ہوتا ہے) جیسے گھڑ سواروں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ۵

میرے والد گرامی آپکے قریب ہوئے اور انہوں نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک کو پکڑ لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے لیے اپنے قدم کو ایک جگہ برقرار رکھا۔ تو حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

سبابہ انگلی کے سوا باقی تمام انگلیوں کے طویل ہونے کو نہیں بھلا سکتی۔ (سنن ابی داؤد) ۷
حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن ہارون سے انکے طویل ہونے کا ذکر کیا ہے۔

حضرت امام ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن ہارون کی روایت کردہ حدیث کے بعض حصہ کو ذکر کیا۔ انہوں نے احمد بن صالح سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے اپنی خالہ سے اسکی مثل روایت کیا۔ جبکہ حضرت امام ابن ماجہ نے انہی سے ایک دوسرے طریقہ سے روایت کیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

2۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کی انگلیوں میں سے خنصر (چھوٹی انگلی) سب سے ظاہر تھی (یعنی الگ تھلگ تھی)۔ ھذا حدیث غریب (دلائل النبوۃ) ۸

اہم بات:

علامہ ابن حبان نے اس حدیث کہ بارے ذکر کیا کہ اسکی کوئی اصل نہیں ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت یہ ہے کہ کَانَ مُعْتَدِلَ الْخَلْق
آپ کے تمام اعضاء انتہائی موزوں اور مناسب تھے۔

☆......☆......☆

حوالہ جات

۱: صحیح بخاری (۳۵۵۱) صحیح مسلم (۲۳۳۷)

۲: صحیح بخاری (۵۹۰۷:۵۹۱۱)

۳: دلائل النبوۃ (۱/۱۹۴)

۴: صحیح مسلم (۲۳۳۹)

۵: صحیح بخاری (۱۹۷۳)

۶: دلائل النبوۃ (۱/۲۴۵)

۷: سنن ابی داؤد (۳۳۱۴)

۸: دلائل النبوۃ (۱/۲۴۸)

Marfat.com

اَلْبَابُ السَّادِس

صِفَةُ قِوَامِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَطِيْبُ رَائِحَتِهٖ

چھٹا باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قد مبارک اور آپکی خوشبو کی پاکیزگی

شبنم باغ یعنی رُخ کا عرق
اُس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی دُرود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی)

Marfat.com

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کے قد مبارک اور آپکی خوشبو کی پاکیزگی

قدِ مبارک

1- صحیح بخاری شریف میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام لوگوں میں نمایاں نظر آتے تھے۔ جبکہ آپکا قد مبارک نہ تو بالکل طویل تھا اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱

2- ابو اسحاق نے فرمایا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین و جمیل چہرے والے تھے۔ سب سے زیادہ حسین و جمیل شخصیت والے تھے۔ آپکا قد مبارک نہ تو بالکل طویل تھا اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲

3- حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی طویل قد والے تھے اور نہ ہی چھوٹے قد والے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپکی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

4- سعید بن منصور نے کہا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ ہی طویل قد والے تھے اور نہ ہی بالکل چھوٹے قد والے تھے بلکہ آپکا قد مبارک طوالت کے قریب تھا۔ جبکہ آپکا پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔ (دلائل النبوۃ) ۳

5- سعید نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قدِ مبارک بہت ہی لمبا نہیں تھا۔ بلکہ درمیانہ قد سے بڑھ کر جب آقا علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام لوگوں کے ساتھ آتے تو ان میں نمایاں طور پر جلوہ گر ہوتے، جبکہ آپ کے چہرے مبارک پر پسینہ کے قطرے ایسے معلوم ہوتے جیسے موتی جڑے ہوئے ہوں۔

6- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانہ قد مبارک کے تھے اور وہ قد مائل بطوالت تھا۔ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر اور جب تشریف لے جاتے تو مکمل طور پر۔ میں نے آپکی مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپکے اس دارِ فانی سے وصال فرما جانے کے بعد دیکھا۔

(دلائل النبوۃ) ۴

نرم ہتھلیاں

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں، میں نے اپنے ہاتھ سے کوئی نرم چیز اور نہ ہی ریشم کو مس کیا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خوشبو سے بڑھ کر آج تک میں نے کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۵

2۔ حضرت امام مسلم نے روایت کیا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چمکدار رنگ والے تھے اور آپکا پسینہ ایسے معلوم ہوتا جس طرح موتی ہوتے ہیں۔ جب آپ چلتے تو سَر مبارک کو جھکا کر چلتے تھے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ہتھیلیوں سے بڑھ کر نرم نہ تو میں نے کوئی ریشم محسوس کیا اور نہ ہی کوئی اور چیز۔ اور نہ ہی میں نے کوئی عنبر و کستوری کی خوشبو سونگھی۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے بڑھ کر ہو۔ (صحیح مسلم) ۶

3۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ریشم اور دیباج میں سے کوئی ایسی چیز نہیں چھوئی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور نہ ہی میں نے کوئی ایسی خوشبو سونگھی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہو۔ (مسند امام احمد) ۷

صحیحین کی شرط پر یہ سند کے لحاظ سے ثلاثی احادیث میں سے ہے۔ کتب ستہ کے مصنفین

Marfat.com

میں سے کسی ایک نے اس طریقہ پر اسکی تخریج نہیں کی۔

4۔حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز پڑھی۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل وعیال کی طرف تشریف لے گئے اور میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ چلا گیا۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بچے آگئے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ہر ایک کے رخساروں کو چھونے لگے،آپ نے میرے رخساروں کو بھی اپنے پیارے ہاتھوں سے چھوا تو میں نے آپکے بابرکت ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو کو محسوس کیا۔ایسے معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے ابھی اپنے ہاتھوں کو عطار کی ڈبیہ سے نکالا ہو۔

اَلْجُوْنَۃُ اس ڈبیہ کو کہا جاتا ہے جس میں خوشبو رکھی جائے۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمرو بن حماد سے اسکی مثل روایت کیا۔

(صحیح مسلم۔دلائل النبوۃ)۸

حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کرتا تھا یا فرمایا کہ میرا جسم آپ کے جسم کو مس کرتا تھا۔تو میں آپ کے جسم کو اپنے ہاتھوں میں ایسے محسوس کرتا تھا کہ وہ کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبو والا ہوتا تھا۔(معجم الکبیر لطبرانی)۹

5۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت حکم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین دوپہر کے وقت مقام بطحاء کی طرف تشریف لائے آپ نے وضو فرمایا اور نماز ظہر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔آپ کے سامنے ایک نیزے سے چھوٹا ایک عصا تھا۔

حضرت عون نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ان کلمات کا اضافہ کیا۔جبکہ آپ کے پیچھے سے گدھا اور عورت گذری۔

6۔حجاج نے حدیث میں یہ ذکر کیا

پھر لوگ کھڑے ہوئے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں کے ساتھ اپنے ہاتھ ملانے

Marfat.com

لگے پھر حصول برکت کیلئے اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کو پکڑا اور میں نے اسے اپنے چہرہ پر رکھ لیا یہ ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بن منصور سے اس طرح روایت کیا انہوں نے حجاج بن محمد بن اعور سے انہوں نے حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور بعینہ اسی کی طرح ذکر کیا۔ (صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۱۰

اصل حدیث صحیحین میں بھی ہے۔

حصول برکت اور صحابہ کرام

1- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منیٰ میں فجر کی نماز پڑھائی۔ آپ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمی دیکھے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں کو بلایا۔ چنانچہ ان دونوں کو لایا گیا تو ان دونوں کے اعضاء پر کپکی طاری تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا؟ ان دونوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے کجاوے میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم دونوں اس طرح نہ کرو۔ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے کجاوے میں نماز پڑھ چکا ہو وہ امام کے ساتھ نماز کو پالے تو اسے چاہئے کہ وہ امام کیساتھ نماز ادا کرے۔ کیونکہ یہ اس کیلئے نفل نماز ہوجائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دو میں سے ایک نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے استغفار کریں تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کیلئے بخشش طلب کی۔

راوی کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور میں بھی ان کے ساتھ اٹھا اور میں ان دنوں سب مردوں سے زیادہ نوجوان اور زیادہ طاقتور تھا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں لوگوں کے رش سے نکلتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ

Marfat.com

گیا۔ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مبارک کو پکڑ لیا اور میں نے اسے پکڑ کر اپنے چہرے یا اپنے سینے پر رکھ لیا۔

یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے مبارک ہاتھ سے بڑھ کر کوئی خوشبودار چیز نہ پائی اور نہ ہی اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈی چیز پائی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مسجد خیف میں تشریف فرما تھے۔ (مسند امام احمد) ١١

پھر انہوں نے اس حدیث کو اسود بن عامر اور ابو النضر سے روایت کیا۔ انہوں نے حضرت شعبہ سے۔ انہوں نے یعلی بن عطا سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ بیشک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پس انہوں نے حدیث کا ذکر کیا۔ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے برکت حاصل کرنے لگے اور وہ پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر لگانے لگے (تاکہ یہ برکت انکے چہروں کو حاصل ہو) راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مبارک کو پکڑا اور میں نے اسے اپنے چہرے پر لگایا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بابرکت ہاتھ کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا۔ (مسند امام احمد) ١٢

حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے شعبہ کی حدیث سے روایت کیا۔ جبکہ حضرت امام ترمذی اور حضرت امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ھشیم کی حدیث سے روایت کیا۔ انہوں نے اسے حضرت یعلی سے روایت کیا

اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے گھر والوں نے بیان کیا۔ انہوں نے میرے باپ سے وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی کا ڈول پیش کیا گیا۔ تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ پھر آپ نے اپنے منہ مبارک سے اس ڈول میں پانی ڈالا۔ پھر ڈول کے پانی کو کنویں میں ڈال دیا فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈول سے پانی نوش فرمایا۔ پھر اسے کنویں میں ڈال دیا۔ چنانچہ اس کنویں سے

Marfat.com

کستوری کی مثل خوشبو آنے لگی۔(مسند امام احمد۔دلائل النبوۃ)۱۳

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے یعقوب بن سفیان کے طریق سے روایت کیا۔انہوں نے ابونعیم سے اسے بیان کیا۔

نوٹ: ابونعیم کا نام فضل بن دُکَینْ ہے۔

3۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھا کر فارغ ہو چکے ہوتے تو اہل مدینہ کے خدام برتن لیکر حاضر ہوتے۔جن میں پانی ہوتا تھا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں جو بھی برتن پیش کیا جاتا آپ اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے تھے بعض اوقات اہل مدینہ کے خدام پانی کے یہ برتن موسم سرما کی ٹھنڈی صبح کو بھی لاتے تب بھی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ مبارک کو انکے برتنوں میں ڈبو دیتے تھے۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ابوالنضر ہاشم بن قاسم کی حدیث سے روایت کیا۔
(صحیح مسلم۔مسند امام)۱۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تشریف فرما ہوتے انکے بستر پر آرام فرمانے کیلئے سوتے، جبکہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں موجود نہیں ہوتی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔انکے بستر پر آرام فرمایا۔جب وہ آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر آرام فرما رہے ہیں۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آیا ہوا تھا۔بچھونے پر چمڑے کے ٹکڑے پر پسینہ نے اسے بھگویا ہوا تھا۔حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سنگھار دان کھولا اور اس پسینہ کو وہ اسمیں جمع فرمانے لگیں اور وہاں سے اس پسینہ کو شیشی میں محفوظ کرنے لگیں۔نبی اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے، تو ارشاد فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم یہ کیا کر رہی ہو؟انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعے ہم اپنے بچوں کیلئے برکت حاصل کرینگے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو درست رائے تک پہنچی۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے محمد بن رافع سے انہوں نے اسے حجین سے روایت کیا۔
(صحیح مسلم۔ مسند احمد) ۱۵

4۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس آرام فرما رہے تھے کہ اس دوران آپ کو پسینہ آ گیا۔ میری والدہ ماجدہ ایک شیشی لیکر آئیں اور اس پسینہ کو اس شیشی میں محفوظ کرنا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپکا پسینہ ہے۔ ہم اسے خوشبو کی جگہ استعمال کرینگے کیونکہ یہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر زیادہ خوشبودار ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

(حدائق بخشش) ۱۶

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو زہیر بن حرب سے انہوں نے ابو النصر ہاشم بن قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا۔ (صحیح مسلم۔ مسند امام احمد) ۱۷

پسینہ کا محفوظ کرنا

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں قیلولہ فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ایک بچھونا تیار کر رکھا تھا آپ اس پر قیلولہ فرماتے تھے۔ انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں قدموں کے درمیان ایک خط کھینچا ہوا تھا۔ حضرت ام سلیم رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسینہ مبارک کو صاف کرتی تھیں اور اسے محفوظ کر لیتی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپکا پسینہ ہے۔ میں اسے اپنے لئے بطور خوشبو کے استعمال کرتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ایک اچھی دعا ارشاد فرمائی۔ (مسند امام احمد) ۱۸

حدیث کو اس طرح ذکر کرنے میں حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ منفرد ہیں۔

2۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف فرما ہوتے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام انکے تیار کردہ بستر پر سو جاتے تھے جبکہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر میں تشریف فرما نہیں ہوتی تھیں آپ آتیں تو وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نیند کی حالت میں پاتیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہوتے تو آپکو زیادہ پسینہ آتا تھا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا روئی کے ساتھ پسینہ مبارک کو شیشی میں محفوظ کر لیتیں اور پھر اسے اپنے لئے بطور خوشبو استعمال کرتی تھیں۔ شیخین کی شرط کے مطابق یہ حدیث سند کے لحاظ سے ثلاثیات میں سے ہے۔ شیخین نے اسکی تخریج نہیں کی۔ اور نہ ہی ان دو میں سے ایک نے کی ہے۔ (مسند امام احمد) ۱۹

3۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہاں تشریف فرما ہوتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں قیلولہ فرماتے تھے۔ آپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے پہلے بستر بچھا دیتی تھیں۔ جس پر آپ دوپہر کے وقت نیند فرماتے۔ اس دوران نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت زیادہ پسینہ آجاتا تھا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسینہ مبارک کو جمع کر لیتی تھیں۔ آپ اسے بوتل اور

Marfat.com

سنگھاردان میں محفوظ کرلیتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپکا پسینہ ہے۔ جسے میں اپنی خوشبو کی جگہ استعمال کرتی ہوں۔ (یہ الفاظ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیے)۔

(صحیح مسلم۔ دلائل النبوۃ) ۲۰

4۔ حضرت ابو یعلی موصلی نے اپنی مسند میں ذکر کیا:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کسی چیز سے میری مدد فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس وقت بظاہر دینے کیلئے) میرے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ لیکن جب آئندہ کل کا دن آجائے تو میرے پاس کشادہ منہ والی ایک بوتل اور درخت کی ٹہنی لیکر آجاؤ۔ میرے اور تیرے درمیان نشانی یہ ہوگی کہ تو نے دروازے کے کونے کو کھٹکھٹانا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑے منہ والی بوتل اور درخت کی ٹہنی لیکر حاضر ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کہنیوں سے پسینے کو پونچھنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ بوتل پسینہ مبارک سے بھر گئی۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص سے فرمایا کہ اس بوتل کو لے لو اور اپنی بیٹی کو حکما کہو کہ وہ اس ٹہنی کو اس بوتل میں ڈال لے اور اسکے ساتھ خوشبو لگائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہ (دلہن) خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اس خوشبو کی بو سے معطر ہو جاتے اور انکے گھر کا نام خوشبو والوں کا گھر رکھ دیا گیا۔

(اخرجہ ابو یعلی) ۲۱

مصنف نے ذکر کیا۔ (ھذا حدیث غریب جداً)

Marfat.com

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں۔

1۔حافظ ابوبکر بزار نے فرمایا:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے راستوں میں سے جب کسی راستے سے گزر جاتے تو لوگ پاکیزہ خوشبو کی بو محسوس کرتے اور وہ کہتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس راستہ سے گزر ہوا ہے۔

(اخرجہ البزار۔اخرجہ ابویعلی)۲۲

ابوزرعہ رازی نے دلائل النبوۃ میں اسکو روایت کیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کے راستے میں سے کسی راستے سے گزر جاتے تو اس راستے سے کستوری کی خوشبو محسوس کی جاتی۔لوگ کہتے کہ آج رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس راستے سے گزر ہوا ہے۔

پھر فرمایا۔کہ اس حدیث کو معاذ بن ہشام نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا۔انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی بھینی بھینی یعنی پاکیزہ خوشبو کی بو سے پہچان لیا جاتا تھا۔

میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب وطاہر تھے اور آپکی خوشبو پاکیزہ تھی اور مزید برآں یہ کہ آپ پاکیزگی کو بھی پسند فرماتے تھے۔

(اخرجہ الخطیب فی موضع اوھام الجمع والتفریق)۲۳

2۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں،عورتیں (یعنی ازواج،بیویاں)،خوشبو اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک کو رکھ دیا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی جو چیزیں مجھے پسند ہیں ا۔عورتیں،۲۔خوشبو،۳۔نماز میں میری آنکھوں کی

Marfat.com

ٹھنڈک ہے۔(مسند امام احمد)۲۴

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے ان الفاظ کیساتھ اس طرح ذکر کیا۔حسین بن عیسی سے انہوں نے عفان بن مسلم سے انہوں نے سلام بن سلیمان ابوالمنذر رقاری بصریٰ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔اس حدیث کو اور لفظوں کیساتھ تو ایک دوسرے طریقہ سے بھی ذکر کیا گیا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں پسند ہیں۔ا۔خوشبو۔۲۔عورتیں ۳ اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔(قال ابن الجوزی فی تذکرۃ الموضاعات)۲۵

نوٹ: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے کیونکہ نماز امور دنیا میں سے نہیں ہے بلکہ وہ آخرت کے اھم معاملات میں سے ہے۔(واللہ اعلم بالصواب)

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

۱: صحیح بخاری (۳۵۴۷) صحیح مسلم (۲۳۴۷)
۲: صحیح بخاری (۳۵۴۹) صحیح مسلم (۲۳۳۷)
۳: دلائل النبوۃ (۲۵۲/۱)
۴: دلائل النبوۃ (۲۵۳/۱)
۵: صحیح بخاری (۳۵۶۱) صحیح مسلم (۲۳۳۰)
۶: صحیح مسلم (۲۳۳۰)
۷: مسند امام احمد (۱۰۷/۳)
۸: صحیح مسلم (۲۳۲۹) دلائل النبوۃ (۲۵۶/۱)
۹: معجم الکبیر للطبرانی (۳۰/۲۲)
۱۰: صحیح بخاری (۱۸۷) صحیح مسلم (۵۰۳)
۱۱: مسند امام احمد (۱۶۱/۴)
۱۲: مسند امام احمد (۱۶۱/۴)
۱۳: مسند امام احمد (۳۱۵/۴) دلائل النبوۃ (۲۵۷/۱)
۱۴: صحیح مسلم (۱۳۱۴) مسند امام (۱۳۷/۳)
۱۵: صحیح مسلم (۲۳۳۱) مسند امام احمد (۱۳۶/۳)
۱۶: حدائق بخشش (۲۸)
۱۷: صحیح مسلم (۲۳۳۱) مسند امام احمد (۱۳۲/۳)
۱۸: مسند امام احمد (۲۳۱/۳)
۱۹: مسند امام احمد (۲۳۰/۳)
۲۰: صحیح مسلم (۲۳۳۲) دلائل النبوۃ (۲۵۸/۱)
۲۱: اخرجہ ابویعلی (۱۱۸، ۶۲۹۵)
۲۲: اخرجہ النمر از (۲۴۷۸) اخرجہ ابویعلی (۳۱۲۵)
۲۳: اخرجہ الخطیب فی موضوع اوھام الجمع والتفریق (۵۲۳/۲)
۲۴: مسند امام احمد (۱۲۸/۳، ۱۹۹)
۲۵: قال ابن الجوزی فی تذکرۃ الموضاعات (۱۲۵/۱)

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَاب اَلسَّابِع

صِفَةُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ الَّذِیْ بَیْنَ کَتِفَیْهِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ

ساتواں باب

مہر نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔
آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

جس میں نہریں شیر و شِیر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام
دوش بردوش ہے جن کے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

Marfat.com

مہر نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

مہر نبوت

1- حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت جُعَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میرے بھانجے کو درد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو چھوا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ اور آپ نے وضو فرمایا۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپکی پشت انور کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے نبی اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان پالکی کے بٹن کی مثل مہر نبوت دیکھی۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ا

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قتیبہ اور محمد بن عباد سے اس طرح اس حدیث کو روایت کیا۔ ان دونوں نے اسے حاتم بن اسماعیل سے روایت کیا۔

2- حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

ابن عبید اللہ نے کہا۔ الحجلۃ گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان والی سفیدی کو کہتے ہیں۔

اور ابراہیم بن حمزہ نے کہا مثل زر الحجلۃ جبکہ ابو عبد اللہ نے اَلرِّزّ ذکر کیا ہے۔ یعنی زا سے پہلے را۔

3- حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سماک سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اور داڑھی مبارک کے اگلے بالوں کی کنگھی کرتے اور جب آپ تیل لگاتے تو وہ سفیدی واضح نہیں ہوتی تھی اور جب سر مبارک کے بال بکھرے ہوئے ہوتے تو وہ سفیدی نظر آتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کے بال گھنے تھے ایک

Marfat.com

شخص نے کہا۔ کیا آپکا چہرہ تلوار کی مثل تھا؟

کہا کہ نہیں بلکہ وہ سورج اور چاند کی مثل تھا اور چہرہ اقدس گول تھا اور میں نے آپکے شانوں کے پاس آپکی مہر نبوت کو دیکھا کہ جو کبوتری کے انڈے کی مثل تھی۔ یعنی وہ آپکے جسم کو تشبیہ دے رہے تھے۔ (صحیح مسلم)۲

حضرت سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت انور میں مہر نبوت کو دیکھا گویا کہ وہ کبوتری کے انڈے کی مثل ہے۔ (صحیح مسلم)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ اسے عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ حسن بن صالح نے بیان کیا۔ انہوں نے سماک سے اس سند کے ساتھ اسکی مثل روایت کیا۔

4- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے کیا تم اس شیخ کو دیکھتے ہو؟ یعنی اپنے بارے کہتے۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلام کیا اور میں نے آپکے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور میں نے ایک علامت دیکھی جو آپکے دونوں شانوں کے درمیان تھی اور وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بائیں کندھے کی پتلی ہڈی کے کنارے میں تھی گویا کہ وہ ایک مٹھی کی طرح ہے یعنی ہتھیلی کہ جس کو اکٹھا کیا گیا ہو اور انہوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اسکو اکٹھا کیا کہ اسکے اوپر تل ہیں یعنی ان دانوں کی طرح جو جسم پر اٹھے ہوئے ہوں۔ (مسند امام احمد)۴

5- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے آپکو سلام کیا اور میں نے آپکے عطا کردہ کھانے میں سے کھایا اور آپکے عطا کردہ مشروب میں سے پیا اور میں نے مہر نبوت کو دیکھا۔

6- حضرت ہاشم نے فرمایا:

آ[illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بائیں کندھے کی پتلی ہڈی میں گویا کہ وہ مٹھی کی طرح ہے کہ

Marfat.com

جسمیں سیاہ تل ہیں گویا کہ وہ جسم پر دانوں کی طرح ہے۔

مصنف نے اسے غندر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور حدیث کا ذکر کیا۔ البتہ حضرت شعبہ کو یہ شک ہوا کہ وہ مہر نبوت دائیں کندھے کی باریک ہڈی میں تھی یا بائیں کندھے کی باریک ہڈی میں۔

7- حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپکے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا فرمایا کہ میں نے سرید کھایا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپکے صدقہ سے گناہوں کو بخش دیا۔ غفر اللہ لک کی بجائے غفر اللہ ولک بھی فرمایا۔ پس میں نے آپکی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا۔ کیا آپ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور تمہارے لیے بھی بخشش طلب فرمائی۔ پھر اس آیت کو پڑھا۔

واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنٰت (محمد 19) ۵

اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

8- حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چکر لگایا اور آپکے بائیں کندھے کی باریک ہڈی کے پاس مہر نبوت دیکھی گویا کہ وہ مٹھی ہے جس پر تل ہیں جو جسم پر دانوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم) ٦

مہر نبوت دیکھنے کا سوال

1۔ حضرت ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت معاویہ بن قرہ نے اپنے باپ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اپنی مہر نبوت دکھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے ہاتھ کو داخل کریں۔ تو میں چھونے لگا۔ مہر نبوت کی طرف دیکھنے لگا تو وہ انڈے کی طرح آپکے کندھے کی پتلی ہڈی پر تھی تو ایسے کرنے سے

Marfat.com

آپ نے منع نہ فرمایا۔اور میرے لیئے دعا فرمانے لگے جبکہ میرا ہاتھ آپکی قمیض کے گریباں میں تھا۔(اخرجہ الطیالسی۔والنسائی فی الکبری) ۷

اور حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا احمد بن سعید سے انہوں نے وھب بن جریر سے اور انہوں نے قرۃ بن خالد سے اس حدیث کو روایت کیا۔

طبیب کون

1۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو رمثہ تیمی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نکلا۔یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔میں نے آپکے سر مبارک کو مہندی کے ساتھ لت پت دیکھا اور میں نے آپکے کندھے پر سیب کی مثل کوئی چیز دیکھی میرے باپ نے کہا کہ میں طبیب ہوں سنو! کیا میں اسے تیرے لئے چیر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا طبیب وہ ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے راوی کہتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے والد سے فرمایا کیا یہ آپکا بیٹا ہے؟ انہوں نے عرض کیا "ہاں" نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سنو! بے شک نہ وہ آپکے ساتھ زیادتی کرے اور نہ آپ اسکے ساتھ زیادتی کریں۔

2۔حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ربیعہ یا حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کیساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان گوشت کی مثل ایک گدود دیکھی۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں مردوں کے درمیان ایک طبیب کی طرح ہوں۔کیا میں آپ کے لئے اس کا علاج کروں؟ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپکے علاج کرنے کی ضرورت نہیں اس کا طبیب صرف وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔(مسند امام احمد۔سنن ابی داوٗد) ۸

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔اور امام ثوری نے کہا۔اس حدیث میں ایاد بن لقیط سے یہ الفاظ نقل کیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے پیچھے سیب کی مثل کوئی چیز تھی۔(اخرجہ احمد۔ابن سعد۔دلائل النبوۃ) ۹

Marfat.com

حضرت عاصم بن بہدلہ نے حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے کنارے میں اونٹ کی مینگنی یا کبوتری کے انڈے کی مثل کوئی چیز تھی۔
(اخرجہ احمد۔ والبیہقی فی الدلائل) ۱۰

دیکھنے کا حکم

1۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے (اپنے جسم مبارک پر) چادر ڈالی ہوئی تھی اور فرمایا تو اس چیز کو دیکھ جسکے دیکھنے کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی مثل مہر نبوت کو دیکھا۔ (دلائل النبوۃ) ۱۱

2۔ حضرت یعقوب بن سفیان نے روایت کیا:

حضرت سعید بن راشد سے روایت ہے انہوں نے تنوخی سے روایت کیا۔ تنوخی وہ ہیں جنکو ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا۔ جبکہ آپ غزوہ تبوک میں تھے۔ راوی نے حدیث کا ذکر کیا جس طرح کہ غزوہ تبوک کے ذکر میں ہم نے اسے پہلے بیان کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیٹھ کے ساتھ بندھے ہوئے کپڑے کو کھول دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہاں سے گزرو۔ جس طرح کہ آپکو حکم دیا گیا ہے۔ تو پس میں آپ کی پشت کی جانب سے گھوما۔ تو اچانک میں نے کندھے کے کنارے کی جگہ میں اٹھے ہوئے پستان کی مثل مہر نبوت دیکھی۔ (اخرجہ احمد۔ وابو یعلی) ۱۲

حضرت عتاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ابوسعید کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہر نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی اور وہ اٹھے ہوئے گوشت کی طرح معلوم ہوتی تھی۔

3۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت غیاث بکری سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں حضرت ابوسعید

Marfat.com

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا۔ وہ مہر نبوت کہ جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی تو انہوں نے اپنی شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''اس طرح'' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان اٹھے ہوئے گوشت کی طرح۔

(رواہ البخاری فی تاریخہ) ۱۳

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو ذکر کرنے میں منفرد ہیں۔

ھذا حدیث غریب جداً۔

4۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مہر نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر بندوق کی گولی کی مثل گوشت کی طرح تھی جبکہ اس کے اوپر محمد رسول اللہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) لکھا ہوا تھا۔

(اخرجہ ابن حبان کمافی الموارد) ۱۴

اور اس حدیث کے بارے میں ابن حبان نے سکوت اختیار کیا۔ ابن جریج سے روایت کرتے ہوئے اس کے راوی کے بارے میں وہم کیا کہ بے شک اس مُہر کے اوپر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ اور یہ مُہر چاندی سے بنی ہوئی تھی جسکو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام چھوٹی انگلی میں پہنتے تھے۔

بہر حال وہ مہر نبوت کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے درمیان میں تھی۔ احادیث مبارکہ میں اس کے بارے میں کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ اس تفرد کی بنا پر اس قسم کی روایات کو قبول نہیں کیا جاتا۔ جب تک کہ اسکو ثقہ راوی روایت نہ کریں۔ جبکہ اس کا نقل کرنا جسکے دواعی زیادہ ہوں۔ اسکی مثل کے نقل کرنے پر تو اس راوی کے تفرد کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

حضرت حافظ ابوالخطاب بن دحیہ مصری نے اپنی کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر میں ذکر کیا

حضرت ابوعبداللہ بن علی بن حسین بن بشر المعروف حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ مہر نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی ایسے معلوم ہوتی جس طرح کبوتری کے انڈے ہوتے ہیں اسکے اندر اللہ وحدہٗ جبکہ اسکے باہر تــوَجَّہْ

Marfat.com

حیث شِئتَ فَاِنَّکَ مَنصُورٌ لکھا ہوا تھا۔ پھر فرمایا "وھذا غریب" اور اسکو منکر قرار دیا۔

فرمایا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ چمکدار چیز کی بنی ہوئی تھی۔

حضرت امام ابوزکریا یحییٰ بن مالک بن عائذ نے اپنی کتاب "تَنَقُّلُ الْاَنْوَارِ" میں ذکر کیا اور اسکے علاوہ انہوں نے اس بارے میں عجیب وغریب اقوال کا ذکر کیا ہے۔

اس ضمن میں سب سے اچھی بات حور بن دحیہ اور انکے علاوہ دیگر علماء نے اس سے پہلے ذکر کی ہیں۔ اس حکمت کے بارے میں کہ مہر نبوت جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپکے بعد کوئی نبی نہیں کہ جو آپکے بعد آئے۔ (بلکہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں)۔

فرمایا: کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مہر نبوت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھے کے کونے میں تھی اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جس میں شیطان انسان کے اندر داخل ہوتا ہے۔ تو اس جگہ مہر نبوت عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے محفوظ فرما دیا تھا۔

میں نے کہا کہ ہم نے وہ احادیث مبارکہ ذکر کرنی ہیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ تو کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی رسول آئے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کی روشنی میں

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًاO (الاحزاب ۴۰)

(حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (القرآن) ۱۵

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

۱: صحیح بخاری (۳۵۴۱) صحیح مسلم (۲۳۴۵)

۲: صحیح مسلم (۱۰۹/۲۳۴۴)

۳: صحیح مسلم (۱۱۰/۲۳۴۴)

۴: مسند امام احمد (۸۲/۵)

۵: القرآن (محمد: ۱۹)

۶: صحیح مسلم (۲۳۴۶)

۷: اخرجہ الطیالسی (۱۰۷۱) والنسائی فی الکبریٰ (۸۳/۵)

۸: مسند امام احمد (۲۲۷/۲) سنن ابی داؤد (۴۲۰۶)

۹: اخرجہ احمد (۱۶۳/۴) ابن سعد (۳۲۸/۱) دلائل النبوۃ (۲۶۵/۱)

۱۰: اخرجہ احمد (۲۲۶/۲) والبیہقی فی الدلائل (۲۶۶/۱)

۱۱: دلائل النبوۃ (۲۶۶/۱)

۱۲: اخرجہ احمد (۴۴۱/۳) وابویعلی (۱۵۷۹)

۱۳: رواہ البخاری فی تاریخہ (۷۵/۲)

۱۴: اخرجہ ابن حبان کمافی الموارد (۲۰۹۷)

۱۵: القرآن (الاحزاب) (۴۰)

☆......☆......☆

Marfat.com

الباب الثامن

بَابٌ جَامِعٌ لِأَحَادِيْث مُتَفَرِّقَةٍ وَرَدَتْ فِيْ صِفَةِ الرَّسُوْل ﷺ

آٹھواں باب

متفرق أحادیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
تو روح زمن رنگ چمن ابر بہاراں
تو حسن سخن شان ادب جان قصیدہ

Marfat.com

Marfat.com

متفرق اَحادیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

نوٹ: اس سے پہلے حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت گزر چکی ہے۔ جس میں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

قدرتی حسن و جمال کا پیکر

1- حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کو بیان کرتے تو ارشاد فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک بالکل طویل نہیں تھا اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا۔ بلکہ آپ لوگوں کے درمیان درمیانہ قد کے معلوم ہوتے تھے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال مبارک نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ ہی بالکل گھنگریالے تھے بلکہ آپ کے بال خمدار دراز تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری نہیں تھا اور آپکا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا۔ البتہ آپکے چہرۂ اقدس میں قدرے گولائی تھی۔ نبی اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید مائل سرخی تھا۔ دونوں آنکھوں کی پتلی سیاہ تھی۔ آنکھوں کی پلکیں دراز تھیں۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھے اور ہڈیاں موزونیت کے ساتھ بڑی بڑی تھیں۔ جسم مبارک بالوں سے خالی تھا۔ البتہ سینے مبارک پر بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم مبارک پر گوشت تھے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چلتے تو اپنے سر مبارک کو جھکا کر چلتے گویا جس طرح گھاٹی میں اتر رہے ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب کسی طرف توجہ فرماتے تو مکمل طور پر توجہ فرماتے۔

Marfat.com

حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

☆ تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ سخاوت فرمانے والے تھے۔

☆ تمام لوگوں سے بڑھ کر کشادہ سینے والے تھے۔

☆ تمام لوگوں سے بڑھ کر سچ بولنے والے تھے۔

☆ تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ وعدہ کو نبھانے والے تھے۔

☆ تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ کی طبیعت مبارک نرم تھی۔

☆ تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ حسن سلوک فرمانے والے تھے۔

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اچانک زیارت کرتا تو اس پر آپکا رعب طاری ہو جاتا اور جو معرفت حاصل کرنے کے بعد آپکی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس کے نزدیک آپ سب سے زیادہ محبوب ہوتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات بیان کرنیوالا کہتا ہے:

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا۔(البدایہ والنھایہ ا)

اس حدیث کو امام ابو عبید قاسم بن سلام نے "کتاب الغریب" میں روایت کیا۔

پھر انہوں نے امام کسائی اور اصمعی اور ابو عمرو سے اسکے مشکل الفاظ کی تفسیر ذکر کی ہے۔

جن الفاظ میں غرابت تھی انکے بارے جو کچھ ذکر کیا۔اس کا خلاصہ یہ ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

اَلْمُطَهَّمُ کا معنی ہے: وہ شخص کہ جس کا جسم بھاری ہو۔

اَلْمُكَلْثَمُ کا معنی ہے: وہ شخص جس کا چہرہ بہت زیادہ گول ہو۔یعنی نہ تو بالکل موٹا تھا اور نہ ہی بالکل کمزور۔ بلکہ اس کے درمیان درمیان تھا اور آپکا چہرہ اقدس انتہائی درجہ کا گول نہیں تھا بلکہ اسمیں ایک قسم کی سہولت بھی تھی۔ جو شخص بھی پہنچانتا اور اہل عرب کے ہاں اس قسم کا حسین وجمیل چہرہ ہی محبتوں کا مرکز ہوتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید مائل سرخی تھا۔اور رنگوں میں سے یہی رنگ ہی حسن و جمال کا پیکر معلوم ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپکا رنگ ایسا سفید نہ تھا کہ جو بالکل ہی اچھا معلوم نہ ہو۔

Marfat.com

اَلْاَ دْعَجُ کا معنی ہے: آنکھوں کی پتلی کا انتہائی سیاہ ہونا۔

جَلِیْلُ الْمُشَاشِ کا معنی ہے: ہڈیوں کے سرے کا موزونیت کے ساتھ بڑا ہونا جیسے دونوں گھٹنے، دونوں کہنیاں اور دونوں کندھے،

اَلْکَتَدُ کا معنی ہے گردن کے قریب پیٹھ کا بالائی حصہ اور جسم کا جو حصہ اس سے متصل ہو۔

شَشْنُ الْکَفَّیْنِ کا معنی ہے: دونوں ہتھیلیوں کا پر گوشت ہونا۔

تَقَلَّعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ کا معنی ہے: تیز تیز چلنا۔

اَلشُّکْلَۃُ کا معنی ہے سرخی سے ملی ہوئی سفیدی۔

اَلشُّھْلَۃُ کا معنی ہے سیاہ زردی مائل رنگ۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اَلشُّکْلَۃُ اور اَالشُّھْلَۃُ دونوں کے فرق کے بارے میں کلام گزر چکا ہے۔

اَلْاَھْدَبُ کا معنی ہے: آنکھ کی پلکوں کا دراز ہونا۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ لمبے اور دراز بازوؤں والے تھے یعنی دونوں بازوؤں کی قوت کے لحاظ سے سخت تھے۔(البدایۃ والنھایۃ)۲

(واللہ تعالیٰ اعلم)

حدیث ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حدیث ام معبد:

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے ذکر میں یہ مکمل حدیث گزر چکی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ جبکہ آپ کے ساتھ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے آزاد کردہ غلام حضرت عامر بن فھیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے آگے چلنے کیلئے راہنمائی کرنے والے حضرت عبداللہ بن اُرَیقط دِیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ساتھ تھے۔ ان سب حضرات نے حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے استفسار کیا کہ انکے پاس دودھ یا گوشت ہے تاکہ وہ دودھ یا گوشت کو اس سے خرید لیں؟ لیکن ان سب حضرات نے حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کوئی چیز نہ پائی اور حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

نے عرض کیا اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو ہم کتنی اچھی آپ حضرات کی مہمان نوازی کرتے جبکہ حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اہل خانہ قحط زدہ تھے۔ اسی دوران حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بکری دیکھی جو خیمہ کے ایک طرف بندھی ہوئی تھی۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کیا بکری ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ اپنی کمزوری کی وجہ سے ریوڑ سے پیچھے رہ گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا آپ اجازت دیتی ہیں کہ میں اس کے دودھ کو دوھ لوں؟ حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ اگر اس میں دودھ ہے تو آپ بے شک اس سے دودھ دوھ لیں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بکری کو اپنے پاس منگوایا۔ اس پر اپنا دست شفقت پھیرا۔ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر فرمایا۔ پس آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دودھ دُوھنے کے متعلق حدیث مبارکہ کو ذکر کیا کہ آپ نے اس بکری سے اتنا دودھ لیا کہ جو سب کیلئے کافی ہوگیا۔ پھر اس سے آپ نے دودھ دوہا اور حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جتنے برتن تھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب برتنوں کو دودھ سے بھر دیا۔ اور جو جماعت ساتھ تھی ان سب کو بہت زیادہ دودھ سے سیر کر دیا۔

جب حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شوہر آیا تو اس نے اس دودھ پر حیرانگی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اے ام معبد یہ اتنا زیادہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آگیا ہے جبکہ گھر میں تو بالکل دودھ نہیں تھا اور بکریاں بھی دور کی چراگاہ میں ہیں؟

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم۔ ہاں ہمارے پاس سے ایک بابرکت باعظمت شخصیت کا گزر ہوا۔ جنہوں نے اِس اِس طرح باتیں ارشاد فرمائیں۔

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر نے کہا کہ آپ مجھ سے انکے اوصاف جمیلہ بیان کریں۔ آپ نے عرض کی قسم بخدا میں سمجھتی ہوں کہ وہ قریش کے سردار ہیں جنکو آپ تلاش کرتے رہتے ہیں۔

مرکز حسن

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایسے عظیم شخص کو دیکھا کہ جو ظاہری

Marfat.com

حسن و جمال کا منبع و مرکز تھے۔ خلقت کے اعتبار سے انتہائی حسین۔ جبکہ چہرے کے حسن کی ملاحت (چاشنی) والے۔ پیٹ کے بڑے ہونے کا عیب وہاں نہیں تھا۔ سر کے چھوٹے ہونے کیوجہ سے عیب کی نسبت آپ کی طرف نہیں ہوتی تھی بلکہ سراپا پیکر حسن و جمال۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھ کی پتلی انتہائی سیاہ تھی۔ آنکھوں کی پلکیں دراز تھیں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز میں مٹھاس تھی۔ جسم مبارک نرم وملائم۔ آنکھیں سرگیں۔ ابرو دراز اور باریک ملے ہوئے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک موزونیت کے ساتھ دراز تھی۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ جب خاموشی اختیار فرماتے تو طبیعت انتہائی پروقار ہوتی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو آواز بلند ہوتی۔ حسن و جمال کی رعنائیاں سب پر عیاں ہوتیں۔ گفتگو میں بڑی مٹھاس اور الفاظ جدا جدا معلوم ہوتے نہ تو گفتگو میں جلدی ہوتی اور نہ ہی کوئی لایعنی بات ہوتی۔ گویا کہ آپکی گفتگولڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہوتی۔ جو یکے بعد دیگرے گر رہے ہوتے۔ دور سے تمام لوگوں سے بڑھ کر انتہائی حسین وجمیل معلوم ہوتے۔ قریب آ کر یوں پتہ چلتا کہ سب سے بڑھ کر مٹھاس والے اور لاجواب حسن کے پیکر۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام درمیانہ قد کے تھے۔ آنکھ بے جا قد کی لمبائی اور حد سے زیادہ چھوٹے ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی قباحت محسوس نہیں کرتی۔ بلکہ دو ٹہنیوں کے درمیان والی ٹہنی کی طرح ہوتے جو منظر کے اعتبار سے تینوں دل کو لبھانے والی ہوں۔

الغرض رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے قد مبارک کی مقدار کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے جانثار رفقا کہ جو ہر وقت بارگاہ میں حاضر رہتے۔ اگر آپ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اسکو غور سے سنتے۔ اگر کسی چیز کے کرنے کا آپ حکم دیتے۔ تو وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آخر کار کمالات مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ مخدوم اور مطاع ہیں نہ تو آپ ترش رو اور نہ ہی آپکی تکذیب کی جاسکتی ہے۔

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر نے ان سے کہا۔ یہ وہی اہل قریش میں سے ہیں جنکو وہ تلاش کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اگر میری ان سے بالارادہ یا اتفاقیہ ملاقات ہوگئی۔تو میری خواہش ہوگی کہ میں انکی صحبت میں رہوں۔اور میں ضرور ضرور اس بارے کوشش کرونگا۔اگر مجھے اس طرف کا راستہ مل جائے۔

اشعار کا پڑھنے والا دکھائی نہیں دیتا؟

راوی کا بیان ہے! کہ مکہ مکرمہ میں زمین و آسمان کے درمیان آواز بلند ہونے لگی۔جسکو وہ سنتے تھے لیکن سننے والے دیکھ نہیں سکتے تھے۔کہ وہ کہنے والا یہ کلمات کہہ رہا تھا۔

جزی اللّٰہ رب الناس خیر جزائہ
رفیقین حلاّ خیمتی ام معبد

تمام لوگوں کا رب اللہ تعالیٰ ان دونوں ساتھیوں کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔جو حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمہ میں جلوہ گر ہوئے۔

ھما نزلا ھا بالبروار تحلا بہ
فَاَفْلَحَ من امسی رفیق محمد

وہ دونوں حضرات ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس نیکی کرنے کیلئے اترے اور وہ دونوں وہاں سے تشریف لے گئے جو خوش نصیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بن گیا۔یقیناً وہ کامیاب ہوگیا۔

فیال قصی مازوی اللّٰہ عنکم بہ
من فعال لاتجاری وسؤدد

پس اے آل قصی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے انکے افعال کو کیسے جمع کر دیا کہ نہ تو جنکے ساتھ چلا جاسکتا ہے اور نہ ہی اُن پر سرداری کی جاسکتی ہے۔

سلوا اختکم عن شاتھا وانا ئھا
فانکم ان تسئلوا الشدۃ تشھد

تم اپنی بہن سے انکی بکری اور انکے برتنوں کے بارے میں سوال کرو۔پس اگر تم بکری سے ہی پوچھ لو تو وہ بھی تمہارے سامنے کمالات مصطفیٰ کی گواہی دے گی۔

دعاھا بشاۃ حائل فتحبلت
لہ بصریح ضرۃ الشدۃ مزبد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بانجھ بکری کو بلایا۔تو اس نے اتنا دودھ دیا جتنا کہ

Marfat.com

اپنے تھنوں میں بہت زیادہ دودھ رکھنے والی بکری دودھ دیتی ہے۔

فغادرہ رھنا لدیھا لحالب
یدرلھا فی مصدر ثم مورد

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس بکری کو بطور رھن چھوڑا اس دودھ دوہنے والے کیلئے تاکہ وہ اس کیلئے زیادہ دودھ دھوئے نکلنے کی جگہ سے پھر رکھنے کی جگہ میں رکھے۔

نوٹ: حسن وخوبی کے لحاظ سے اس مبارک شعر کی مثل کے ساتھ ہم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب پہلے ذِکر کر چکے ہیں۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت امام حافظ بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو عبدالملک بن وھب مزحجی کے طریق سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حربن صیاح نے بیان کیا۔انہوں نے ابومعبد خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے پوری طوالت کے ساتھ حدیث کو ذِکر کیا۔جس طرح کہ ہم بعینہ انہی الفاظ کے ساتھ پہلے ذکر کر چکے ہیں۔(اخرجہ الطبرانی۔الحاکم)۳

حافظ یعقوب بن سفیان فسوی نے اس حدیث کو روایت کیا اور حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں اسکو ذِکر کیا۔عبدالملک نے کہا۔مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک ابومعبد نے اس واقعہ کے بعد کلمہ پڑھ لیا تھا اور حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجرت کی اور اسلام کو قبول کیا۔

پھر حضرت امام حافظ بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کے بعد اسکے غرائب کو ذِکر کیا۔جو پہلے حواشی گزر چکے۔ہم نے ان میں کچھ ذِکر کیا۔

اب ہم اس حوالے سے مزید جو نکات ہیں ان کو ذِکر کرتے ہیں۔

حدیث مذکور کے نکات

ظَاھِرُ الْوَضَائَۃِ کا معنی ہے ظاہری حسن وجمال۔

اَبْلَجُ الْوَجْہِ کا معنی ہے چہرے کا چمکنا یعنی اس کا روشن ہونا۔

لَمْ تَعِبْہُ ثُجْلَۃٌ ابوعبید نے کہا اس کا معنی ہے۔پیٹ کا بڑا ہونا۔

ابوعبید نے اس شخص کی روایت کو رد کیا ہے۔جس نے لَمْ تَعِبْہُ نُحْلَۃٌ ذکر کیا۔نُحْلَۃٌ نُحُوْلٌ سے ہے۔جس کا معنی ضُعْفٌ (کمزوری) ہے۔

Marfat.com

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ اس حدیث کی وہ وضاحت ہے جو حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمائی ہے۔ جبکہ صحیح قول ابو عبید کا ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ کبر الرّاس منقول ہوا ہے یہ زیادہ قوی قول ہے۔ وہ اس لیے کہ اس کے بعد وَلَمْ تُزْرِبِہٖ صَعْلَۃٌ منقول ہے۔ جسکا معنی بالاتفاق صِغَرُ الرَّاسِ ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس وجہ سے شتر مرغ کے بچے کو صَعْلٌ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا سر چھوٹا ہے جبکہ اسے اَلظَّلِیْمُ بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لَمْ تَعِبْہُ نُحْلَۃٌ روایت کیا یعنی انہوں نے نُحْلَۃٌ کا لفظ ضعف کے معنی میں ذکر کیا ہے۔ جس طرح کہ انہوں نے وَلَمْ تُزْرِ بِہٖ صَقْلَۃٌ کے ساتھ اسکی تفسیر ذکر کی ہے۔

اور ایک معنی اَلْخَاصِرَۃُ ذکر کیا۔ جس کا معنی ہے انسان کا پہلو جو کہ نہ تو پھولا ہوا اور نہ ہی کمزور ہو۔

مصنف فرماتے ہیں کہ حدیث پاک کے الفاظ لَمْ تَعِبْہُ نُحْلَۃٌ کا معنی ہے کِبَرُ الْبَطْنِ پیٹ کا بڑا ہونا۔

لَمْ تُزْرِبِہٖ صَعْلَۃٌ کا معنی ہے۔ صِغَرُ الرَّاسِ سر کا چھوٹا ہونا۔

حدیث شریف میں مذکور لفظ وَسِیْمٌ کا معنی ہے حَسَنُ الْخَلْقِ پیدائشی حسن و جمال والا اور اَلْقَسِیْمُ کا معنی بھی یہی ہے۔ اور اَلدَّعَجُ کا معنی ہے۔ آنکھ کی پتلی کا انتہائی سیاہ ہونا۔

اَلْوَطَفُ کا معنی ہے دونوں آنکھوں کی پلکوں کا دراز ہونا۔ جبکہ قتیبی نے فِیْ اَشْفَارِہٖ عَطَفٌ ذکر کیا۔

اس بارے حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انکی اتباع کی۔

حضرت قتیبہ نے فرمایا اور میں اسکو نہیں جانتا وہ اس بارے میں معذور ہیں۔ اس لیے کہ انکی روایت میں غلطیاں ہیں وہ اس کی تفسیر کے بارے میں حیران و ششدر رہے ہیں اور حدیث کا معنی وہی ہے۔ جس کا ہم نے ذکر کیا۔ واللہ اعلم

اور حدیث شریف کے الفاظ وَفِیْ صَوْتِہٖ صَحَلٌ۔ وہ ہلکی سریلی آواز کو لیا جاتا ہے۔ اور وہ آواز کہ جس میں مٹھاس ہو اس بات سے ہٹ کر کہ وہ حدی خواں کی آواز ہو۔

ابو عبید نے کہا کہ صَہَلٌ کے ساتھ ہرنی کو متصف کہا جاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے

Marfat.com

وَفِیْ صَوْتِہٖ صَحَلٌ روایت کیا۔اس نے غلطی کی۔کیونکہ یہ آواز گھوڑے میں ہوتی ہے۔انسان میں نہیں ہوتی۔

مصنف فرماتے ہیں یہ وہی ہے۔جسکو امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا۔اور یہ بھی فرمایا کہ صَحَلٌ،جبکہ درست ابوعبید کا قول ہے۔ واللہ اعلم

حدیث پاک کے کلمات میں سے اَحْـوَرُ کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں مناسب نہیں ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں آنکھوں میں ہلکا سا ایسا دکھائی دینے والا وصف کہ جوان کو مزین کرے نہ کہ اس کیلئے عیب کا باعث ہو۔جیسے بھینگا ہونا۔

اُکْحَلُ سرمگی ہونا۔اسکے بارے میں شواہد پہلے گزر چکے ہیں۔

اَزَجّ ابوعبید نے کہا کہ اس کا معنی ہے دونوں بھنوؤں کا قوس نما ہونا۔

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آپکے بارے میں اَقْـرَنُ فرمانا۔اس کا معنی ہے۔ دونوں آنکھوں کے درمیان دونوں بھنوؤں کا ملنا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ صفات النبی کے بارے میں یہ الفاظ صرف اس حدیث میں موجود ہیں۔

صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت کے بارے میں جو معروف و مشہور ہے۔وہ اَبْلَجُ الْحَاجِبَیْنِ دونوں بھنوؤں کا کشادہ ہونا۔

فِیْ عُنُقِہٖ سَطَعٌ ابوعبید نے کہا سطع کا معنی طُوْلٌ گردن مبارک کا لمبا ہونا۔

بعض نے فرمایا کہ سَطَعٌ کا معنی نُوْرٌ۔گردن مبارک کا نورانی ہونا۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان دونوں اقوال کو جمع کرنا ممکن ہے۔بلکہ متعین ہے۔

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہنا۔اِذَا صَمَتَ فَعَلَیْہِ الْوَقَارُ اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خاموشی اختیار فرماتے تو اس حالت میں سب پر آپکی ہیبت ہوتی تھی۔

وَاِذَا تَکَلَّمَ سَمَا جب آپ تکلم فرماتے تو بلند ہوتے یعنی لوگوں پر آپ بلند ہوتے۔

وَعَلَاہُ الْبَھَاءُ اَیْ فِیْ حَالِ کَلَامِہٖ یعنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام فرمانے کی حالت میں چمک نمایاں ہوتی۔

حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ اَیْ فَصِیْحٌ بَلِیْغٌ یَفْصِلُ الْکَلَامَ وَیُبَیِّنُہٗ ان کلمات کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک انتہائی فصاحت و بلاغت پر مشتمل ہوتا کلام نمایاں ہوتا

Marfat.com

اور آپ کا کلام بالکل واضح ہوتا۔

لَانَذْرٌ وَّلَا هَذْرٌ نہ قلیل اور نہ زیادہ۔

كَانَّ مَنْطِقَهٗ خِرَزَاتُ نَظْمٍ یعنی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا کلام حسن و بلاغت۔ فصاحت اور بیان کے اعتبار سے موتیوں کی طرح ہوتا ہے اور آپ کی زبان مبارک مٹھاس کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہوتی۔

دور سے زیارت کرنے والے کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام انتہائی حسین و جمیل نظر آتے تھے اور جو قریب سے زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاد کام ہوتا تو اس کیلئے آپ مٹھاس والے اور حسن و جمال والے ہوتے یعنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام دور و نزدیک سے ملیح معلوم ہوتے تھے۔

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ بالکل طویل اور نہ ہی بالکل چھوٹا تھا بلکہ وہ اِس اور اُس سے زیادہ حسین و جمیل تھا۔

صحابہ کرام کا طرز عمل

نیز انہوں نے ذکر فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں اور آپ کی خدمت کرتے ہیں اور آپ کی فرمانبرداری کرنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اس بزرگی کی بنا پر ہے جو صحابہ کرام کے نزدیک آپ کی ہے اور آپ کی عظمت اور محبت جو ان نفوس قدسیہ کے دلوں میں ہے یہ سب اسکی وجہ سے ہوتا ہے۔

اور بے شک آپ ترش رو نہیں تھے یعنی کسی ایک کے ساتھ آپ ترش روئی کے ساتھ پیش نہیں آتے تھے اور نہ ہی آپ کسی ایک کی تکذیب کرتے کہ آپ اسکو جھٹلائیں اور اسکی عقل کو کم سمجھیں بلکہ معاشرتی لحاظ سے آپ بالکل اچھے تھے۔ مجلس کے اعتبار سے اچھے تھے۔ آپ کا ساتھی آپکے ہاں معزز ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے حبیب ہوتے۔

حضرت ابوزرعہ نے دلائل میں ذکر کیا:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہی سے ان سے حسن سلوک فرمانے والے تھے۔ اور یہ حدیث مرسل ہے۔

(اخرجہ ابن سعد)۴

Marfat.com

نیز حضرت ابوزرعہ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیت الخلاء میں تشریف فرما ہوتے ہیں لیکن ہم آپ کی طرف سے کوئی تکلیف دہ چیز کیوں محسوس نہیں کرتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا آپ جانتی نہیں ہیں کہ انبیاء کرام سے جو کچھ نکلتا ہے زمین اسکو نگل لیتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے نبی کی طرف سے اس طرح کی کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی؟

(اخرجہ ابونعیم فی الدلائل)۵

اس حدیث کو منکرات میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث ہند ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ہند حضرت ہند ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا کو بیان فرمایا گیا۔

حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہے۔ آپ کی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جبکہ انکے والد کا نام ابوہالہ ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ جس طرح ہم انکا پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

1۔ حضرت یعقوب بن سفیان فسوی حافظ نے فرمایا:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا اقدس کو بیان کرنے میں ماہر تھے تو میں نے انہیں عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کے ایسے اوصاف بیان کریں۔ کہ جنکو میں ہمیشہ یاد رکھ سکوں۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شان والے معزز تھے۔ آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام درمیانہ قد والے آدمی سے قدرے طویل اور زیادہ دراز قد والے سے قدرے چھوٹے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک (موزونیت کے

Marfat.com

ساتھ) بڑا تھا۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔اگر سر مبارک کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے۔ورنہ نہیں۔(یعنی خود نہیں نکالتے تھے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو بڑھاتے۔تو وہ کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے۔آپ چمکدار رنگ والے۔اور کشادہ پیشانی والے تھے۔نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک خمدار۔باریک۔گھنے اور جدا جدا تھے۔آپ کے ابرو مبارک کے درمیان ایک رگ تھی۔جو غصہ کے وقت سرخ ہو جاتی۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ناک مبارک بلندی مائل نہایت خوبصورت اور روشن تھا۔غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔جبکہ رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے۔دہن مبارک کشادہ تھا اور دانتوں میں بھی فراخی تھی۔سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن گویا مور کی گردن تھی اور چاندی کی طرح صاف شفاف تھی۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعضاء مبارک پر گوشت اور کسے ہوئے تھے۔پیٹ مبارک اور سینہ برابر تھا سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضبوط جوڑوں والے تھے۔جسم مبارک کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔سینہ سے ناف تک بالوں نے ایک باریک خط بنایا ہوا تھا۔اس لکیر کے سوا دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے۔البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینے کے بالائی حصہ پر قدرے بال تھے۔کلائیاں دراز ہتھیلی فراخ تھی۔(قال فی النہایۃ) ٦

ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں۔پاؤں مبارک کے تلوے قدرے گہرے تھے۔قدم ہموار اور ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔جب چلتے تو قوت سے چلتے۔جھک کر پاؤں اٹھاتے اور دبے پاؤں کشادہ قدم چلتے۔جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف نظر رکھتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ تر دیکھنا آنکھ کے کنارے سے ہوتا تھا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو پہلے روانہ فرماتے خود پیچھے تشریف لاتے اور جب کسی سے ملتے تو سلام

Marfat.com

کرنے میں پہل فرماتے۔

میں نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔انہوں نے فرمایا کہ بچھڑوں کو ملانے والے تھے۔ ہمیشہ تفکر فرمانے والے تھے۔انکے لئے راحت نہیں ہوتی تھی۔ بلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے۔طویل خاموشی اختیار فرمائے رکھتے کلام کا آغاز فرماتے اور بات مکمل ہونے پر اس کا اختتام فرماتے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جامع کلمات ارشاد فرماتے۔ ہر کلمہ علیحدہ علیحدہ واضح کر کے بولتے (تا کہ سمجھنے والے کو آسانی رہے) نہ تو فضول گفتگو ہوتی اور نہ ہی بالکل مختصر ہوتی۔نرم خو تھے۔نہ تو جفا کرنے والے اور نہ ہی کسی کو ذلیل کرنے والے۔اللہ کی عطا کردہ نعمت کی عظمت بیان کرتے اگر چہ وہ نعمت تھوڑی ہی کیوں نہ ہوتی اسمیں سے کسی چیز کی برائی بیان نہ کرتے اور نہ اسکی زیادہ تعریف کرتے جب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپ غصہ فرماتے تو کھڑے نہ ہوتے۔ یہاں تک کہ آپ غصہ ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔

غضبناک نہ ہونا

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دنیاوی معاملہ آپ کو غضبناک نہیں کرتا تھا اور جو اس سے متعلقہ چیزیں ہوتیں وہ بھی ناراضگی کا باعث نہیں بنتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ حق کی خاطر آتا تو کوئی ایک اسکو پہچان نہیں سکتا تھا۔اور آپ غصہ کی وجہ سے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔یہاں تک کہ غصہ ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیلئے کبھی غصہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس غصہ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے تھے۔اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کے ساتھ اشارہ فرماتے۔تو مکمل ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے اور جب کسی بات پر تعجب کا اظہار کرتے۔تو ہتھیلی کو پلٹتے تھے۔اور جب باتیں ارشاد فرماتے۔تو ملا ملا کر کرتے۔اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ پر مارتے اور جب آپ پر غصہ طاری ہو جاتا تو اعراض فرماتے اور ایک کونے کی طرف ہو جاتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو اپنی نظروں کو جھکا لیتے زیادہ سے زیادہ آپکا مسکرانا تبسم ہوتا تھا۔ بالکل آہستہ آہستہ مسکراتے جبکہ آپ کے دانت مبارک اولوں کی طرح معلوم ہوتے۔

Marfat.com

بھائی بھائی سے بات چھپانا

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں جان سے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات کو سن کر حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک زمانے تک چھپائے رکھے۔ (میں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ صرف مجھے ہی معلوم ہیں) پھر میں نے ان اوصاف کا ذکر اپنے چھوٹے بھائی کے سامنے کیا۔ تو میں نے یہ محسوس کیا کہ وہ تو مجھ سے بھی پہلے اس بارے میں معلومات حاصل کر چکے تھے۔ انہوں نے بھی حضرت ھند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہی چیزوں کے بارے میں معلوم کیا جسکے متعلق میں سوال کر چکا تھا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مجھے اضافی یہ معلومات ملیں کہ وہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے باہر تشریف لانے کا وقت اور گھر کے اندر جلوہ گر ہونے کا وقت۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مبارک کا حال اور شکل و صورت کے بارے میں سوال کر چکے تھے۔ اس بارے میں جاننے کیلئے انہوں نے کسی چیز کو ترک نہیں فرمایا۔

وقت کی تقسیم

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف لانے کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے اس بارے میں ارشاد فرمایا کہ آپ کا گھر میں داخل ہونا اپنی ذات مبارکہ کیلئے ہوتا تھا۔ اس بارے میں آپ اجازت لیکر گھر میں داخل ہوتے۔ اور جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے گھر میں اپنے بستر پر تشریف فرما ہوتے تو اپنے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔

ایک حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے۔

ایک حصہ اپنے اہل وعیال کیلئے۔

اور ایک حصہ اپنی ذات مبارکہ کیلئے۔ پھر اپنی ذات کیلئے جو وقت مقرر ہوتا۔ اسکو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیتے۔ اس بارے میں وہ عام اور خاص پر اعتماد فرماتے۔ (یعنی اعتماد اس بارے میں ہوتا کہ خواص جو ہیں وہ آپکے علوم کو عوام تک پہنچادینگے) (الوفالابن الجوزی) ۷

Marfat.com

ان سے کسی چیز کو ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔وقت کا جو حصہ آپ کی امت کیلئے ہوتا۔اس کے بارے میں آپکا طریقہ یہ تھا۔فضیلت والوں کو ترجیح دیتے۔لوگوں پر اسکے ادب کو واضح کرنے کیلئے دین کے بارے میں انکی فضیلت کی قدر ومنزلت کے مطابق حصہ مقرر فرماتے۔

ان میں سے بعض ایک حاجت والے ہوتے۔ان میں سے بعض دو حاجتوں والے ہوتے اور ان میں سے بعض زیادہ حاجات والے ہوتے۔پس انکی وجہ سے مشغول رہتے اور انکو بھی ان کیلئے جو بہتر ہوتا اس بارے مصروف رکھتے۔اور امت کیلئے جو بہتر ہوتا اس بارے مصروف رکھتے۔آقا علیہ الصلوۃ والسلام ان کے متعلق سوال کرتے اور آپ کے سامنے انکی ان خبروں کو بیان کیا جاتا جو آپ کیلئے مناسب ہوتی تھیں اور ارشاد فرماتے ”حاضر غائب تک پہنچا دے اور تم مجھ تک اس شخص کی حاجت کو پہنچاؤ۔جو اپنی حاجت کو مجھ تک پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتا۔پس بے شک وہ شخص کہ جو بادشاہ تک اپنی حاجت کو نہیں پہنچا سکتا اس شخص کی کوئی شخصی حاجت بادشاہ تک کوئی پہنچاتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں اپنی باتوں کا ذکر کیا جاتا تھا۔اور آپ کسی سے بھی اسکے علاوہ کو قبول نہیں کرتے تھے۔

زیارت بارگاہ مصطفیٰ ﷺ

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں زیارت کرنے کیلئے حاضر ہوتے۔

زُوَّاراً کی بجائے رُوَّاداً بھی ذکر کیا گیا ہے۔رُوَّاداً کا معنی ہے کہ جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا اسکو طلب کرنے کیلئے جاتے تھے۔وہ علم حاصل کرنے کیلئے جمع ہوتے تھے اور ایک روایت میں لَا یَفْتَرِقُوْنَ بجائے لَا یَتَفَرَّقُوْنَ ذکر کیا گیا ہے یعنی ان کی مجلسیں صرف علم حاصل کرنے کیلئے ہوتی تھیں۔اور جب وہ وہاں سے نکلتے۔تو اَدِلَّۃً یعنی فقہا بن کے نکلتے۔

تعظیم انسانیت

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔کہ میں نے اپنے والد مکرم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کے باہر تشریف لے جانے کے بارے میں سوال کیا کہ آپ اس بارے میں کس طرح کرتے تھے؟ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اپنی زبان سے وہ فرماتے جو انکے لیے مقصد کی چیز ہوتی اور انکو جوڑتی اور انکو متنفر نہیں کرتی تھی۔ لوگوں میں سے ہر معزز آدمی کی آپ عزت کرتے اور انہیں انکی قوم پر والی مقرر کرتے۔ اور لوگوں کو متنبہ کرتے اور انکی حفاظت کرتے ان میں سے کسی ایک سے پہلوتہی کرنے کے بغیر اسکو خوش خبری دینے کے اعتبار سے نہ کہ انکے اخلاق کے اعتبار سے آپ اپنے صحابہ کرام کو اپنے پاس غیر حاضر پاتے۔ اور لوگوں سے اس چیز کے بارے میں استفسار کرتے جو لوگوں میں ہوتی اور انکی خوبیوں کو اچھے طریقہ سے بیان کرتے اور انکو تقویت پہنچاتے اور قباحت کو واضح فرماتے اور اسے مزید کمزور کرتے تمام معاملات میں اعتدال کو اختیار فرماتے اختلاف نہ کرتے تھے۔ غافل نہ ہوتے اس ڈر سے کہ کہیں وہ غافل نہ ہو جائیں۔ یا غفلت کی طرف میلان نہ شروع کر دیں۔ ہر حالت میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وہ سامان موجود ہوتا جس کو کسی مقصد کیلئے تیار کیا جائے حق کو بیان کرنے میں کمی نہیں کرتے اور نہ ہی اس ضمن میں حد سے تجاوز کرتے لوگوں میں سے جو لوگ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہوتے وہ منتخب لوگ ہی ہوتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تمام لوگوں میں سے افضل ترین وہ شخص ہوتا جو ان سب میں سے زیادہ خیر خواہ ہوتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا جو خیر خواہی اور غمخوارگی کرنے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں سے بڑھ کر ہوتا۔

انداز مجلس

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے بارے میں پوچھا کہ اس کا منظر کیسا ہوتا تھا؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی کرتے تھے اور معین جگہوں کو بیٹھنے کیلئے متعین نہیں کرتے تھے۔ بلکہ انکو متعین کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کی مجلس میں تشریف لے جاتے تو مجلس کے آخر میں جہاں جگہ ملتی وہیں جلوہ گر ہو جاتے اور ایسا کرنے کا ہی حکم

Marfat.com

دیتے تھے۔تمام بیٹھنے والوں کو انکے حصہ کے مطابق حصہ عطاء فرماتے۔تمام بیٹھنے والوں میں سے کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا تھا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک دوسرا اس سے زیادہ معزز ہے۔جو شخص اپنی ضرورت کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھالیتا۔یا کھڑا کیئے رکھتا۔تو آپ اس پر صبر کرتے تھے۔یہاں تک کہ ایسا کرنے والا ہی پیچھے ہٹ جاتا۔اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجت کا سوال کرتا تو آپ اسے رَد نہیں کرتے تھے بلکہ اسکی ضرورت پوری کر کے اسکو لوٹاتے۔اگر وقتی طور پر دینے کیلئے کچھ نہ ہوتا۔تو آپ اس سے نرم باتیں کر کے اسکو واپس بھیج دیتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خندہ پیشانی اور اخلاقِ کریمانہ نے لوگوں کے اندر بات کرنے کا حوصلہ پیدا کر دیا تھا۔تو آپ ان کیلئے بمنزل باپ کے بن گئے تھے اور تمام کے تمام لوگ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک حق کو حاصل کرنے میں برابر گنے جاتے تھے۔چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس حکمت، حیا، صبر اور امانت کی مجلس ہوا کرتی تھی۔آپ کی مجلس میں آوازیں بلند نہیں کی جاتی تھیں اور اس مجلس میں عزت والوں پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔اور مجلس میں اگر کوئی لغزش کی بات ہو جاتی تو اسکو نشر نہیں کیا جاتا تھا۔ (النھایۃ)۸

اہل مجلس سب کے سب برابر ہوتے تھے۔ہاں وہ ایک دوسرے پر تقویٰ کی وجہ سے فضیلت حاصل کرنے والے بن جاتے۔وہ تمام کے تمام عاجزی کرنے والے تھے۔اور بڑوں کی عزت و توقیر کرنے والے تھے۔اور چھوٹوں پر رحم کرنے والے تھے۔ضرورتمند کو اپنے آپ پر ترجیح دینے والے تھے۔جبکہ وہ غریب کی حفاظت کرنے والے تھے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہم نشینوں کے ساتھ مجلس کے دوران کیا حالت ہوتی تھی اس کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہنس مکھ، اچھے اخلاق والے اور آسان زبان والے ہوتے تھے۔نہ ترش روئی کرنے والے۔نہ سختی کرنے والے نہ بے ہودہ کہنے والے اور نہ فحش کی باتیں

Marfat.com

کرنے والے اور نہ کسی کا عیب بیان کرنے والے اور نہ دل دکھانے والے مزاح کرنے والے۔ جس چیز کی خواہش نہ ہوتی۔ اس کی طرف بالکل توجہ نہ کرنے والے۔ امید لیکر آنے والے کو مایوس نہ کرنے والے اور نہ ہی اس بارے میں کسی کو دھوکا دینے والے تھے۔

تین باتوں کا ترک کرنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے بارے میں تین باتوں کو ترک کر دیا تھا۔

(۱) تکبر کرنا (۲) کسی چیز کو بکثرت کرنا (۳) کوئی لایعنی کام کرنا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے بارے میں بھی تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا۔

☆ کسی کی آپ برائی بیان نہیں کرتے تھے۔

☆ کسی کو آپ عار نہیں دلاتے تھے۔

☆ کسی کی پوشیدہ باتوں کے بارے میں باز پرس نہیں کرتے تھے۔ اور آپ صرف اسی چیز کے بارے میں گفتگو فرماتے جس کا کرنا ثواب ہوتا اور اسمیں ثواب کی امید ہوتی۔

صحابہ کرام کی کیفیت:

جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو آپ کی مجلس میں بیٹھنے والے اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ ایسا معلوم ہوتا۔ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے تو صحابہ کرام اس وقت کلام کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کے ہاں جھگڑا نہیں کرتے تھے۔ جب صحابہ کرام کسی بات کی وجہ سے ہنستے تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہنستے تھے اور جب وہ کسی بات پر تعجب کرتے تو آپ بھی اس بات کی وجہ سے تعجب کرتے تھے۔ اگر کسی نادار آدمی کی گفتگو اور مانگنے کی وجہ سے آپ کو مشقت اٹھانا پڑتی۔ تو آپ اس پر صبر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسی کو حاصل کرنے کیلئے گفتگو کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے۔

اذا رایتم طالب حاجة فارفدوه

Marfat.com

جب تم کسی ضرورت مند کو دیکھو تو اسکو عطیہ دیکر اسکی مدد کرو۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی شخص سے اپنی تعریف کو قبول نہ کرتے ہاں جو اس بارے میں میانہ روی اختیار کرنے والا ایسا شخص ہوتا تو اسکی تعریف کو قبول کرتے۔ اگر کوئی بات کر رہا ہوتا تو جب تک اسکی بات مکمل نہ ہو جاتی اس کی بات کو نہیں کاٹتے تھے۔ اور یہ نوبت بھی اس وقت آتی جب اسکی بات مکمل ہو جاتی یا وہ بات کرنے والا اٹھ کر چلا جاتا۔

سکوت مصطفیٰ:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاموش رہنے کی کیفیت پوچھی کہ آپکا سکوت کس طرح ہوتا تھا؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاموش رہنا۔ چار باتوں کی وجہ سے ہوتا تھا۔

(۱) حلم (۲) اللہ تعالیٰ کا خوف (۳) تقدیر (۴) غور وفکر کرنے کی وجہ سے بہر حال تقدیر کی بنا پر خاموش رہنا اس لیے ہوتا تھا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلا معاملات کو دیکھتے اور لوگوں کے درمیان بات کو غور سے سنتے تھے۔

بہر حال تذکر یا تفکر کی بنا پر سکوت اختیار کرنا اس لئے ہوتا تھا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام چیزوں کے باقی رہنے اور انکے فنا ہونے کے بارے میں غور وفکر کرتے تھے۔ جبکہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ التسلیم کیلئے حلم اور صبر کو جمع کر لیا گیا تھا۔ آپ کو کوئی چیز غضبناک نہیں کرتی تھی۔ اور نہ ہی آپ چیز کو ہلکا جانتے تھے۔ رب ذوالجلال کا خوف آپ کیلئے چار باتوں میں جمع کر دیا گیا تھا۔

☆ اچھی بات کو اختیار کرنا۔ تا کہ آپ کی پیروی کی جائے۔

☆ بری چیز کو چھوڑ دینا۔ تا کہ اس سے رُکا جا سکے۔

☆ آپ کا اپنے رائے سے اس چیز کو اختیار کرنا جو امت کے لیے خیر کا باعث ہو (یعنی امت کی بھلائی میں اپنی رائے کو ترک کیا اور خدا پر چھوڑ دیا)۔ (طبقات ابن سعد ۹)

Marfat.com

☆ قائم کرنا ان کیلئے اس چیز کو جس میں آپ کی امت کیلئے دنیا اور دین کے معاملہ کو جمع کر دیا گیا۔ (اس معاملہ میں خوف خدا سے کام لیا)

حافظ ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "شمائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں اس حدیث کو مکمل طوالت کے ساتھ روایت کیا۔

حضرت سفیان بن وکیع بن جراح سے روایت ہے۔ انہوں نے جمیع بن عمر بن عبدالرحمٰن عجلی سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ابو ھالہ کی اولاد میں سے ایک آدمی نے روایت کیا۔ جنکی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ بعض نے ان کا نام یزید بن عمر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ابو ھالہ کے بیٹے سے روایت کیا۔ ان سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں سے سوال کیا۔ اس کے بعد حدیث کا ذکر ہوا۔ اور اسمیں انکے بھائی حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنے کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے باپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت حافظ ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دلائل میں روایت کیا:

امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لفظا و قراءۃ اسے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ابومحمد حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب عقیقی صاحب "کتاب النسب" نے بغداد میں خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن محمد بن اسحاق بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے بیان کیا۔ ابومحمد کا مدینہ منورہ میں دوسو تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی سے انہوں نے اپنے باپ محمد بن علی سے انہوں نے علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ماموں ھند بن ابو ھالہ سے سوال کیا۔ پھر آگے حدیث

Marfat.com

کو ذکر کیا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر) ۱۰

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا:

انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے روایت کیا۔ انہوں نے ابوغسان مالک بن اسماعیل سے روایت کیا۔ اپنی سند کے ساتھ انہوں نے تفصیلاً اس حدیث کو بیان کیا۔ پھر حدیث کے "غریب" ہونے کا ذکر کیا۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحجاج مزی نے اپنی کتاب اطراف میں فرمایا:

حدیث کے جو دونوں طریقہ ذکر ہو چکے ہیں ان کا ذکر کرنے کے بعد بیان کیا۔

حضرت اسماعیل بن مسلمہ بن قعنب قعنبی نے ذکر کیا:

انہوں نے اسحاق بن صالح مخزومی سے روایت کیا۔ انہوں نے یعقوب تیمی سے روایت کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے حضرت ہند بن ابوہالہ سے فرمایا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو بیان کرنے میں مہارت رکھتے تھے کہ آپ ہمارے سامنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اوصاف جمیلہ کو بیان کریں۔ چنانچہ انہوں نے حدیث کے بعض حصہ کو ذکر کیا۔

حضرت حافظ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

انہوں نے صبیح بن عبداللہ فرغانی کے طریق سے روایت کیا اور وہ ضعیف راوی ہیں۔ انہوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مفصلاً حدیث حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے بارے میں حدیث کو ذکر کیا۔ جس کا مفہوم حضرت ہند بن ابوہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے قریب قریب ہے۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکمل طور پر اسکو بیان کیا۔ حدیث ذکر کرنے کے دوران

Marfat.com

حدیث کے غریب ہونے کی وضاحت فرمائی اور اس بارے میں جو کچھ ہم نے بیان کیا۔ وہ اس سے بے نیاز کرنے والا ہے۔ واللہ اعلم

خوش کرنے کا انداز

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دارِ فانی سے وصال فرمانے کے کئی دن گزرنے کے بعد نماز عصر پڑھائی۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکٹھے پیدل چلتے ہوئے۔ اپنے مقام سے روانہ ہوئے تو اچانک دیکھا کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمانے لگے مجھے اپنے باپ کی قسم! حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں۔ کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ جبکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ (صحیح بخاری) ۱۱

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جبکہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ (صحیح بخاری) ۱۲

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا:

انہوں نے ابو علی روذ باذی سے روایت کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن شوذب۔ سے روایت کیا۔ انہوں نے شعیب بن ایوب صریفینی سے روایت کیا۔ انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ

Marfat.com

سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے حضرت ہانی سے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے سے لیکر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ جبکہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے سے لیکر نیچے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ (جامع ترمذی) ۱۳

غالباً حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرمایا۔

ایک سینے تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حُسن سبطین انکے جاموں میں ہے نیمہ نور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توام میں لکھا ہے۔ یہ دو ورقہ نور کا

(حدائق بخشش) ۱۴

Marfat.com

حوالہ جات

۱: البدایۃ والنھایہ (۷۵۸/۴)

۲: البدایۃ والنھایہ (۷۵۸/۴)

۳: اخرجہ الطبرانی (۳۶۰۵) والحاکم (۱۰۹/۳)

۴: اخرجہ ابن سعد (۴۱۹/۱)

۵: اخرجہ ابونعیم فی الدلائل (۶۴ ص۳)

۶: قال فی النہایۃ (۱۵۳/۲)

۷: الوفالابن الجوزی (۴۷۱)

۸: النہایۃ (۱۳۳/۲)

۹: طبقات ابن سعد (۴۲۳۱)

۱۰: رواہ الطبرانی فی الکبیر (۱۵۵/۲۲)

۱۱: صحیح بخاری (۳۵۴۲)

۱۲: صحیح بخاری (۳۵۴۳)

۱۳: جامع ترمذی (۳۷۷۹)

۱۴: حدائق بخشش حصہ دوم) (۵)

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

ذِكْرُ اَخْلَاقِهٖ وَ شَمَائِلِهِ الطَّاهِرَةِ ﷺ

نواں باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور پاکیزہ خصائل

تج کے بے روح مشاغل اے دل
چھیڑ حضرت کے شمائل اے دل
سر بسر صبر و مروت سر بسر صدق وصفا
سر بسر لطف و عنایت سر بسر خیر البشر
صاحب خلق عظیم و صاحب لطف عمیم
صاحب حق صاحب شق القمر خیر البشر

Marfat.com

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور پاکیزہ خصائل

اس سے پہلے ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل اور طبیعت کی پاکیزگی کو بیان کر چکے ہیں اسی طرح آپکے نسب اور ولادت باسعادت کی طہارت کا بیان ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

- اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (الانعام)١

"اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے اپنی رسالت کو کہاں رکھنا ہے"

بہترین انتخاب

1- حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد کے زمانوں میں سے بہتر زمانے کے اندر مبعوث فرمایا گیا۔ وقتاً فوقتاً زمانے گزرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں اس زمانے میں آ گیا جس میں موجود ہوں۔ (صحیح بخاری) ٢

2- صحیح مسلم شریف میں ہے:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور اللہ تعالیٰ نے بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔ (صحیح مسلم)٣

3- اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ. مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ. وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ. وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (القلم ١تا٤) ٤

"قلم۔ اور اسکے لکھے کی قسم۔ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لیے

Marfat.com

بے انتہا ثواب ہے اور بے شک تمہاری خو بڑی شان کی ہے"۔

خلق عظیم

عوفی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کی تفسیر ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"وَاِنَّکَ لَعَلٰی دِیْنٍ عَظِیْمٍ" وَھُوَ الْاِسْلَام

اور بے شک آپ بڑے دین کے مرتبہ پر فائز ہیں اور وہ دین اسلام ہے۔

حضرت مجاہد۔ ابو مالک۔ امام سدی، امام ضحاک اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے بھی اس کی تفسیر اسی طرح ذکر کی ہے۔

حضرت عطیہ نے فرمایا لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا معنی ہے۔ لَعَلٰی اَدَبٍ عَظِیْمٍ۔

"آپ ادب عظیم کے مرتبہ پر فائز ہیں"۔

1۔ صحیح مسلم شریف کی روایت

حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے استفسار کرتے ہوئے عرض کیا۔ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کے متعلق ارشاد فرمائیں۔ تو انہوں نے فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ تو حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہی تو ہے۔ (صحیح مسلم) ۵

1۔ حضرت حسن بصری سے روایت ہے:

میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا آپکا اخلاق قرآنِ پاک ہے۔

(سنن ابی داود) ٦

3۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کیا۔ اس دوران ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا آپکا خلق قرآن ہے۔

Marfat.com

حدیث کامفہوم:

اس حدیث پاک کا معنی یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپکو جس چیز کے کرنے کا حکم دیا آپ نے اس پر عمل کیا اور قرآن نے جب بھی کسی چیز سے منع کیا۔تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے رک گئے۔ یہ وہ صفات اور اخلاق عالیہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آپکی فطرت سلیمہ میں ودیعت فرما دیا تھا یہ اصلی فطری اخلاق کریمانہ صرف اور صرف آپکا ہی حصہ ہے کسی اور انسان کے اندر اس طرح کہ اخلاق کا ہونا ناممکن ہے اور نہ ہی کسی انسان میں اس طرح کے کامل ترین اخلاق ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایسا دین مشروع کیا کہ آپ سے پہلے کسی کو اس طرح کی شریعت نہیں دی گئی۔انہی صفات کاملہ کی وجہ سے آپکو خاتم النبیین کا درجہ عطا فرمایا گیا اس لیے نہ ہی آپ کے بعد کوئی رسول اور نہ ہی کوئی نبی آسکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں کامل درجہ کی حیا، مکمل سخاوت، شجاعت، بردباری، درگزر کرنا، رحم کرنا، موجود تھا اور اخلاق کریمہ ایسے تھے کہ جنکی کوئی حد بیان نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کاملہ کو بیان کرنا ممکن ہے۔

فرمان اعلیٰ حضرت:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیران ہوں میرے شاہا میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائق بخشش) ۷

4۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق، اخلاقِ قرآنِ عظیم تھا۔اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپ ہر کسی سے راضی ہوتے اور اس کی وجہ سے کسی کے ساتھ ناراض ہوتے۔(دلائل النبوۃ) ۸

5۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت یزید بن بابنوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے ام

Marfat.com

المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیسا تھا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق قرآن تھا۔پھر آپ نے فرمایا کیا تو سورۃ المؤمنین پڑھتا ہے۔تو تو اِس میں پڑھ۔ اس سورت کی آیت نمبر 1 سے آیت نمبر 10 تک تلاوت کر۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ O الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ O وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ O وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ O وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ O اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ O فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ O وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ O وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ O اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ O

(القرآن) ۹

"بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو انکے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے۔وہی حد سے بڑھنے والا ہے اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق اس طرح تھا۔(صحیح بخاری) ۱۰

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حضرت قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کیا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ھشام ابن عروہ کی حدیث کو ان کے والد سے روایت کیا۔انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ (الاعراف ۱۹۹)

"اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ معاف کرنے کو اختیار کریں اور نیکی کرنے کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض کریں"

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے اخلاق میں سے معاف کرنے کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ (صحیح بخاری) ۱۱

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا تا کہ میں عمدہ اخلاق کو پورا کروں۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

حافظ ابو بکر خرائطی نے اپنی کتاب میں اس طرح ذکر کیا۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

بے شک مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا تا کہ میں مکارم اخلاق کو مکمل کروں۔

(صحیح بخاری) ۱۲

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس سب لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل تھا۔ اور آپ کے اخلاق سب لوگوں سے زیادہ اچھے تھے۔ (صحیح بخاری) ۱۳

ذاتی انتقام نہ لینا

1۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بے شک آپ فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو امروں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان دونوں میں سے آسان کو اختیار فرمایا۔ جب تک کہ وہ گناہ کا کام نہ ہو پس اگر وہ گناہ کا کام ہوتا۔ تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تمام لوگوں سے زیادہ اس سے دور ہونے والے ہوتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کیلئے انتقام نہیں لیا۔ ہاں اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کرنے والا ہوتا۔ تو آپ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے انتقام لیتے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالک کی حدیث

Marfat.com

کے حوالے سے روایت کیا۔ (صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۱۴

2۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ہاتھ کے ساتھ کسی چیز کو، کسی غلام کو، کسی عورت کو اور خادم کو نہیں مارا۔مگر یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کرتے اور نہ ہی آپ کی طرف سے کوئی ایسی چیز پائی گئی کہ جس کی وجہ سے آپ اس کے مالک سے انتقام لیتے البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے انتقام لیتے تھے۔(صحیح مسلم) ۱۵

3۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ کبھی بھی کسی خادم کو نہیں مارا اور نہ ہی کسی زوجہ محترمہ کو مارا اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کسی اور چیز کو مارا۔مگر یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کرتے۔ جب کبھی بھی آپکو دو امروں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان دو میں سے پسندیدہ کو اختیار کیا اور ان دو میں سے جو آسان ہوتا اسکو اختیار فرماتے یہاں تک کہ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا۔تو آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر اس گناہ کے کام سے دور ہونے والے ہوتے۔اور آپ اپنی ذات کیلئے کسی چیز کا بھی بدلہ نہیں لیتے تھے۔چاہے جس طرح بھی آپ کو اس چیز سے اذیت دی جاتی البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا جاتا۔تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے انتقام لیتے تھے۔(اخرجہ احمد) ۱۶

4۔حضرت ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ جدلی سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا۔تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فحش کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی بتکلف فحاشی کرنے والے تھے اور نہ ہی بازاروں میں چیخ چیخ کر بولنے والے تھے اور نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے۔لیکن آپ معاف کرتے اور در

Marfat.com

گزر فرمانے والے تھے۔ یا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ معاف فرمادیتے اور درگزر فرماتے۔ حضرت ابوداؤد نے شک کیا اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبہ کی حدیث سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(جامع ترمذی۔ دلائل النبوۃ) ۱۷

5۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر متوجہ ہوتے اور اگر پیٹھ پھیر کر جانا ہوتا تو مکمل طور پر پیٹھ پھیرتے۔ میرے ماں باپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہوں۔ آپ فحش کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی بتکلف شر کرنے والے تھے اور نہ ہی بازاروں میں چیخ چیخ کر بولنے والے تھے۔ (قال النبوی فی شرح مسلم) ۱۸

جبکہ آدم نے ان کلمات کا اضافہ کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا نہیں دیکھا اور نہ ہی ہرگز آپ کے بعد میں آپ جیسا دیکھوں گا۔

6۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فحش (بے حیائی) کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی بتکلف فحش (بے حیائی) کرنے والے تھے اور آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے بے شک تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱۹

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعمش کی حدیث سے اسکو روایت کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے فرمایا کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تورات میں انہی اوصاف کو بیان کیا گیا جو آپ کے اوصاف و کمالات قرآن مجید میں ذکر کیے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (الاحزاب ۴۵)

''اے غیب کی خبریں دینے والے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ہم نے آپ کو

Marfat.com

حاضر ناظر بنا کر بھیجا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا"۔ (القرآن) ۲۰
ان پڑھوں کیلئے جائے پناہ بنا کر مبعوث فرمایا۔

آپ میرے عبد خاص اور میرے رسول ہیں میں نے آپکا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ ہی آپ سختی کرنے والے ہیں اور نہ ہی شدت اختیار کرنے والے ہیں اور نہ ہی بازاروں میں چیخ چیخ کر بولنے والے ہیں اور نہ ہی وہ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے ہیں لیکن وہ معاف کرتے اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔ ہرگز اللہ تعالیٰ آپکی روح مبارک کو قبض نہیں کرے گا۔ جب تک کہ ٹیڑھی ملت درست نہ ہو جائے بایں طور کہ لوگ کہیں لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں کو بینا کر دے گا۔ بہرے کانوں کو سننے کی قوت اور دلوں پر پڑے ہوئے پردے کو کھول دے گا۔ (صحیح بخاری) ۲۱

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس حدیث کو روایت کیا گیا۔

شرم وحیا

1۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں بیٹھی ہوئی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا فرمانے والے تھے۔

حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی مثل روایت کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپکے چہرۂ اقدس سے پہچان لئے جاتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲۲

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو روایت کیا۔

2۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے نہیں تھے اور نہ ہی لعنت کرنے والے تھے اور نہ ہی بے حیائی کی بات کرنے والے تھے۔ ہم میں سے کسی سے غصہ کرنے کے وقت ارشاد فرماتے۔ مَالَهُ تَرِبَتْ جَبِيْنُهُ۔

Marfat.com

"اسے کیا ہوا کہ اس کی پیشانی گردآلود ہوگئی ہے"۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن سنان سے انہوں نے حضرت فلیح سے روایت کیا۔(اخرجہ احمد۔ والبخاری) ۲۳

شجاعت

1۔ صحیحین میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔ سب لوگوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والے تھے۔ تمام لوگوں سے بڑھ کر شجاعت والے تھے۔ ایک رات اہل مدینہ افسردہ ہو گئے تو لوگوں نے جس طرف سے آواز آرہی تھی اس طرف چلنا شروع کردیا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹتے ہوئے ملے وہ لوگوں سے اس جانب سبقت کر چکے تھے۔ جس طرف سے آواز آرہی تھی۔ آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ننگی پشت والے گھوڑے پر سوار تھے۔ آپ کی گردن میں تلوار تھی اور آپ ارشاد فرمارہے تھے۔

"تمہیں رعایت نہیں دی جائے گی۔ تمہیں رعایت نہیں دی جائے گی"۔

فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا یا فرمایا بے شک وہ ضرور سمندر ہے (یعنی ایسے دوڑتا ہے جیسے سمندر میں کشتی ہموار چلتی ہے) فرمایا جبکہ گھوڑا آپکو انتہائی دھیمی رفتار کے ساتھ لیکر جارہا تھا۔
(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲۴

2۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

کہ مدینہ منورہ میں پریشانی کا وقت آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مندوب نامی گھوڑا عاریۃً لیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم نے اس طرح کا پریشانی کا منظر نہیں دیکھا۔ ہم نے انہیں وسیع جرأت والا پایا۔ (صحیح مسلم) ۲۵

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم زیادہ سختی میں آجاتے تو ہم اپنے آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا لیکر محفوظ کرتے تھے۔

3۔ حضرت ابواسحاق سبیعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا لیکر مشرکین سے اپنے آپ کو محفوظ کرتے تھے۔ کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر شدت وقوت والے تھے۔

(دلائل النبوۃ) ۲۶

غزوہ ہوازن کے ذکر میں موجود ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جس دن کچھ صحابہ کرام اپنے مقام کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تو آپ ثابت قدم رہے آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔ آپ اپنے اسم شریف کا اس طرح ذکر فرما رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب...... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔ اسمیں کوئی جھوٹ نہیں۔

میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

یہ پڑھتے ہوئے آپ دشمنوں کے سینوں کو روندر ہے تھے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲۷

یہ آپ کی انتہائی جواں مردی وشجاعت کی بات ہے اور مکمل توکل پر دلالت کرنے والی چیز ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

بے عیب نے عیب نہیں نکالا

1۔ صحیح مسلم شریف میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لیکر حاضر ہوئے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سمجھدار نوجوان ہیں یہ آپکی خدمت کرینگے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے سفر وحضر میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے جو کچھ بھی کیا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کبھی نہیں فرمایا۔ تو نے اس اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ ہی اس چیز کے بارے میں جسکو میں نے نہیں کیا۔ تو آپ نے یہ نہیں فرمایا تو نے اس کو اس طرح کیوں نہیں کیا؟ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲۸

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نو سال تک

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ میں نہیں جانتا۔ کہ آپ نے مجھے کبھی فرمایا ہو کہ تو نے اس اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ ہی آپ نے میری کی ہوئی کسی چیز کے اندر کبھی عیب نکالا۔

(صحیح مسلم) ۲۹

بس میں جاتا ہوں

1۔ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو بھی ذکر کیا:

حضرت اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے حسنِ اخلاق کے اعتبار سے بڑھ کر تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے کسی کام کیلئے بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا۔

اللہ تعالیٰ کی قسم میں نہیں جاؤنگا۔ اور میرے دل میں یہ تھا کہ جس کام کیلئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانے کا حکم فرمایا ہے۔ میں اس کیلئے چلا جاؤنگا۔ میں وہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں بچوں کے پاس سے گزرا۔ تو وہ بچے بازار میں کھیل رہے تھے۔ اچانک میں کیا محسوس کرتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ جونہی میں نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے اور ساتھ ارشاد فرمایا کہ اے اُنَیس۔

کیا تو ادھر نہیں گیا جہاں جانے کیلئے ہم نے آپکو حکم فرمایا تھا؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ادھر ہی جا رہا ہوں۔ (صحیح مسلم) ۳۰

2۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو سال تک خدمت کی ہے۔ میں آپ کے بارے نہیں جانتا کہ آپ نے کسی چیز کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ جو میں نے کی۔ کہ تو نے اس اس طرح کیوں کیا؟ یا اس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں نے چھوڑ دیا کہ تو نے اس اس طرح کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم) ۳۱

Marfat.com

3۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ مجھے آپ نے کسی چیز کے بارے میں حکم فرمایا تو میں نے اس کے کرنے میں لاپرواہی کی۔ یا میں نے اس چیز کو ضائع کر دیا۔ تو آپ نے مجھے ملامت نہیں فرمایا۔ اگر آپکے اہل وعیال میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا۔ تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے اسے چھوڑ دو۔ اس کام کے ہونے کا اسی طرح فیصلہ ہو چکا تھا۔

پھر حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حضرت علی بن ثابت سے انہوں نے جعفر بن برقان سے انہوں نے عمران بصری سے (وہ عمران جو چھوٹے قد کے تھے) انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا۔ (اخرجہ احمد) ۳۲

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

چڑیا نے کیا کیا؟

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن اخلاق کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بڑھ کر تھے۔ میرے ایک بھائی تھے جن کو ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے انہیں "فَطِيْمٌ" کہا۔

عمدہ بچھونا

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تو (خوش طبعی کرتے ہوئے) فرماتے اے ابو عمیر تیری چڑیا نے تیرے ساتھ کیا کیا؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیلتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بعض اوقات نماز کا وقت ہو جاتا اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے۔ پس آپ اس چٹائی کے بارے میں حکم فرماتے جو آپکے

Marfat.com

نیچے بچھی ہوئی ہوتی تھی۔اس کے تنکے صاف کئے جاتے پھر اسے جھاڑا جاتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوتے ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں نماز پڑھاتے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں کا وہ بچھونا کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ہوتا تھا۔

اس حدیث کو سوائے حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوری جماعت نے متعدد طریقے سے روایت کیا۔

حضرت ابوالتیاح یزید بن حمید سے انہوں نے اسکی مثل حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۳۳

قرآن کا دور

1۔صحیحین میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے۔رمضان المبارک کے ماہ مقدس میں بہت زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔جس وقت حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام بارگاہ میں حاضر ہوتے۔تو آپ انکے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی کی سخاوت فرمانے والے ہوتے تھے۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۳۴

2۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سلم علوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ بے شک حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک شخص پر زردی دیکھی یا فرمایا کہ زردی کے آثار دیکھے تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ناپسند کیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب وہ شخص کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا۔

اگر آپ اسکے بارے حکم فرمائیں تو وہ اس زردی کو دھوڈالے اور آپکا معمول یہ تھا۔قریب نہیں کہ وہ کسی ایک طرف متوجہ ہوں۔تو آپ کے چہرہ اقدس پر اس چیز کے بارے آثار نمودار ہو جاتے جسکو آپ ناپسند فرماتے۔

Marfat.com

3۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے روایت کیا:

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے شمائل میں روایت کیا۔

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''الیوم اللیلۃ'' میں روایت کیا۔ حماد بن زید کی حدیث سے۔ انہوں نے سلم بن قیس علوی بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔
(اخرجہ الترمذی فی شمائلہ۔ والبخاری فی الادب المفرد) ۳۵

4۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی بن ابی طالب کی اولاد میں سے نہیں ہیں ستاروں کے بارے میں غور وفکر کرتے رہتے تھے۔ چاند کی رؤیت (دیکھنے) کے بارے میں عدی بن ارطاۃ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے اسکی شہادت کو جائز قرار نہیں دیا۔

کیا حال ہے؟

1۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کے پاس کسی شخص کے بارے میں کوئی چیز پہنچتی تو آپ کچھ نہ فرماتے۔ کہ فلاں کا کیا حال ہے وہ کیا کہتا ہے لیکن آپ فرماتے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس اس طرح کہتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد۔ دلائل النبوۃ) ۳۶

2۔ صحیح بخاری میں ہے:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی کے بارے میں مجھ تک بات نہ پہنچائے بے شک میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس تشریف فرما ہوں۔ اس حال میں میرا دل مبارک ہر طرح کی بات سننے سے محفوظ ہو۔ (سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی) ۳۷

اعرابی کی سختی

1۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے ایک نجران کی بنی ہوئی چادر زیب تن کی ہوئی

Marfat.com

تھی۔اس چادر کے کنارے سخت تھے۔ایک دیہاتی نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو پالیا۔تو اس اعرابی نے بڑی سختی کیساتھ آپکی چادر کو کھینچا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کی جلد کو دیکھا۔تو اس اعرابی کے سخت کونے والی چادر کو شدت کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ چکے تھے۔پھر اس اعرابی نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لیئے آپکے پاس جو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مال ہے۔اسمیں سے دینے کا حکم دیں۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کی طرف دیکھا۔تو آپ مسکرا پڑے۔پھر آپ نے اسکو مال دینے کا حکم فرمایا۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)۳۸

حضرات شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس روایت کردہ حدیث کو ذکر فرمایا ہے۔

2۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت محمد بن ہلال قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھے۔جب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔اس دوران ایک اعرابی آیا۔اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا فرمائیں۔آپ نے فرمایا"نہیں"اور میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔

اس اعرابی نے آپ کی کمر کو اتنا زور سے کھینچا۔کہ اسے چھیل دیا۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے اسکو پکڑنے کا ارادہ کیا لیکن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اسکو کچھ عطا فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ** کہہ کر قسم اٹھاتے تھے۔

حضرت امام ابوداؤد،حضرت امام نسائی اور حضرت امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے کئی طرق سے اس حدیث کی اصل کو روایت کیا۔محمد بن ہلال بن ابوہلال مدنی سے جو بنی کعب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی مثل بیان کیا۔(اخرجہ احمد۔وابوداؤد)۳۹

Marfat.com

جادو کا اثر

1۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتماد دلا رہا تھا۔ اس نے چند گرہیں کسی چیز کو لگائیں (آپ پر جادو کرنے کیلئے) اور اس چیز کو جسکو گرہیں لگائی گئی تھیں ایک کنویں میں پھینک دیا۔ اس عمل کے ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر گر پڑے دو فرشتے آپکی عیادت کرنے کیلئے حاضر ہوئے ان دونوں فرشتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ فلاں شخص نے (آپ پر جادو کرنے کیلئے) گرہیں لگائی ہیں اور وہ چیز بنی فلاں کے کنویں میں ہے گرہ لگانے کی شدت کی وجہ سے کنویں کا پانی زرد ہو چکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا اور وہ کنویں سے اس چیز کو نکال کرلے آیا۔ جس میں گرہیں لگا کر ڈالا گیا تھا۔ جانے والے شخص نے دیکھا واقعی اس کنویں کا پانی زرد ہو چکا تھا۔ جس چیز پر گرہیں لگائی گئی تھیں ان گرہوں کو کھول دیا گیا۔ اور حضور نبی اکرم سرورِ دو عالم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے کیلئے سو گئے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس انصاری شخص کو دیکھا کہ وہ اسکے بعد بھی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتا لیکن میں نے نبی اکرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر اس شخص کیلئے کوئی ناراضگی کے آثار نہ دیکھے۔ حتیٰ کہ وہ شخص مَر گیا۔

(اخرجہ ابن سعد۔ والطبرانی فی الکبیر) ۴۰

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے علی بن مدینی کے طریق سے روایت کیا۔ جریر سے انہوں نے اعمش سے اسمیں یہ ہے کہ فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جادو کرنے والے انصاری کو جھڑکا تک نہیں۔

ایک حدیث شریف میں یہ ہے کہ بے شک لبید بن الاعصم یہودی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کنگھی میں کچھ عمل کر کے جادو کیا اور بالوں کو نر کھجور کے ابتدائی پھل کے اندر رکھ کر کچھ کیا گیا اور ان سب چیزوں کو ذی اروان کے کنویں میں ایک بھاری پتھر کے نیچے رکھا ہوا تھا۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۴۱

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ جادو کرنے کی کیفیت تقریباً چھ ماہ تک رہی۔ آخر کار

Marfat.com

رب ذوالجلال نے معوذتین سورتیں نازل فرما کر اس پریشانی کو دور فرمایا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونوں سورتوں (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کی گیارہ آیات ہیں۔ جس چیز کے ذریعے جادو کیا گیا تھا۔ اسمیں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ مصنف فرماتے ہیں ہم نے اسے اپنی تفسیر کی کتاب میں تفصیلاً ذکر کیا۔ اسمیں اتنا کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ جو اسکو سمجھنے کیلئے کفایت کرے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

انداز مصافحہ

1۔ حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مصافحہ فرماتے یا کوئی آدمی آپ سے مصافحہ کرتا۔ تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ہاتھ پیچھے نہیں کھینچتے تھے۔ یہاں تک کہ دوسرا شخص اپنے ہاتھ کو پیچھے ہٹانے والا بن جاتا۔ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کی طرف متوجہ ہوتے۔ تو اس سے چہرہ مبارک کو ایک طرف نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ شخص اپنے چہرے کو ہٹانے والا بن جاتا۔ ایسا نہیں دیکھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ بیٹھنے والے سے اپنے گھٹنے کو اس سے آگے کرنے والے ہوں۔ (اخرجہ الترمذی) ۴۲

حضرت امام ترمذی اور حضرت امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے عمران بن زید تغلبی کے حوالے سے اس حدیث کو روایت کیا ابو یحییٰ طویل کوفی سے انہوں نے زید بن حواری عمی سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

2۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ میں نے کبھی بھی کسی آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ اپنے سر کو اس کیلئے جھکائیں۔ یہاں تک کہ وہ دوسرا سرگوشی کرنے والا ہی اپنے سر کو جھکاتا تھا۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ مبارک کو کسی آدمی نے پکڑا ہو۔ اور آپ نے اسے چھڑا لیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ آدمی ہی اپنے ہاتھ کو چھڑا لیتا تھا۔ (سنن ابی داؤد) ۴۳

حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

Marfat.com

3۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر مدینہ منورہ کے بچوں میں سے کوئی بچہ بھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو پکڑ لیتا۔تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بچہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے۔یہاں تک کہ وہ بچہ جہاں چاہتا آپ کو اپنے ساتھ لے جاتا۔

(اخرجہ احمد۔وابن ماجہ) ۴۴

حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث سے اس کو روایت کیا۔

4۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ میں کوئی لونڈی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کو پکڑ لیتی۔اور وہ اپنی ضرورت کے پیش نظر آپکو ساتھ لے کر چلی جاتی (تو آپ تشریف لے جاتے)۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح بخاری میں کتاب الادب کے اندر اسکو تعلیقاً روایت کیا ہے۔پس کہا اور حضرت محمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ابن الطباع ہیں ہم سے ھیشم نے بیان کیا پس اسے ذکر کیا۔(اخرجہ احمد)۴۵

ذکر ایک قمیض کا

1۔حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پارچہ فروش کے پاس تشریف لائے اور اس سے چار درھم کے عوض ایک قمیض خریدی۔آپ وہاں سے تشریف لے گئے اس حال میں کہ قمیض آپ کے اوپر تھی۔اسی دوران انصار کے آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قمیض آپ مجھے پہنا دیں۔اللہ تعالیٰ آپکو جنتی لباس پہنائے گا۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ قمیض اُتاری اور اس انصاری کو پہنا دی۔پھر آپ اس دکان والے کے پاس لوٹ آئے۔اور اس سے چار درھم کے عوض ایک اور قمیض خرید فرمائی۔دوسری

Marfat.com

قمیض خرید کر آپکے پاس دو درھم باقی بچ گئے۔ اسی دوران آپ نے راہ چلتے ہوئے ایک لونڈی کو روتے ہوئے دیکھا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

کس چیز نے تجھے رُلا دیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر والوں نے مجھے دو درھم دیئے کہ میں ان کے عوض آٹا خرید کروں لیکن وہ دونوں درھم مجھ سے گر گئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ باقی جو دو درھم تھے۔ آپ نے وہ اس لونڈی کو دے دیئے۔

پھر وہ لونڈی اس حال میں واپس لوٹی کہ وہ رو رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس سے ارشاد فرمایا۔ مَا يُبْكِيكِ وَقَدْ أَخَذْتِ الدِّرْهَمَيْنِ؟

تجھے کس چیز نے رُلا دیا۔ جبکہ تو دو درھم وصول کر چکی ہے؟

اس نے عرض کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے گھر والے مجھے ماریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اُس کے اہل خانہ کی طرف چل پڑے۔ جب آپ نے اہل خانہ کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کی آواز کو پہچان لیا۔ پھر آپ نے سلام کا اعادہ کیا۔ پھر آپ نے سلام کا اعادہ کیا۔ پھر تیسری مرتبہ جب آپ نے سلام کا اعادہ کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

أَسَمِعْتُمْ أَوَّلَ السَّلَامِ؟ قالوا نعم

کیا تم نے پہلی مرتبہ میرے سلام کو سن لیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا "ہاں"۔

لیکن ہم نے پہلی ہی مرتبہ جواب اس لیے نہیں دیا۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ آپ کی طرف سے ہمارے اوپر سلامتی کی کثرت ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ کس چیز نے آپکو خوف زدہ کر دیا؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اَشْفَقَتْ هٰذِهِ الْجَارِيَةُ اَنْ تَضْرِبُوْهَا.

"یہ لونڈی ڈری ہوئی تھی کہ تم اس کو مارو گے"۔

اس لونڈی کے مالک نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اس کے ساتھ چل کر آنے کی وجہ سے یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسکے بدلے بھلائی اور جنت کی خوشخبری سنائی۔
پھر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ تیرے خاندان میں برکت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو جنتی قمیض پہنائی اور انصار کے ایک آدمی کو قمیض پہنائی اور اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے ایک لونڈی کو آزادی عطا فرمائی اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہمیں اس طرح کرنے کی قدرت عطا فرمائی۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر) ۴۶

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اسی طرح روایت کیا اس حدیث کی سند میں ایک راوی ایوب بن نہیک حلبی ہیں۔ جنکو ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ ابوداؤد نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے اور ازدی نے کہا۔ کہ وہ متروک ہے۔

کم عقل عورت

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک عورت تھی۔ جس کی عقل میں کمی تھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میری آپ سے ایک حاجت ہے۔ تو آپ نے فرمایا یا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ الطُّرُقِ شِئْتِ؟

"اے ام فلاں۔ تو دیکھ راستوں میں سے کس راستے کو تو چاہتی ہے؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے ہوئے اس کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی حاجت کو پورا کر لیا۔ (اخرجہ احمد۔ ومسلم) ۴۷

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حماد بن سلمہ کی حدیث سے اسکو روایت کیا۔

معیار طعام

1۔ صحیحین کی حدیث میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر طلب ہوتی تو اسکو تناول فرمالیتے۔ ورنہ اسکو نہ کھاتے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۴۸

Marfat.com

2۔حضرت امام ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر جلوہ گر ہوئے ہم نے آپ کے لیے بکری کو ذبح کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گویا کہ وہ جانتے تھے کہ بے شک ہم گوشت کو پسند کرتے ہیں۔
(اخرجہ الترمذی فی الشمائل)۴۹

اور آپ نے حدیث کو ذکر کیا۔

بیٹھنے کا انداز

1۔حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے۔وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تو باتیں کررہے ہوتے۔اکثر آپ اپنی چشمان مبارک کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔(سنن ابی داؤد۔وابونُعَیم فی الحلیۃ) ۵۰

حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سنن ابی داؤد کی کتاب الادب میں محمد بن اسحاق کی حدیث سے اسے اس طرح روایت ہے۔

2۔حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں سے اِحتِبَاء فرماتے تھے۔(اِحتِبَاءَ کا معنی ہوتا ہے سرین پر بیٹھنا۔اپنی پنڈلیوں کو کھڑا کرلینا۔رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملالینا۔اور اپنے ہاتھوں سے اپنی پنڈلیوں کو پکڑ لینا۔(سنن ابی داؤد۔والترمذی فی الشمائل) ۵۱

حضرت امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو اپنی مُسنَد میں ذکر کیا۔

انکے ذکر کردہ الفاظ حدیث یہ ہیں۔

كَانَ إِذَا جَلَسَ نَصَبَ رُكْبَتَيْهِ وَاحْتَبَى بِيَدَيْهِ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ بیٹھتے تو اپنے گھٹنوں کو کھڑا کردیتے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ احتِبَاء کرتے تھے۔"

Marfat.com

3۔حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فُرفُصَاء کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت قیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر خوف کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔تو میں ڈر کی وجہ سے خوف زدہ ہوگئی۔

نوٹ: اَلْقُرفُصَاءُ سے بیٹھنے کی کیفیت مراد ہے جس کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔

نمبر:1 اِلْاِحْتِبَاءُ۔انسان سرین پر بیٹھے۔اس حال میں کہ اس نے اپنے پاؤں کو کھڑا کیا ہوا ہو۔اپنی رانوں کو اپنے پیٹ کیساتھ ملائے اور اپنے ہاتھوں سے احتباء کرے یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ پنڈلیوں کو پکڑتے ہوئے انکے اردگرد کرلے یعنی انکے بعض حصہ کو پکڑا ہوا ہو۔

نمبر:2 دوسری حالت یہ ہے کہ انسان اپنے پاؤں کے بل بیٹھے گھٹنوں کو اکٹھا کرے۔اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملالے۔اس حال میں کہ اس نے اپنے ہاتھوں کو بغلوں کے نیچے رکھا ہوا ہو۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامع ترمذی کی شمائل میں اسکو ذکر کیا۔

حضرت عبد بن حمید سے انہوں نے عفان بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن حسان سے اور وہ طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ذکر کرتے ہیں۔جس حدیث کو مکمل طور پر حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے۔(سنن ابی داؤد۔والترمذی) ۵۲

انداز تکلم

1۔حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بات کرتے تھے۔اگر گننے والا ان کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو یقیناً وہ اسے شمار کرسکتا۔(صحیح بخاری) ۵۳

2۔حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور حضرت لیث نے کہا۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔بے شک آپ فرماتی ہیں۔سنو! ابوفلاں نے مجھے تعجب میں ڈال دیا وہ آیا۔اور میرے حجرے

Marfat.com

کے ایک جانب بیٹھ کر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا اسکی وہ باتیں مجھے سنائی دے رہی تھیں۔ جبکہ میں تسبیح میں مصروف تھی۔ میری تسبیح کے مکمل ہونے سے پہلے وہ کھڑا ہو گیا اور اگر میں اسے پاتی۔ تو میں اس پر اس بات کا اعادہ فرماتی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جلدی باتیں کرنے کی طرح جلدی باتیں نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا۔ اسکو علی بن اسحاق سے اور حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حرملہ سے۔

اور حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد سے اور ان سب نے حضرت ابن وھب سے انہوں نے یونس بن یزید سے اس حدیث کو روایت کیا اور انکی روایت میں ہے۔ اَلَا اُعْجِبُکَ سنو! اس نے تجھے تعجب میں ڈال دیا۔ ان کلمات کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسکی مثل ذکر کیا۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۵۴

3۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک اتنا واضح ہوتا تھا کہ جسکو ہر ایک سمجھ لیتا تھا۔ جبکہ آپکا کلام عجلت بازی سے نہیں ہوتا تھا۔

حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔ (اخرجہ احمد۔ وابوداؤد) ۵۵

4۔ حضرت ابویعلیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن مِسْعَرْ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے شیخ نے بیان کیا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام مبارک میں ترتیل (ٹھہراؤ) یا ترسیل (تاخیر سے سوچ کر کلام کرنا) ہوتی تھی۔ (اخرجہ ابوداؤد۔ وابن ابی شبیہ) ۵۶

5۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے تھے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف فرما ہوتے

Marfat.com

تو انہیں تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔(صحیح بخاری۔جامع ترمذی)۵۷

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبد الصمد کی حدیث سے اسے روایت کیا۔

6۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبد اللہ بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ثمامہ ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔وہ ذکر کرتے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کلام کرتے تو تین مرتبہ بات کو دھراتے اور ذکر کرتے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے تو آپ بھی تین تین مرتبہ بات کو دھراتے اور تین مرتبہ آپ بات پوچھنے کی اجازت دیتے۔(اخرجہ احمد)۵۸

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کلمہ کو تین مرتبہ دھراتے تھے تا کہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔(جامع ترمذی) ۵۹

عطا کردہ جامع کلمات

1۔پھر حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اُوْتِیتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَاخْتُصِرَتْ لِیَ الْحِکَمُ اِخْتِصَاراً

"مجھے جامع کلمات عطا فرمائے گئے اور میرے لیے حکمت کی باتوں کو مختصر کر دیا گیا"۔

(کنز العمال) ۶۰

2۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا۔

بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمَ. وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِیتُ بِمفاتح خَزَائِنِ الْاَرْضِ. فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ

مجھے جامع کلمات دیکر مبعوث کیا گیا اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا۔مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔پس انہیں میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۶۱

Marfat.com

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیث کی حدیث سے اسکو اس طرح روایت کیا۔

3۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے اور اس دوران کے میں سویا ہوا تھا مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔ پس انہیں میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا۔ (اخرجہ احمد) ٦٢

اس وجہ سے اس حدیث کو ذکر کرنے میں حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ منفرد ہیں۔

4۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی۔

۲۔ مجھے جامع کلمات عطا فرمائے گئے۔

۳۔ میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا۔

۴۔ اس دوران کے میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔

۵۔ ان کو میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شرط پر اس طریقہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔
(اخرجہ احمد۔ وابن ابی شیبہ) ٦٣

تبسم فرمانا

1۔ صحیحین کی حدیث میں ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی جماعت میں زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ کے اندر کو دیکھ سکتی۔ بے شک رسول کریم الصلوٰۃ والتسلیم ہمیشہ تبسم فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ٦٤

Marfat.com

2۔حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو بھی تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

پھر انہوں نے حضرت لیث کی حدیث سے روایت کیا۔کہ حضرت عبداللہ بن حارث بن جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف تبسم ہی فرماتے تھے۔پھر فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔(اخرجہ الترمذی) ٦٥

3۔حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا۔کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں بیٹھتے تھے؟انہوں نے فرمایا کہ ہاں بہت زیادہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نے جس جگہ صبح کی نماز ادا فرمائی ہوتی۔اس جائے نماز سے اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا۔پس جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ وہاں سے اٹھتے لوگ باتیں کرتے تھے۔زمانے جاہلیت کے واقعات چھیڑ کر خوب زور سے ہنستے تھے۔جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تبسم فرماتے تھے۔(صحیح مسلم) ٦٦

4۔حضرت ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا۔کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تھے؟انہوں نے فرمایا کہ "ہاں"۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا معمول یہ تھا کہ آپ اکثر خاموش رہتے۔بہت کم ہنستے تھے۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کبھی آپ کے پاس اشعار پڑھتے تھے۔بعض اوقات وہ کوئی ایسی چیز کہتے جس سے وہ زور سے ہنستے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف تبسم فرماتے تھے۔(اخرجہ ابوداؤد طیالسی۔واحمد) ٦٧

Marfat.com

تمام چیزوں کا ذکر

1۔ حضرت حافظ ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ انکے والد کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اخلاق کا ذکر کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ پس جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ میری طرف پیغام بھیجتے۔ تو میں آپکی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا۔ پس میں نازل ہونے والی وحی کو لکھتا تھا۔ اور جب ہم دنیا کے معاملات کا ذکر کرتے۔ تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان دنیاوی معاملات کا ذکر کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے۔ تو ہمارے ساتھ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام امور آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم طعام کا ذکر کرتے۔ تو آپ بھی ہمارے ساتھ طعام کا ذکر کرتے۔ تو اس طرح کی تمام چیزیں ہم تمہارے سامنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بیان کر سکتے ہیں۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الشمائل میں حضرت عباس دُوری سے اسے روایت کیا۔ انہوں نے ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن یزید مقری سے اسکی مثل آپ سے روایت کیا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

۱: القرآن (الانعام/۱۲۴) ۲: صحیح بخاری (۳۵۵۷) ۳: صحیح مسلم (۲۲۷۶)

۴: القرآن (القلم ۱ تا ۴) ۵: صحیح مسلم (۷۴۶) ۶: سنن ابی داؤد (۱۳۴۲)

۷: حدائق بخشش (۶۶) ۸: دلائل النبوۃ (۱/۳۰۹) ۹: القرآن (المومنون ۱ تا ۱۰)

۱۰: صحیح بخاری (۳۱۷) ۱۱: صحیح بخاری (۴۶۴۴) ۱۲: صحیح بخاری (۲۸۰)

۱۳: صحیح بخاری (۳۵۴۹) ۱۴: صحیح بخاری (۳۵۶۰) صحیح مسلم (۲۳۲۷)

۱۵: صحیح مسلم (۲۳۲۸) ۱۶: اخرجہ احمد (۶/۲۳۲)

۱۷: جامع ترمذی (۲۰۱۶) دلائل النبوۃ (۱/۳۱۶)

۱۸: قال النووی فی شرح مسلم (۱۵/۷۰) ۱۹: صحیح بخاری (۳۵۵۹) صحیح مسلم (۲۳۲۱)

۲۰: القرآن (الاحزاب ۴۵) ۲۱: صحیح بخاری (۳۱۲۵)

۲۲: صحیح بخاری (۳۵۶۲) صحیح مسلم (۲۳۲۰)

۲۳: اخرجہ احمد (۳/۱۲۶) والبخاری (۶۰۳۱، ۶۰۴۶)

۲۴: صحیح بخاری (۲۸۲۰) صحیح مسلم (۲۳۰۷)

۲۵: صحیح مسلم (۲۳۰۷/۴۹) ۲۶: دلائل النبوۃ (۱/۳۲۴)

۲۷: صحیح بخاری (۲۸۲۰) صحیح مسلم (۱۷۷۶) ۲۸: صحیح بخاری (۶۹۱۱) صحیح مسلم (۲۳۰۹/۵۲)

۲۹: صحیح مسلم (۲۳۰۹/۵۳) ۳۰: صحیح مسلم (۲۳۰۹/۵۴) ۳۱: صحیح مسلم (۲۳۰۹)

۳۲: اخرجہ احمد (۳/۲۳۱) ۳۳: صحیح بخاری (۶۱۲۹، ۶۲۰۳) صحیح مسلم (۲۱۵۰)

۳۴: صحیح بخاری (۶) صحیح مسلم (۲۳۰۸)

۳۵: اخرجہ الترمذی فی شمائلہ (۳۴۷) والبخاری فی الادب المفرد (۴۳۷)

۳۶: سنن ابی داؤد (۴۷۸۸) دلائل النبوۃ (۱/۲۳۷)

۳۷: سنن ابی داؤد (۴۸۴۰) جامع ترمذی (۳۸۹۶)

Marfat.com

۳۸: صحیح بخاری (۳۱۴۹) صحیح مسلم (۱۰۵۷)

۳۹: اخرجہ احمد (۱۹۹/۲) وابوداؤد (۴۷۷۵)

۴۰: اخرجہ ابن سعد (۱۹۹/۲) والطبرانی فی الکبیر (۲۰۱/۵)

۴۱: صحیح بخاری (۳۱۷۵) صحیح مسلم (۲۱۸۹)

۴۲: اخرجہ الترمذی (۲۴۹۰)

۴۳: سنن ابی داؤد (۴۷۹۴)

۴۴: اخرجہ احمد (۱۴۷/۳) وابن ماجۃ (۲۰۹۳)

۴۵: اخرجہ احمد (۹۸/۳)

۴۶: رواہ الطبرانی فی الکبیر (۱۳۶۰۷)

۴۷: اخرجہ احمد (۲۸۵/۳) ومسلم (۲۳۲۶)

۴۸: صحیح بخاری (۴۵۶۳) صحیح مسلم (۲۰۶۴)

۴۹: اخرجہ الترمذی فی الشمائل (۱۸۰)

۵۰: سنن ابی داؤد (۴۸۳۷) وابونُعَیم فی الحلیۃ (۳۶۱/۵)

۵۱: سنن ابی داؤد (۴۸۴۶) والترمذی فی الشمائل (۱۳۰)

۵۲: سنن ابی داؤد (۴۸۴۷) والترمذی (۲۸۱۴)

۵۳: صحیح بخاری (۳۵۶۷)

۵۴: صحیح بخاری (۳۵۶۸) صحیح مسلم (۲۴۹۳)

۵۵: اخرجہ احمد (۱۳۸[illegible]) وابوداؤد (۴۶۴۹)

۵۶: اخرجہ ابوداؤد (۴۸۳۸) وابن ابی شیبہ (۲۱۰/۶)

۵۷: صحیح بخاری (۹۴) جامع ترمذی (۲۷۲۳)

۵۸: اخرجہ احمد (۲۲۱/۳)

۵۹: جامع ترمذی ((۳۲۴۰)

۶۰: کنز العمال (۴۴/۱۱)

۶۱: صحیح بخاری (۷۰۱۳) صحیح مسلم (۵۲۳)

۶۲: اخرجہ احمد (۳۹۵/۲)

۶۳: اخرجہ احمد (۵۰۱/۳) وابن ابی شیبہ (۴۱۰/۷)

۶۴: صحیح بخاری (۶۰۹۲) صحیح مسلم (۱۶/۸۹۹)

۶۵: اخرجہ الترمذی (۳۶۴۱،۳۶۴۲)

۶۶: صحیح مسلم (۲۳۲۲)

۶۷: اخرجہ ابوداؤد طیالسی (۱۷۷) واحمد (۸۶/۵، ۸۸)

۶۸: اخرجہ الترمذی فی الشمائل (۳۴۴) وابن سعد (۲۷۴/۱)

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

ذِكْرُ كَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دسواں باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبہ دین وایمان کے دونوں ستون
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحر ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی

سخاوت ہی سخاوت:

1۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخاوت فرمانے والے تھے اور آپ رمضان المبارک کے مہینہ میں سب سے بڑھ کر سخاوت کرتے جس وقت حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام آپ پر وحی لیکر حاضر ہوتے۔ تو آپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قرآن کا دور کرتے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز چلنے والی ہوا سے زیادہ خیر کی سخاوت فرماتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)۱

یہ تشبیہ دینا اس بات میں ہے انتہا کو پہنچنے والی کرم نوازی کہ جس کو انتہائی تیز چلنے والی ہوا کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ وجہ تشبیہ اس کا عموم ہے۔ اس کا متواتر ہونا ہے۔ اور اس کا منقطع نہ ہونا ہے۔

2۔ صحیحین میں ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی بھی جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے اس پر ''نہیں'' نہیں فرمائی۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)۲

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

؎ اِک لفظ ''نہیں'' ہے کہ نہیں ہے۔

(حدائق بخشش)۳

عطا ہی عطا

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی بنیاد پر کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا۔ مگر آپ نے وہ عطا فرما دی۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پھر اس نے سوال کیا۔ تو آپ نے اس کیلئے صدقہ کی بکریوں میں سے دو پہاڑوں کے درمیان بہت ساری بکریاں دینے کا حکم فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس لوٹا۔ اس نے آکر کہا۔ کہ اے میری قوم! تم اسلام قبول کرو۔ پس بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا عطا فرماتے ہیں۔ اتنا عطا فرماتے ہیں کہ اسکے بعد فقر وفاقہ کا کوئی ڈر نہیں۔

(اخرجہ مسلم۔ واحمد) ۴

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عاصم بن نضر سے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے اسے روایت کیا۔

2۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک آدمی نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا۔ آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان بکریاں عطا فرمائیں۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا۔ اس نے کہا اے میری قوم۔ تم اسلام قبول کرو۔

اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا عطا فرماتے ہیں کہ جس کے بعد فقر و فاقہ کا کوئی خوف نہیں رہتا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

؎ میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہادیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

(حدائق بخشش) ۵

اگر ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور صرف دین کا ارادہ کرتا۔ تو شام نہیں ہوتی تھی یہاں تک کہ اسے دین کی محبت ہر چیز سے زیادہ محسوس ہوتی تھی یا دنیا و مافیہا سے اسے دین زیادہ معزز معلوم ہوتا تھا۔ (صحیح مسلم۔ اخرجہ احمد) ۶

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حماد بن سلمہ کی حدیث کو روایت کیا۔

ضروری بات:

یہ عطا کرنا اس لیے ہوتا تھا تاکہ آپ اس کے ذریعہ اسلام کے بارے کمزور دِلوں کو مضبوط

Marfat.com

فرمائیں۔اور دوسروں کو اکٹھا کریں تا کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔جس طرح کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنگ حنین کے موقع پر کیا۔جس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارے مال کو تقسیم فرمایا۔یہ مال اونٹ،بکریاں،سونا اور چاندی تھا۔آپ نے یہ سارا مال مؤلفۃ القلوب میں خرچ کیا اس موقع پر آپ نے انصار اور جمہور مہاجرین کو کوئی چیز عطا نہ فرمائی بلکہ سارے مال کو ان لوگوں پر خرچ کیا۔جو مؤلفۃ القلوب میں سے تھے جبکہ آپ کو یہی پسند تھا۔تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسلام کی طرف مائل ہوں۔اور ان لوگوں (مہاجرین وانصار) کو اس موقع پر چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں غنا (مالداری) اور خیر کو بھر دیا تھا۔

اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام التسلیم دیتے ہوئے ہر اس شخص سے فرمایا جو اس بارے میں سوال کرتا کہ اس تقسیم کرنے کے بارے میں حکمت کیا ہے۔

اور آپ نے تسلی دیتے ہوئے اس شخص سے بھی فرمایا کہ جو انصار کی جماعت کو عتاب کر رہا تھا۔آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔

اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَ الْبَعِیْرِ وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰی رِحَالِكُمْ؟ قَالُوْ رَضِیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو گے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لیکر جائیں۔جبکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر جاؤ گے۔کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نرمی کے ساتھ اپنے کجاووں کی طرف لیکر جا رہے ہو؟ یہ سن کر انصار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم خوش ہو گئے۔" (صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۷

انسان اور مال کی کثرت

اسی طرح حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکے اسلام قبول کرنے کے بعد مال عطا فرمایا۔یہ اس وقت کی بات ہے جس وقت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بحرین سے مال غنیمت آیا۔اس مال کو مسجد میں آپکے سامنے رکھ دیا گیا۔تو اس دوران حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ مجھے

Marfat.com

مال عطا فرمائیں کیونکہ غزوہ بدر کے موقع پر میں نے اپنا فدیہ دیا۔ اور عقیل کا فدیہ دیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چچا عباس مال لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے کو پھیلایا اور اس پر اس مال سے رکھنے لگے۔ جتنا چاہتے تھے اس مال کو باندھ لیا۔ پھر کھڑے ہوئے تا کہ اسکو اٹھائیں۔ لیکن اسکو نہ اٹھا سکے۔ (مال ہی اتنا زیادہ باندھ لیا تھا) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس مال کو اٹھوا دیں۔ یعنی اسے اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں ایسا نہیں کرونگا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کسی اور کو حکم فرما دیں تا کہ وہ اس مال کو اٹھا کر میرے اوپر رکھ دے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مال میں سے کچھ کم کیا۔ پھر خود اٹھانے لگے۔ لیکن ابھی بھی نہ اٹھا سکے۔ پھر حضور سرورِ کائنات سے عرض کیا کہ آپ اسکو اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں یا کسی اور کو حکم دیں کہ وہ اسکے اٹھانے میں میری معاونت کرے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کیا۔ آخر انہوں نے مال میں سے کچھ اور کم کیا۔ پھر باقی ماندہ مال کو اٹھایا اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاتا ہوا دیکھ رہے تھے اور انکے مال کے بارے میں حرص کی وجہ سے تعجب کا اظہار کر رہے تھے۔

مصنف کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے طاقتور دراز قد شریف آدمی تھے۔ مال کو کم کرتے کرتے جو وہ اٹھا کر لے گئے۔ کم از کم اسکی مقدار چالیس ہزار کے برابر تھی۔ (واللہ اعلم) (صحیح بخاری) ۸

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح بخاری میں اس حدیث کو تاکید کے صیغوں کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض فضائل میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اے غیب کی خبریں بتانے والے۔ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ۔ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی تو جو تم سے لیا گیا۔ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں

Marfat.com

بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(سورۃ الانفال آیت نمبر 70) ۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر گذر چکا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخاوت فرمانے والے تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔اور اس طرح کیسے نہ ہوتا۔حالانکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے وہ عظمت والے رسول ہیں۔جن میں اللہ تعالیٰ نے تمام صفات کمالیہ کو بدرجہ اتم رکھ دیا۔اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔آپ اس پر پکا یقین رکھنے والے تھے۔جسکو رب ذوالجلال نے اپنی محکم کتاب عزیز میں نازل فرمایا۔

خرچ کرنے کے فوائد

1۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَالَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے۔(القرآن۔الحدید) ۱۰

2۔ارشاد رب ذوالجلال ہے:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْئٍ هُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔وہ اسکے بدلے اور دے گا۔اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔(القرآن۔السباء) ۱۱

3۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اپنے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرما رہے ہیں اور آپ کی شان یہ ہے کہ اپنے وعدہ اور گفتگو میں سچے ہیں۔ایسے سچے کہ جنکی تصدیق کی گئی ہے۔

اَنْفِقْ يَابِلَالُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِى الْعَرْشِ اِقْلَالًا

اے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خرچ کریں اور عرش کے مالک کی جانب سے کسی مال کی کمی کی فکر نہ کریں۔(الطبرانی فی الکبیر) ۱۲

4۔فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَامِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا وَمَلَكَانِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ، مُنْفِقًا خَلَفًا

Marfat.com

وَيَقُوْلُ اَلْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

کوئی ایسا دن نہیں ہے کہ جسمیں اللہ تعالیٰ کے بندے صبح کرتے ہیں۔ مگر دو فرشتے کہ ان میں سے ایک کہتا ہے یا اللہ تو خرچ کرنے والے کو مال کا اچھا بدلہ عطا فرما۔ اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے۔ یا اللہ جو مال کو اپنے پاس روک کر رکھنے والا ہے اسکے مال کو تلف فرما۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱۳

5۔ حدیث شریف میں ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تو مال کو اپنے پاس جمع کر کے نہ رکھ۔ کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیئے جانے والے رزق کو اپنے پاس جمع کر لے۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہے تو اسکو اپنے پاس روک کر نہ رکھ۔ کہ اللہ تعالیٰ تیرے اوپر اپنے رزق کا دروازہ بند کر دے۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱۴

6۔ اور صحیح بخاری شریف میں ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِبْنَ آدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ.

اے آدم علیہ السلامؑ کے بیٹے (انسان) تو خرچ کر میں تیرے اوپر خرچ کرونگا۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱۵

تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیسے تمام لوگوں سے بڑھ کر معزز نہ ہوتے اور کیسے تمام لوگوں سے بڑھ کر طاقتور نہ ہوتے اور وہی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایسے توکل کرنے والے ہیں کہ توکل کرنے میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق اور اسکی مدد پر مکمل یقین رکھنے والے ہیں اور تمام امور میں اپنے رب کریم سے مدد طلب کرنے والے ہیں؟

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم شان ہے کہ آپ اپنی بعثت سے پہلے اور بعد اور اپنے ہجرت فرمانے سے پہلے۔ فقراء، بیوگان، یتیموں اور کمزور لوگوں اور مساکین کی جائے پناہ تھے (اور ہیں)

جس طرح کہ آپکے چچا ابو طالب نے اپنے مشہور قصیدہ میں کہا:

Marfat.com

وَمَا تَرْکُ قَوْمٍ لَا اَبَالَکَ سَیِّدًا
یَحُوطُ الذِّمَارَ غَیْرَ ذَرْبٍ مُوَاکِلِ

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِہٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ...... لِلْاَرَامِلِ

میرا بھتیجا گوری رنگت والا ہے۔ جس کے چہرے کی برکت سے بارش طلب کی جاتی ہے وہ یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے۔

یَلُوْذُ بِہِ الْھُلَّاکُ مِنْ آلِ ھَاشِمٍ
فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ...... وَفَوَاضِلِ

وہ جواں مرد ہے کہ جسکی پناہ آلِ ہاشم کے مفلس کہتے ہیں۔ پس جب وہ اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں وہ ان پر اپنے انعام کی بارش برسا دیتے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

1: صحیح بخاری (۶) صحیح مسلم (۲۳۰۸)
2: صحیح بخاری (۶۰۳۴) صحیح مسلم (۲۳۱۱)
3: حدائق بخشش
4: اخرجہ مسلم (۲۳۱۲) واحمد (۳/۱۰۷)
5: حدائق بخشش (۳۹)
6: صحیح مسلم (۲۳۱۲/۵۷) اخرجہ احمد (۳/۲۸۴)
7: صحیح بخاری (۳۱۴۷) صحیح مسلم (۱۰۵۹)
8: صحیح بخاری (۴۲۱)
9: القرآن (الانفال ۷۰)
10: القرآن (الحدید ۱۰)
11: القرآن (السباء ۳۰۴) ۱۲: الطبرانی فی الکبیر (۱۰۱۸)
13: صحیح بخاری (۱۴۴۲) صحیح مسلم (۱۰۱۰)
14: صحیح بخاری (۱۴۳۴، ۲۵۹۱) صحیح مسلم (۱۰۲۹)
15: صحیح بخاری (۴۶۸۴، ۵۳۵۲) صحیح مسلم (۹۹۳)

☆......☆......☆

Marfat.com

الباب الحادی العشر

وَمِنْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

گیارھواں باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع

جو چٹائی پہ جھکائے ہوئے سر بیٹھا
دین و دنیا کا وہ سلطان ہے سبحان اللہ
تیری عاجزی پہ لاکھوں تیری سادگی پہ لاکھوں
ہو سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع

عبد خاص

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عرض کیا۔ یَا سَیِّدَنَا وَابْنَ سَیِّدِنَا

اے ہمارے سردار اور اے ہمارے سردار کے بیٹے۔

وَخَیْرَنَا وَابْنَ خَیْرِنَا اے ہم سب سے بہتر اور اے ہم سب سے بہتر کے بیٹے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم اپنی باتیں ضرور کہو۔ لیکن شیطان تمہیں کہیں گرانہ دے۔

میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم مجھ کو اس سے بڑھا چڑھا کر بیان کرو۔ جو شان اللہ تعالیٰ نے میری بلند فرمادی ہے۔ (اخرجہ احمد۔ اخرجہ ابوداؤد) ۱

2۔ صحیح مسلم شریف میں ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے اس طرح نہ بڑھا چڑھا کر بیان کرو۔ جس طرح کہ عیسائیوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا۔ پس بے شک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ پس تم کہو۔ عبد اللہ ورسولہ۔ اللہ کے خاص بندے اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(صحیح بخاری) ۲

گھر کے کام کاج کرانا

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل

Marfat.com

وعیال کے کاموں میں کس طرح حصہ ملاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اہل وعیال کے کام کراتے تھے پس جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے تشریف لے جاتے۔ (صحیح بخاری۔ اخرجہ احمد) ۳

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا وہ اپنے اہل وعیال کے کاموں میں مشغول رہتے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ تشریف لے جاتے اور نماز (باجماعت) ادا فرماتے۔ (اخرجہ البخاری۔ واحمد) ۴

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ آدم سے انہوں نے حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

2۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کرتے تھے؟ تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ آپ کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے، جوتے گانٹھتے تھے یا اس قسم کے دیگر کام کرتے تھے۔ (اخرجہ احمد) ۵

اس لحاظ سے یہ حدیث منقطع ہے۔

3۔ حضرت امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا "ہاں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتے گانٹھتے تھے۔ اپنے کپڑے کو سیتے تھے اور اپنے گھر میں اس طرح کام کرتے تھے۔ جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔ (اخرجہ احمد۔ والبیہقی والدلائل) ۶

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متصل سند کے ساتھ اسکو روایت کیا۔

اپنے کام خود کرنا

1۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے ایک کامل ترین انسان تھے۔ اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے ذاتی کام خود سرانجام دیتے۔

2۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "شمائل" میں روایت کیا:

3۔ حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں کیا کام کرتے تھے؟ (الحدیث) (رواہ الترمذی فی الشمائل) ۷

4۔ حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل وعیال میں عمل مبارک کیسا ہوتا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ معزز تھے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تبسم فرما کر مسکرانے والے تھے۔ (رواہ اسحاق ابن راھویہ فی مسندہ۔ رواہ احمد) ۸

سادگی

1۔ حضرت ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ذکر کرتے تھے۔ بے پردہ باتیں بالکل نہیں کرتے تھے۔ گدھے پر سواری فرماتے اون کا لباس زیب تن فرماتے۔ غلاموں کی دعوت کو قبول کرتے۔ میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو جنگ خیبر والے دن دیکھا۔ کہ آپ گدھے پر سوار تھے۔ اسکی لگام کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی تھی۔ (اخرجہ ابوداؤد طیالسی۔ والترمذی) ۹

حضرت امام ترمذی اور حضرت ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے مسلم بن کیسان الملائی کی حدیث

Marfat.com

کا کچھ حصہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

2۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت ذکر فرماتے تھے۔بے ہودگی پر مشتمل باتیں بالکل نہیں کرتے تھے۔نماز طویل ادا فرماتے تھے۔خطبہ مختصراً ارشاد فرماتے غلام کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بیوگان کے ساتھ چلنے سے نفرت کرتے۔جب تک کہ ان کی حاجت کو پورا نہیں کر دیتے تھے۔

(اخرجہ النسائی۔والداری۔والحاکم) ۱۰

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ سے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے یحییٰ بن عُقَیل خزاعی بصری سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے اسکی مثل روایت کیا۔

3۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوتے تھے۔اُون کا لباس زیب تن فرماتے تھے۔بکری کی ٹانگ کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان دبا کر دوہتے تھے۔مہمان کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے کیلئے تشریف لاتے (یعنی از روئے احسان مہمان کو ملاحظہ فرماتے)

اس وجہ سے یہ حدیث غریب ہے۔محدثین نے اسکی تخریج نہیں کی۔اور اسکی سند جیّد ہے۔

(اخرجہ الحاکم۔والبیہقی فی الدلائل)۱۱

انجیل میں نعت مصطفیٰ ﷺ

1۔ غنیمہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اہل مریس کے نصرانیوں میں سے تھے وہ اپنے چچا یا اپنی ماں کی پرورش میں تھے۔وہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن اپنے چچا کے مصحف یعنی انجیل میں پڑھا۔بغیر خط کے اسمیں ورقہ تھا۔جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت لکھی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو چھوٹے قد کے ہونگے اور نہ ہی طویل ہونگے دو مینڈھیوں والے سفید رنگ کے ہونگے۔آپکے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اکثر اکڑوں بیٹھنے والے ہونگے۔صدقہ کو قبول نہیں کرینگے۔گدھے اور

Marfat.com

اونٹ پر سوار ہونگے۔ بکری کا دودھ دوہیں گے۔ پیوند لگی ہوئی قمیض زیب تن کرینگے۔ اور جس شخص نے ان کاموں کو کیا وہ تکبر سے بے نیاز ہوگیا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہونگے اور ان کا نام نامی اسم گرامی حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ (اخرجہ ابن سعد) ۱۲

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب میرا چچا آیا اور اس نے مجھے دیکھا۔ تو میں اس ورقہ کو پڑھ چکا تھا۔ تو اس نے مجھے مارا۔ اور کہا تجھے کیا ہوا۔ اور تو نے اسے کیوں کھولا؟ میں نے کہا کہ اسمیں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے اس نے کہا کہ انکے بعد کوئی نہیں آئے گا۔

اہل وعیال پر رحم وکرم

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل وعیال پر رحم کرنے والا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے حدیث کا ذکر کیا۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے زہیر بن حرب سے انہوں نے اسماعیل بن عُلَیَّہ سے اسے روایت کیا۔ (اخرجہ مسلم۔ واحمد) ۱۳

چادر مبارک نصف پنڈلی تک

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شمائل میں ذکر کیا:

حضرت اشعث بن سُلَیم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سُنا۔ وہ اپنے چچا سے بیان کرتیں انہوں نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں چل پھر رہا تھا۔ تو ایک انسان نے میرے پیچھے سے فرمایا کہ مخاطب تو اپنی چادر کو اوپر اٹھا۔ کیونکہ اس طرح وہ تجھے سزا سے زیادہ بچانے والا۔ اور دیر تک باقی رہنے والا ہوگا۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ یہ فرمانے والے رسول اللہ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ منقش چادر ہے (اسمیں سفید اور کالے دھاگے لگے ہوئے ہیں) آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بہرحال تیرے لئے کیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی نمونہ نہیں ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جونہی دیکھا تو آپکی چادر مبارک نصف پنڈلی تک تھی۔ (اخرجہ الترمذی فی الشمائل۔ واحمد) ۱۴

Marfat.com

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف پنڈلی تک چادر باندھتے تھے۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے صاحب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اپنے تہبند (چادر) کو باندھتے تھے۔

(اخرجہ ابن ابی شیبہ۔والترمذی فی الشمائل)۱۵

نیز فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے سر مبارک کو ڈھانپ کر رکھتے تھے (اس سے مراد وہ چھوٹا سا کپڑا ہے جسکو آپ سَر پر تیل لگانے کے بعد سر پر باندھ لیتے تھے) گویا کہ آپ کا کپڑا ایسا ملائم ہوتا کہ وہ زیتون کا کپڑا ہے (یعنی اتنا زیادہ تیل اس پر لگا ہوتا تھا)۔

(رواہ الترمذی فی الشمائل۔وابن سعد)۱۶

یہی اسمیں غرابۃ اور نکارۃ ہے۔(اس وجہ سے یہ حدیث غریب اور منکر ہے)۔

بچوں پر شفقت

1۔حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو وہ کھیل رہے تھے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سلام کیا۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)۱۷

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور انداز سے ذکر کیا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

ا: اخرجہ احمد (۳/۱۵۳،۲۴۹)

۲: صحیح بخاری (۳۴۴۵)

۳: صحیح بخاری (۶۰۲۹) اخرجہ احمد (۶/۴۹)

۴: (اخرجہ البخاری (۶۷۶،۵۳۶۳،۶۰۳۹) واحمد (۶/۲۰۶)

۵: اخرجہ احمد (۶/۴۹)

۶: اخرجہ احمد (۶/۲۶۰،۱۶۷،۱۲۱) والبیہقی فی الدلائل (۱/۳۲۸)

۷: رواہ الترمذی فی الشمائل (۳۴۳)

۸: رواہ اسحاق ابن راھویہ فی مسندہ (۱۷۵۰)

۹: اخرجہ ابوداؤد طیالسی (۲۱۴۸) والترمذی (۱۰۱۷)

۱۰: اخرجہ النسائی (۳/۱۰۹) والداری (۷۴) والحاکم (۲/۶۱۴)

۱۱: اخرجہ الحاکم (۱/۶۱) والبیہقی فی الدلائل (۱/۳۲۹)

۱۲: اخرجہ ابن سعد (۱/۳۶۳)

۱۳: اخرجہ مسلم (۲۳۱۶) واحمد (۳/۱۱۲)

۱۴: اخرجہ الترمذی فی الشمائل (۱۲۱) واحمد (۵/۳۶۴)

۱۵: اخرجہ ابن ابی شیبہ (۸/۲۰۶) والترمذی فی الشمائل (۱۲۲)

۱۶: رواہ الترمذی فی الشمائل (۳۳) وابن سعد (۱/۳۵۶)

۱۷: صحیح بخاری (۶۲۴۷) صحیح مسلم (۲۱۶۸)

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرُ

ذِکْرُ مِزَاحِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

بارھواں باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح

جن کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح

خوش طبعی کا جواز

1- حضرت ابن لھیعہ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ تمام لوگوں سے بڑھکر خوش طبعی فرمانے والے تھے۔

(دلائل النبوۃ۔ والطبرانی فی الاوسط) ۱

اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت ابوعمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح کرنے کا ذکر ہو چکا ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا۔ اے ابوعمیر مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ؟ تیری چڑیا نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چڑیا کے مرنے کے بعد اسکی یاد دلائی۔ جسکے ساتھ حضرت ابوعمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیلتے تھے۔ تاکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام انکو انکے اس غم سے باہر نکالیں۔ (یعنی ایسا کر کے انکے غم کو دور کر دیں) کیونکہ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ دل لگی (مزاح) کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲

2- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تجھے اونٹنی کے بچہ پر سوار کرینگے۔ تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اونٹنی کے بچے کو کیا کرونگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ ہر اونٹ کو اونٹنی ہی جنتی ہے؟ (جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد) ۳

حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو وھب بن بقیہ سے اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور دونوں حضرات

Marfat.com

نے اسے خالد بن عبداللہ واسطی طحان سے بیان کیا۔

اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

وہ بھی ہم نے کیا یہ بھی ہم نے کیا

1۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کیلئے اجازت طلب کی۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز سے بلند ہو رہی تھی۔ جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے تو آپ نے اپنی صاحبزادی کو جب اسی حالت پر پایا۔ تو قریب تھا کہ آپ انہیں تھپڑ مار دیتے اور فرمانے لگے۔

اے عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا تو دیکھتی نہیں کہ تیری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہو رہی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنی بیٹی پر) ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے باہر تشریف لے گئے۔ جس وقت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا تو نے دیکھا کہ میں نے تجھے کیسے خاص آدمی (حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے محفوظ رکھا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی دن ٹھہرے رہے پھر وہ حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاشانۂ نبوت میں داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی تو آپ نے دونوں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اس حال میں پایا کہ دونوں صلح کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم دونوں نے اپنی صلح میں مجھے اس طرح داخل کیا ہے جس طرح تم دونوں نے اپنی لڑائی میں مجھے داخل کیا تھا (یہ سنکر)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا

Marfat.com

یقیناً وہ بھی ہم نے کیا تھا۔ یقین یہ بھی ہم نے کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد۔ اخرجہ احمد) ۴

تمام کا تمام

1۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے سے بنے ہوئے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ تو میں آپکی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اور فرمایا کہ تم اندر آجاؤ۔ تو میں نے عرض کیا۔

کُلِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کیا میں سارے کا سارا اندر آجاؤں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

قَالَ کُلُّکَ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تو سب کا سب اندر آجا۔

چنانچہ میں اس قبہ میں داخل ہو گیا۔

حضرت عثمان بن العاتکہ کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا:

اُدْخُلُ کُلِّیْ؟ کیا میں تمام کا تمام داخل ہو جاؤں۔

اس خیمہ کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ نے یہ عرض کیا تھا۔

(سنن ابی داؤد۔ سنن ابن ماجہ) ۵

اے دوکان والے

1۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔

یَاذَا الْاُذُنَیْنِ اے دو کانوں والے۔

(تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش طبعی اور مزاح کرتے ہوئے فرمایا کیونکہ ہر انسان کے دو ہی کان ہوتے ہیں)۔

Marfat.com

علامہ ابن عساکر فرماتے ہیں۔اسی قسم کی ایک اور روایت یہ بھی ہے۔

(جامع ترمذی۔سنن ابی داؤد)٦

دیہات اور شہر

1۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص جس کا نام "زاہر" تھا۔ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں دیہات کی چیزیں بطور ہدیہ پیش کرتا تھا۔جب وہ شہر سے جانے کا ارادہ کرتا۔تو آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کیلئے شہر کی چیزیں تیار کرا دیتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ زَاهِراً بَادِيَتُنَا وَنَحنُ حَاضِرُوْهُ

بے شک زاہر ہمارا دیہات ہیں اور ہم اس کا شہر ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت فرماتے تھے۔

وَكَانَ رُجلاً دَمِيمًا وہ پستہ قد حقیر شخص تھا۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لائے جبکہ وہ اپنا سامان فروخت کر رہے تھے۔تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکو پیچھے سے اپنی گود میں لے لیا۔اور اسے اس طرح قابو کر لیا کہ وہ آپکو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

اس آدمی نے کہا۔تو مجھے چھوڑ دے۔یہ کون ہے؟

جونہی آپ نے اسے چھوڑا۔تو وہ پیچھے کی طرف متوجہ ہوا۔تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔پس وہ کوشش کرنے لگا کہ وہ اس حالت سے الگ نہ ہو۔بلکہ اس نے اپنی پشت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے ساتھ ملا لیا۔یہ اس وقت کی بات ہے جب اس نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان لیا۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

مَنْ يَشْتَرِى الْعَبْدَ؟ غلام کو کون خریدے گا؟ (قال الشیخ الاسلام فی الفتاوی الکبریٰ) ٧

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب تو قسم بخدا۔آپ مجھے کم قیمت پائیں گے۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لیکن تو اللہ تعالیٰ کے ہاں کم قیمت نہیں ہے یا ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ تیری اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ قدر و قیمت ہے۔

اس حدیث کی سند کے تمام محدثین صحیحین کی شرط کے مطابق ثقہ ہیں اس حدیث کو حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الشمائل میں ذکر کیا ہے۔ حضرت اسحاق بن منصور سے انہوں نے حضرت عبدالرزاق سے۔

نیز اس حدیث کو "حبان" نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ (اخرجہ معمر۔ وعد بالرزاق) ۸

حمار کے کیا کہنے

1۔ اس قسم کی ایک اور روایت:

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح بخاری میں ذکر کیا ہے۔

بے شک ایک آدمی کہ جسکو عبداللہ کہا جاتا تھا اس کا لقب "حمار" تھا۔ اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا۔ وہ بعض اوقات شراب لیکر آجاتا ایک دن اس کو لایا گیا۔ تو ایک آدمی نے کہا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ کتنا زیادہ ہے یہ معاملہ جس کے ساتھ اسکو لایا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس پر لعنت نہ کر۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ (صحیح بخاری) ۹

نوٹ: ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حدیث پاک میں یہ الفاظ بھی ذکر کیے ہیں۔

وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىْ يَقُوْلُ بِحَضْرَتِهٖ اَوْيَفْعَلُ مَايَضْحَكُ مِنْهُ

اس کا معمول یہ تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا۔ یعنی آپ کی موجودگی میں ایسی باتیں کرتا جس سے آپ ہنستے یا وہ کوئی کام ایسا کرتا جس سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑتے۔

اس لیے حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جنکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پر لاکھوں سلام

(حدائق بخشش) ۱۰

Marfat.com

حدی خواں

1۔حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سفر میں تھے۔کہ ازواج مطہرات کی سواریوں کو ہانکنے والا اشعار پڑھ رہا تھا۔راوی کہتے ہیں کہ حَادٍ یاسَائِقٌ ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات حدی خواں کے سامنے آگے تھیں۔

تو آپ نے فرمایا اے اَنْجَشَہ وَیْحَکَ تجھ پر افسوس۔تو شیشیوں (یعنی عورتوں) پر نرمی کر۔

(اخرجہ احمد) ١١

یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک حُدی خواں تھا۔جو آپکی ازواج مطہرات کے سامنے حُدی کرتا۔جسکو انجشہ کہا جاتا تھا۔اس نے گا گا کر باتیں کیں تو اونٹ سختی کرنے لگا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے انجشہ تجھ پر افسوس!تو شیشیوں (یعنی خواتین) پر نرمی کر۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ١٢

نوٹ: ان احادیث مبارکہ میں جو ازواجِ مطہرات کا اسکے سامنے آنے کا ذکر کیا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ پردہ کا حکم آنے سے پہلے کا ہو۔"قواریر کا معنی ہے۔النساء (عورتیں)" یہ آپکے مزاح کا کلمہ ہے۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔ہمیشہ ہمیشہ تا قیام قیامت۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

ان احادیث میں شیشہ سے مراد خواتین ہیں، کیونکہ ان کے عزائم ضعیف ہوتے ہیں اور جس طرح شیشہ نازک ہوتا ہے اور جلدی ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح عورتیں بھی نازک اندام ہوتی ہیں اور ان کی ٹوٹ پھوٹ کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔آپ نے اس خوش الحان حدی خواں کو گانے سے اس لیے منع کیا کہ عورتیں اس کی آواز کے حسن سے فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں، یا اس لیے کہ گانے کی آواز سن کر اونٹ تیز چلتے ہیں اور ان کے تیز چلنے کی وجہ سے عورتوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

(شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، جلد ٦، ص ٧٧٣۔٧٧٤ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)

Marfat.com

آپکے مکارم اخلاق اور آپکے مزاح کو پسند فرمانے اور آپکے حسن خلق کا یہ کرشمہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی باتوں کو سن لیتے تھے۔

ام زرع کی روایت کردہ طویل حدیث جسکو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۱۳

اور بعض روایات میں یہ بھی ہے بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان فرمایا:

حدیث خرافہ

1- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے سامنے ایک رات ایک حدیث بیان فرمائی۔

ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کردہ حدیث حدیث خرافہ معلوم ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتی ہو۔حدیث خرافہ کیا ہے؟

خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک آدمی تھا۔جس کو زمانہ جاہلیت میں جنوں نے قید کر لیا۔وہ ان کے پاس عرصہ دراز تک رہا۔پھر انہوں نے اسکو انسانوں کی طرف لوٹا دیا۔وہ لوگوں کے سامنے ان عجائب غرائب کو بیان کرتا تھا جو اس نے ان جنوں میں رہ کر دیکھے تھے۔لوگوں نے اس حدیث کو حدیث خرافہ کہا۔(رواہ احمد۔وابو یعلی) ۱۴

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو شمائل میں حسن بن صباح البزار سے روایت کیا۔انہوں نے ابو النضر ہاشم بن قاسم سے اسے روایت کیا۔

مصنف فرماتے ہیں میں کہتا ہوں یہ ان احادیث میں سے ہے۔جن میں عجیب وغریب باتوں کو ذکر کیا گیا ہے۔اور اسمیں ایک طرح کی نکارت ہے۔اور مجاہد بن سعید ایک ایسا راوی

Marfat.com

ہے۔جسکے بارے محدثین نے کلام کیا ہے۔(واللہ اعلم)

بوڑھی عورت اور جنت

1۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب شمائل کے باب مزاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی خاتون حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لیے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔اے ام فلاں بے شک جنت میں کوئی بوڑھی عورت داخل نہیں ہوگی۔حضرت حسن کہتے ہیں کہ وہ بوڑھی خاتون روتے ہوئے واپس جارہی تھی۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اسکو خبر دو کہ بے شک وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی بلکہ اسکی یہ کیفیت ہوگی جسکو قرآن نے بیان کیا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ (الواقعہ ۳۵ تا ۳۷)

بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا۔تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہروں پر پیاریاں۔ایک عمر والیاں۔(الواقعہ) ۱۵

اور اس وجہ سے یہ حدیث مرسل ہے۔(جامع ترمذی۔رواہ البیہقی فی البعث والنشور)۱۶

مزاح اور آقا

1۔حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ہمارے ساتھ مزاح فرماتے ہیں۔تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا. بے شک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوائے حق کے کچھ نہیں فرماتا۔(جامع ترمذی۔اخرجہ احمد) ١٧

تُدَاعِبُنَا کا معنی تُمَازِحُنَا کیا آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔

(قال المبارک فوری فی تحفۃ الاحوزی) ١٨

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جامع ترمذی میں اس حدیث کو باب البر میں اسی سند کیساتھ روایت کیا ہے۔

پھر فرمایا: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

۱: دلائل النبوۃ (۳۳۱/۱) والطبرانی فی الاوسط (۶۵۴۳)

۲: صحیح بخاری (۶۱۲۹) صحیح مسلم (۲۱۵۰)

۳: جامع ترمذی (۱۹۹۱) سنن ابی داؤد (۴۹۹۸)

۴: سنن ابی داؤد (۴۹۹۹) اخرجہ احمد (۲۷۱/۴)

۵: سنن ابی داؤد (۵۰۰۰) سنن ابی ماجہ (۵۰۰۴۲)

۶: جامع ترمذی (۱۹۹۲) سنن ابی داؤد (۵۰۰۲)

۷: قال الشیخ الاسلام فی الفتاوی الکبیری (۵۴/۶)

۸: اخرجہ معمر (۲۸۷) وعبدالرزاق (۱۶۹۸۸)

۹: صحیح بخاری (۶۷۸۰)

۱۰: حدائق بخشش حصہ دوم (۲۶)

۱۱: اخرجہ احمد (۱۸۷/۷/۲/۳)

۱۲: صحیح بخاری (۶۲۰۹، ۶۲۱۱) صحیح مسلم (۲۳۲۳)

۱۳: صحیح بخاری (۵۱۸۹) صحیح مسلم (۲۴۴۸)

۱۴: رواہ احمد (۱۵۷/۶) وابویعلی (۴۴۴۲)

۱۵: القرآن (الواقعہ ۳۵ تا ۳۷)

۱۶: جامع ترمذی (۲۴۱) رواہ البیہقی فی البعث والنشور (۶۸۲)

۱۷: جامع ترمذی (۱۹۹۰) اخرجہ (۳۶۰/۲)

۱۸: قال المبارک فوری فی تحفۃ الاحوزی (۲۳۲/۵)

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرُ

زُهْدُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

تیرہواں باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زہد

سلام اس پر کے جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ جس کا بوریا بستر بچھونا تھا

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زہد

اس دار دنیا سے آپکے اِعْــرَاض جبکہ دار قرار یعنی دار آخرت کیلئے آپکے متوجہ ہونے کی کوشش کرنے اور اس کیلئے عمل کرنے کا ذکر۔

آیات قرآنیہ

1۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَاتَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَامَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى O

اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا۔اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کیلئے دی ہے۔جیتی دُنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اسکے سبب فتنہ میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔(طٰہٰ ۱۳۱) ۱

2۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَاتُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا O (الکهف ۲۸) ۲

اور اپنی جان اس سے مانوس رکھو۔جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔اسکی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہنا مانو۔جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔اور اس کا کام حد سے گذر گیا۔

3۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى لا عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا O ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ لا وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ

Marfat.com

اهْتَدٰیO (النجم ۲۹۔۳۰) ۳

تو تم اس سے منہ پھیر لو۔ جو ہماری یاد سے پھرا۔ اور اس نے نہ چاہی۔ مگر دنیا کی زندگی۔ یہاں تک انکے علم کی پہنچ ہے۔ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ جو اسکی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے۔ جس نے راہ پائی۔

4-اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَO لَاتَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَامَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ وَلَاتَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَO

اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں۔ اور عظمت والا قرآن۔ اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے انکے کچھ جوڑوں کو برتنے دی۔ اور ان کا غم نہ کھا۔ اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو۔ (الحجر۔۸۷۔۸۸) ۴

اس بارے میں قرآنی آیات بہت زیادہ ہیں۔

جو چاہیں بنادیں

اس ضمن جو احادیث ہیں:

1۔ حضرت محمد بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو بھیجا۔ حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام بھی اس فرشتے کے ساتھ تھے۔ اس فرشتہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپکو اختیار دیا ہے۔ کہ آپ رب ذوالجلال کے خاص بندے نبی بن جائیں۔ یا بادشاہ نبی بن جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ جس طرح آپ ان سے مشورہ طلب کر رہے ہیں۔ تو حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عاجزی اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتہ سے فرمایا:

بَلْ اَکُوْنُ عَبْدًا نَبِیًّا

Marfat.com

بلکہ میں اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ نبی بنوں گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی بھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ آپکا اس دار فانی سے انتقال ہو گیا اور آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ (اخرجہ النسائی فی الکبریٰ۔ والبخاری فی التاریخ) ۵

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو "تاریخ" میں حضرت حیوہ بن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمرو بن عثمان سے روایت کیا ان دونوں نے بقیہ بن ولید سے اسے روایت کیا۔

اس حدیث کی اصل صحیح بخاری میں انہی الفاظ کی مثل کے ساتھ موجود ہے۔

2- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا جبرئل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ کہ اچانک ایک فرشتہ آسمان سے اتر رہا ہے۔ حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ فرشتہ جب سے پیدا ہوا۔ اس وقت سے پہلے کبھی بھی وہ زمین پر نہیں اُترا۔ جب وہ اترا تو اس نے عرض کیا۔ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکے رب نے مجھے آپکی طرف بھیجا ہے۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو بادشاہ نبی بنائے یا عبد رسول بنائے؟ (اخرجہ احمد۔ وابن حبان) ۶

مصنف فرماتے ہیں جو نسخہ میرے پاس ہے۔ اسمیں میں نے اس حدیث کو اسی طرح موجود پایا ہے۔ اس سند پر اکتفا کرتے ہوئے اس طریقہ سے ذکر کرنے میں وہ منفرد ہیں۔

ان کے لیے دنیا ہمارے لئے آخرت

1- صحیحین میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ اس حدیث میں جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے اِیلاء فرمایا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ ایک ماہ تک اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس نہیں جائینگے۔ اور بالا خانہ میں رہ کر ان سے جدا رہیں گے۔ جب حضرت عمر

Marfat.com

فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بالا خانہ میں آپکے پاس حاضر ہوئے۔ تو اس وقت آپکے پاس قرظ کے پتوں کا ڈھیر۔ لٹکی ہوئی چمڑے کی ایک مشک۔ اور جو کا ڈھیر تھا۔ جبکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ریت سے آلودہ چٹائی کے اوپر لیٹے ہوئے تھے۔ اس چٹائی کے نشان آپکے پہلو پر نمایاں تھے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عمر تجھے کیا ہوا؟

آپ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے چنیدہ رسول ہیں۔ کسریٰ اور قیصر بظاہر کس قدر نعمتوں میں رہتے ہیں اور آپکے ارد گرد میں یہ ماحول دیکھ رہا ہوں۔ (یہ عرض کیا) اور آپ بیٹھ گئے اس حال میں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

أَوَفِيُّ شَكٍّ اَنْتَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ؟

اے خطاب کے بیٹے! تو کیا آپ شک کر رہے ہیں؟

پھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں (قیصر و کسریٰ) کہ جنکو دنیا کی زندگی میں ہی سب بھلائیاں عطا کر دی گئی ہیں۔ یعنی جلدی انکو ساری آسائشیں مل چکی ہیں۔ (صحیح مسلم۔ صحیح بخاری)۷

اور امام مسلم کی روایت میں ہے۔ کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

أَمَاتَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ؟

"اے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ اس بات سے خوش نہیں ہونگے کہ انکے لیئے صرف دنیا ہی دنیا ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کی ساری بھلائیاں عطا فرمائے گا"؟ (صحیح مسلم)۸

آپ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر۔

پھر جب مہینہ گزر گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنی ازواجِ مطہرات کو اختیار دے دیں۔

ازواج مطہرات کو اختیار دینا

اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل کیا۔

Marfat.com

يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا O وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا O

(الاحزاب ۲۸۔۲۹) ۹

"اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی آرائش چاہتی ہو۔تو آؤ میں تمہیں مال دوں۔اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی والیوں کیلئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے"۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے تفصیلاً اپنی تفسیر میں ذکر کر دیا ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کام کا آغاز ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا۔اور ان سے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْکِ

"بے شک میں آپکے سامنے ایک امر کا ذکر کرنے لگا ہوں۔آپ پر کوئی لازم نہیں کہ آپ اس بارے میں جلدی کریں (بلکہ اس وقت تک جواب نہیں دینا) جب تک کہ آپ اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلیں"۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۱۰

اور آپ نے سورۃ الاحزاب کی یہ آیت انکے سامنے تلاوت کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔میں نے عرض کیا۔کیا میں اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ چنانچہ سب ازواجِ مطہرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی جواب عرض کیا۔آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ آپکی سب ازواجِ مطہرات سے راضی ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رونا

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا کہ آپ ایک ایسی چارپائی پر آرام فرمارہے تھے۔جسکو کھجور کی بنی ہوئی رسی کیساتھ بُنا گیا۔اور آپکے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا۔جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔اس دوران آپ کی خدمت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے

Marfat.com

صحابہ کرام حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف ہو کر لیٹ گئے۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکے پہلو مبارک پر کھجور کے بان کے نشانات دیکھے۔ یہ منظر دیکھ کر انہوں نے رونا شروع کر دیا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا۔

مَا يُبْكِيكَ يَا عُمَرُ؟

اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے کس چیز نے رُلا دیا؟ انہوں نے عرض کیا مجھے کیا ہو گیا کہ اگر میں نہ روؤں۔

قیصر و کسریٰ بادشاہ عیش و عشرت کرتے ہیں۔ دنیا کی تمام آسائشیں انکے پاس ہیں اور اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس حال میں ہیں۔ جس حال میں میں آپکو دیکھ رہا ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہونگے کہ ان کیلئے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو؟

انہوں نے عرض کیا "ہاں"۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ اس طرح ہی ہے۔

(اخرجہ البخاری فی الادب۔ واحمد) ۱۱

(حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح ذکر کیا)

2- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ چارپائی پر پہلو کے بل آرام فرما رہے تھے۔ اس چارپائی کو کھجور کے پتوں سے بٹے ہوئے بان کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سَر مبارک کے نیچے ایسا تکیہ تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت آپکی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضرِ خدمت ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف پہلو بدلا۔ حضرت عمر فارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکے پہلو اور چارپائی کے بان کے درمیان کوئی کپڑا نہیں دیکھا۔ کھجور کے بان نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو مبارک پر نشانات لگائے (تو یہ منظر دیکھ کر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے کس چیز نے رُلا دیا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں ہرگز نہ روتا مگر میں جانتا ہوں کہ آپ قیصر و کسریٰ کے مقابل میں اللہ کی بارگاہ میں زیادہ معزز و مکرم ہیں اور وہ دونوں دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ہر طرح کی آسائش انکے پاس ہے اور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں ہیں جس حال میں آپکو دیکھ رہا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہونگے کہ انکے لئے دنیا ہو۔ اور ہمارے لئے آخرت ہو؟ انہوں نے عرض کیا "ہاں" آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک وہ اس طرح ہی ہوگا۔ (اخرجہ احمد) ۱۲

دنیا سے بے رغبتی

1- حضرت ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر پہلو کے بل آرام فرما رہے تھے۔ آپکے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔ میں انکو چھونے لگا۔ عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ کیا آپ ہمیں خبر نہیں دے دیتے۔ تاکہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بچھا دیں۔ جو آپ کے جسم مبارک کو ان نشانات سے بچائے اور آپ اس بچھونے کے اوپر آرام فرمائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس دنیا سے کیا واسطہ۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دنیا اس سوار کی طرح ہیں۔ کہ جس نے ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کیلئے سایہ سے فائدہ اٹھایا۔ پھر وہ وہاں سے چلا اور اس درخت کے سائے کو چھوڑ دیا۔

(اخرجہ الترمذی۔ وابن ماجہ۔ واحمد) ۱۳

حضرت امام ابن ماجہ نے اسے یحییٰ بن حکیم سے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے اسے روایت کیا۔

حضرت امام ترمذی نے اسے موسیٰ بن عبدالرحمٰن کندی سے انہوں نے زید بن حباب سے اسے روایت کیا۔ ان دونوں نے اسے مسعودی سے ذکر کیا اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

2- حدیث ابن عباس:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک چٹائی پر آرام فرمارہے تھے۔ اس چٹائی نے آپکے پہلو پر نشانات لگادیئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس سے زیادہ نرم و نازک بچھونے کو اختیار فرمالیتے۔ (تو اچھا ہوتا)۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں میرے اور دنیا کیلئے اور نہیں میری اور دنیا کی مثال مگر اس سوار کی طرح کہ جو سخت گرم دن میں چلتا رہے پس وہ ایک درخت کے نیچے دن میں ایک گھڑی کیلئے سایہ طلب کرے۔ پھر روانہ ہوجائے اور اس درخت کے سائے کو چھوڑ دے"۔ (اخرجہ احمد۔ وعبد بن حمید) ۱۴

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

3- صحیح بخاری کی روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ بِیْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَاسَرَّنِیْ اَنْ تَأْتِیَ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْئٌ اَرْصُدُهٗ لِدَیْنٍ

"اگر میرے لیے احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتو مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اس میں تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے کچھ ہو مگر وہ چیز کہ جسکو میں دین کیلئے خرچ کرنے کیلئے منتظر ہوں"۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱۵

مسکین رہنے کی آرزو

1- صحیحین کی روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

"یا اللہ تو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت کے مطابق رزق عطا فرما"

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱۶

Marfat.com

بہر حال وہ حدیث جسکو امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن سنان کی روایت کردہ حدیث سے ذکر کیا انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْناً وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْناً وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ

"یا اللہ تو مجھے مسکین زندہ رکھ اور مجھے مسکینی کی حالت میں وفات عطا فرما اور مسکینوں کی جماعت میں مجھے اٹھا"۔(اخرجہ ابن ماجہ۔ وعبد بن حمید۔ والحاکم) ۱۷

پس بے شک یہ حدیث ضعیف ہے جو اپنی سند کی جہت سے ثابت نہیں۔ اس لئے کہ اسکی سند میں یزید بن سنان ابو فروہ رحاوی راوی ہیں جو کہ بہت ضعیف راوی ہیں۔ واللہ اعلم

2- حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور انداز سے ذکر کیا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ۔ اور مسکینی کی حالت میں مجھے وصال عطا فرما۔ اور قیامت کے دن مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ مساکین اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے۔

اے عائشہ صدیقہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو کسی مسکین کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹا۔ بلکہ کچھ دیکر بھیجو اگرچہ نصف کھجور ہی کیوں نہ ہو۔

اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو مساکین سے محبت کر۔ اور انکو اپنے قریب کر (اگر تو ایسا کرے گی) تو اللہ تجھے قیامت کے دن اپنا قرب خاص عطا فرمائے گا۔

(جامع ترمذی۔ دلائل النبوۃ للبیہقی) ۱۸

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

مصنف فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اسکی سند میں ضعف ہے اور اسکے متن میں ایک طرح کی نکارت ہے۔ (واللہ اعلم)

Marfat.com

چھلنیاں ندارد

1- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک ان سے کہا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے خالص سفید گندم کا آٹا دیکھا یعنی جسکو صاف کیا گیا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے اس طرح کا صاف شفاف آٹا نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انہوں نے جواباً کہا کہ ہمارے پاس چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں۔ تو ان سے استفسار کیا گیا پھر تم آٹے کو کیسے صاف کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اسمیں پھونک مارتے تنکوں میں سے جتنے صاف ہوتے ہو جاتے۔

(اخرجہ البخاری۔ واحمد۔ الترمذی) ۱۹

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار کی حدیث سے اس طرح روایت کیا اور اسمیں ان کلمات کا اضافہ ہے۔ ہم اسے جھاڑتے اور پھر ہم اس کو گوندھ لیتے تھے۔ پھر فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ابوحازم سے روایت کیا۔

مصنف فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن مطرف ابوغسان مدنی سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سھل بن سعد سے اسے روایت کیا۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت قتیبہ سے انہوں نے یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے اسے سھل بن سعد سے روایت کیا۔

اختیار کردہ فقر

1- حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت سلیم بن عامر سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار کے پاس جو کی روٹی بھی زائد نہیں بچتی تھی۔ (رواہ الترمذی فی الشمائل۔ جامع ترمذی) ۲۰

Marfat.com

پھر حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ کئی مرتبہ اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اہل بیت نے مسلسل تین دن تک گندم کی روٹی پیٹ بھر کر تناول نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ آپکا دنیا سے وصال ہو گیا۔

حضرت امام مسلم امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یزید بن کیسان کی حدیث کے حوالے سے اسکو روایت کیا۔ (صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ) ۲۱

3- صحیحین میں ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے۔ وہ مسلسل تین دن گندم کی روٹی تناول فرما کر سیر نہیں ہوئے۔ یہاں تک دنیا سے انہوں نے پردہ فرمایا۔
(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲۲

4- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ انکا وصال ہو گیا۔ انکے دستر خوان سے کبھی بھی کوئی ٹکڑا نہیں اٹھایا گیا۔ یہاں تک انہوں نے دنیا سے پردہ فرمایا۔ (اخرجہ احمد) ۲۳

5- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ بقا کی طرف گزر گئے یعنی آپکا وصال ہو گیا اور آپکے اہل وعیال تین دن تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ (اخرجہ احمد) ۲۴

6- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ بے شک آپ نے

Marfat.com

فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔آپ نے چھلنی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی چھلنی سے صاف کیئے ہوئے آٹے کی آپ نے روٹی تناول فرمائی۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپکو مبعوث فرمایا یہاں تک کہ آپ کی روح قبض فرمالی گئی۔ میں نے عرض کیا۔تم کیسے جو کی روٹی کھاتے تھے؟ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم اس پر اُف ہی کہتے تھے۔(اخرجہ احمد) ۲۵

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس طریقہ کے ذکر کرنے میں منفرد ہیں۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

7۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ ہم پندرہ دن کے بعد کراع (بغیر ہڈی کے گائے یا بکری کے پائے) نکالتے۔تاکہ ہم اسے کھالیں۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔تم اس طرح کیوں کرتے تھے؟ تو آپ ہنس پڑیں اور فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک مسلسل گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ یہاں تک آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلے گئے۔(صحیح بخاری) ۲۶

کھجور اور پانی

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا مہینہ بھی گزرتا تھا۔کہ جس میں انکے چولہے میں آگ نہیں جلتی تھی۔گھر میں سوائے کھجور اور پانی کے کچھ نہیں ہوتا تھا۔یہ کیسے ہوسکتا کہ ہم گوشت لاتے؟

(صحیح بخاری۔اخرجہ احمد) ۲۷

2۔ صحیحین میں ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کبھی کبھی ایسا مہینہ بھی گزرتا تھا۔جس میں ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔بے شک ہمارے پاس دو سیاہ چیزیں (پانی اور کھجور) ہوتی تھی۔مگر دودھ بھیجتے تھے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اسمیں سے خود پیتے اور اس دودھ میں سے ہمیں بھی پلاتے تھے۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ۲۸

Marfat.com

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے یزید سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسکی مثل روایت کیا۔

3- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ماہ کے بعد دوسرا ماہ گزر جاتا۔ اور آپکے گھروں میں سے کسی گھر میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے خالہ جان! پھر تم کس چیز پر گزر اوقات کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا۔ دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر۔
(اخرجہ احمد)۲۹

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

مہینہ کیسے گزرتا

1- حضرت ابوداؤد طیالسی نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دن مسلسل جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ آپکا وصال ہو گیا۔ (صحیح مسلم۔ اخرجہ ابوداؤد طیالسی) ۳۰

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے حوالے سے اسے ذکر فرمایا۔

2- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت حمید بن جلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آل ابی بکر نے ایک رات ہمارے پاس بکری کے پائے بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑا اور میں نے اسے کاٹا یا میں نے اسے پکڑا اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کاٹا۔ پس اُس شخص نے کہا جن سے وہ بیان کر رہی تھیں کیا بغیر کسی چراغ کے؟ ام المؤمنین نے فرمایا اگر ہمارے پاس چراغ ہوتا۔ تو ہم اس کا سالن

Marfat.com

بنا لیتے۔آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مہینہ ایسا بھی آجاتا تھا۔جس میں نہ وہ روٹی پکاتے اور نہ ہنڈیاں میں سالن پکاتے تھے۔(اخرجہ احمد۔وابن سعد) ۳۱

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہز بن اسد سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے بھی روایت کیا۔

ایک روایت میں ایک مہینہ کی بجائے دو ماہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اسے ذکر کرنے میں منفرد ہیں۔

3-حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ماہ گزرتا اسکے بعد ایک اور ماہ گزر جاتا کہ وہ اپنے گھروں میں روٹی پکانے کیلئے یا کوئی اور چیز پکانے کیلئے آگ نہیں جلاتے تھے۔صحابہ کرام نے عرض کیا۔پھر وہ کس چیز پر گزر اوقات کرتے تھے۔اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟

انہوں نے فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر گزارا کرتے تھے۔انکے انصار صحابہ کرام میں سے اچھے پڑوسی تھے۔انکو اللہ تعالیٰ بہتر جزا عطا فرمائے۔انکے پاس دودھ دینے والی بکریاں اور اونٹنیاں تھیں۔وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انکے دودھ میں سے کچھ بھیج دیتے تھے۔(اخرجہ احمد) ۳۲

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اسکو ذکر کرنے میں منفرد ہیں۔

4- صحیح مسلم میں ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔جبکہ لوگ دو سیاہ چیزیں کھجور اور پانی خوب سیر ہو کر کھاتے اور پیتے ہیں۔(صحیح مسلم۔صحیح بخاری) ۳۳

5-امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں گرم کھانا پیش کیا گیا آپ نے اسے تناول فرمایا۔جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَادَخَلَ بَطْنِیْ طَعَامٌ سَخِنٌ مُنْذُ کَذَا وَ کَذَا

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں (جس نے گرم کھانا عطا فرمایا) میرے پیٹ میں اتنے اتنے عرصہ سے گرم کھانا میسر نہیں آیا۔ (اخرجہ ابن ماجہ۔ والبیہقی) ۳۴

جو کی روٹی

1- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضرت سیدہ طیبہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کی روٹی کا ٹکڑا حاصل کیا۔

تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ هٰذَا اَوَّلُ طَعَامٍ اَکَلَهٗ اَبُوْکِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ "یہ پہلا کھانا ہے۔ جو آپکے عظیم والد صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن گزرنے کے بعد کھایا"۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ (اخرجہ احمد) ۳۵

2- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتیں مسلسل خالی پیٹ گزارتے تھے۔ آپکے اہلِ بیت اطہار رات کا کھانا تک نہیں کھا پاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جو کی روٹی تناول فرماتے تھے۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ) ۳۶

3- حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شمائل میں ذکر کیا:

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے کو لیا اور اس پر کھجور کو رکھا اور فرمایا کہ یہ اس روٹی کا سالن ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسے تناول فرمایا۔

(رواہ ابوداؤد۔ والترمذی فی الشمائل) ۳۷

پسندیدہ مشروب

1- حدیث صحیح میں ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مشروب ٹھنڈا میٹھا پانی ہوتا تھا۔ (جامع ترمذی) ۳۸

Marfat.com

انداز شرب

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی نوش فرماتے تھے۔اورارشادفرماتے کہ اس طرح پانی پینا زیادہ سیراب کرنے والا۔زیادہ بیماریوں سے بچانے والا۔اورزود ہضم ہوتا ہے۔(صحیح مسلم)۳۹

مرغن غذا

1۔حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے نہیں جانتا کہ آپ نے مرغن چپاتی روٹی دیکھی ہو۔یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور نہ ہی آپ نے کبھی اپنی نظروں سے بال صاف کئے ہوئے بھنے ہوئے بکری کے گوشت کو دیکھا۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عمدہ دسترخواں پر کھانا تناول نہیں فرمایا:(قال المبارکفوری فی تحفہ الاحوذی)۴۰

اور نہ ہی عمدہ قسم کے برتن میں کھانا کھایا اور نہ ہی آپ کیلئے چپاتی روٹی تیار کی گئی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا۔تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز پر کھانا تناول فرماتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ عام دسترخواں پر۔(صحیح بخاری۔رقم الحدیث)۴۱

رہن کا جواز

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک وہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جو کی روٹی اور گرم کیا ہوا چربی لگا گوشت لیکر حاضر ہوئے۔(جبکہ حالت یہ تھی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذرہ مبارک ایک یہودی کے پاس گروی رکھ کر۔اس سے اپنے اہل وعیال کیلئے جو حاصل کیئے ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا۔آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کے صاع اور گندم کے دانوں کے صاع نے شام نہیں کی۔(صحیح بخاری)۴۲

Marfat.com

روٹی اور گوشت کب جمع ہوتے

1- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح اور شام کیلئے روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوئے۔ ہاں ایسا اس وقت ممکن ہوتا۔ جب آپ کے پاس مہمان ہوتے۔ (رواہ احمد۔ وابن سعد) ۴۳

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شمائل میں اسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سے انہوں نے عفان سے روایت کیا اور یہ سند شیخین کی شرط کے مطابق ہے۔

حضرت عمر فاروق کا آنکھوں دیکھا حال

حضرت ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1- حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا انہوں نے ان فتوحات کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو عطا فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکٹھے ہو جاتے تھے۔ آپ ردی کھجور تک نہیں پاتے تھے کہ جس سے آپ اپنی بھوک کو دور فرما سکیں۔ (صحیح مسلم) ۴۴

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبہ کی حدیث کے حوالے سے اسکو ذکر کیا۔

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ آپکے اختیار کردہ فقر کی وجہ سے تھیں۔ اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فقر اختیاری تھا۔ اضطراری نہیں تھا۔

2- صحیح بخاری میں ہے:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہیں اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی آواز سنی ہے جس سے میں آپ کو بھوک سے پہچان لیتا ہوں۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۴۵

عنقریب اس ضمن میں دلائل النبوۃ کے حوالے سے حدیث آئے گی۔

Marfat.com

ابوالھیثم بن تیہان کا قصہ:

1۔ بے شک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھوک کی وجہ سے دونوں حضرات نکلے وہ دونوں اس حالت میں تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کس چیز نے تم دونوں کو نکالا؟ ان دونوں نے عرض کیا ''بھوک'' نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ اَخْرَجَنِیْ الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا''

''مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے۔ جس چیز نے تم دونوں کو نکالا ہے''۔

یہ سب حضرات حضرت ابوالھیثم بن تیہان کے باغ میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے ان حضرات کو تازہ کھجوریں کھلائیں۔ انکے لئے بکرے کو ذبح کیا۔ سب نے کھانا تناول فرمایا۔ ٹھنڈا پانی نوش فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ھٰذَا مِنَ النَّعِیْمِ الَّذِیْ تُسْأَلُوْنَ عَنْہُ''

''یہ وہ نعمتیں ہیں جنکے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا''۔

(جامع ترمذی۔ اخرجہ الترمذی فی الشمائل) ۴۶

پیٹ پر پتھر باندھنا

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم نے ایک ایک پتھر کو اپنے پیٹ پر باندھا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھایا تو ہم نے دیکھا کہ آپ نے دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔

(جامع ترمذی۔ اخرجہ الترمذی فی الشمائل) ۴۷

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بچھونا کا ذکر

1۔ متفق علیہ حدیث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک آپ سے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کے بارے میں سوال کیا گیا۔تو انہوں نے فرمایا کہ آپکا بچھونا چمڑے کا ہوتا تھا۔جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)۴۸

2۔حضرت حسن بن عرفہ نے فرمایا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصار کی ایک عورت آئی۔اس نے اون اور بال کی بنی رسی سے لپٹا ہوا ایک بچھونا (چوغا) دیکھا وہ گئی اور اس نے میری طرف ایک بچھونا بھیجا۔جس کے اندر اون بھرا ہوا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں جلوہ گر ہوئے۔تو آپ نے فرمایا"اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کیا ہے؟" آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں انصاری خاتون میرے پاس آئی تھی اس نے آ کے بچھونے کو دیکھا وہ گھر گئی اور اس نے یہ بچھونا آپ کیلئے بھیج دیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے یہ واپس کر دو۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔میں اسے واپس نہیں کرونگی۔بلکہ مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ اس قسم کا بچھونا میرے گھر میں بھی ہو۔یہاں تک کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں تین مرتبہ واپس کرنے کیلئے فرمایا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو اسکو واپس لوٹا دے۔اللہ کی قسم اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہتا تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دیتا۔"

(اخرجہ البیہقی فی الدلائل)۴۹

3۔حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شمائل میں فرمایا:

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا گیا کہ آپ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا کس طرح کا ہوتا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ بچھونا چمڑے کا ہوتا تھا۔جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔

4۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا گیا کہ آپکے گھر میں رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کا بچھونا کس طرح کا ہوتا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک ٹاٹ تھا۔ ہم اسے دھویا کرتے تھے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر آرام فرمانے کیلئے سو جاتے۔

ایک رات کا واقعہ ہے کہ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر ہم اس ٹاٹ کی چار تہہ لگالیں تو وہ آپ کیلئے زیادہ آرام دہ ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم نے اس ٹاٹ کے بچھونے کی چار تہہ بنائیں اور اسے بچھادیا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر آرام فرمایا جب آپ نے صبح کی، تو ارشاد فرمایا کہ گذشتہ رات تم نے میرے آرام کرنے کیلئے کیا بچھایا تھا؟ تو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ وہ آپکا ہی بچھونا تھا۔ مگر یہ کہ ہم نے اسکی دو کی بجائے چار تہہ بنادی تھیں۔ نیز ہم نے عرض کیا کہ یہ ہم نے اس لیے کیا تا کہ وہ بچھونا آپ کے اوپر آرام دہ بن جائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس بچھونے کو پہلی حالت پر لوٹا دو۔ کیونکہ اسکی نرمی نے مجھے گزشتہ رات نماز پڑھنے سے منع کیا۔ (اخرجہ الترمذی فی الشمائل) ۵۰

خوبصورت حلہ

1۔ حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ملک یمن کی طرف گیا میں نے وہاں سے یَزَنُ کا بنا ہوا حُلّہ خرید لیا۔ اور میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور ہدیہ دیا یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب آپکے اور قریش کے درمیان مناقشت چلتی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرونگا۔ چنانچہ آپ نے اس حُلّہ کو واپس کر دیا۔ میں نے اسے بیچا۔ تو آپ نے اسے خرید کر لیا۔ چنانچہ آپ نے اس حُلّہ کو زیب تن فرمایا۔ پھر آپ کی صحابہ کرام کے ہاں جلوہ گری ہوئی۔ اور آپ نے اسے پہنا ہوا تھا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چیزوں میں سے کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو آپ کو اس سے زیادہ خوبصورت لگتی ہو۔ میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ اور میں نے کہا:

ماینظر الحکام بالفضل بعد ما. بدا واضح من غرة و حجول

حکام اس کے بعد کس فضیلت و بزرگی کو دیکھیں گے کہ جو آپ کے پاؤں اور پیشانی کی چمک زیادہ ظاہر ہو چکی ہے۔

Marfat.com

اذاقایسوۃ المجد اربی علیھم. کمُستفرِغ ماء الذناب سجیل.

جب وہ آپ کی بزرگی کا اندازہ کرینگے تو وہ ان پر اس طرح زیادہ معلوم ہوگی۔ جس طرح پانی سے بھرے ڈول والا پانی کو گرانے والا ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی ان باتوں کو سن لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہو کر تبسم فرمانے لگے۔ پھر آپ کا شانہ اقدس میں داخل ہوئے اور وہ حلّہ آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنا دیا۔ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ۵۱

پریشانی کا سبب

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں جلوہ گر ہوئے۔ اس حال میں کہ آپ کے چہرے مبارک پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ فرماتی ہیں۔ میں نے خیال کیا۔ شاید درد کی وجہ سے ہے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپکے چہرے مبارک پر پریشانی کے آثار دیکھ رہی ہوں۔ کیا کسی تکلیف کی وجہ سے ایسا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (یعنی کوئی پریشانی نہیں ہے) لیکن سات دینار جو گزشتہ کل ہمیں دیئے گئے تھے تو ہم نے رات گزار دی۔ اور ہم نے انہیں خرچ نہیں کیا۔ وہ بچھونے کے ایک کونے میں رکھے تھے اور وہ مجھے بھلا دیئے گئے۔

(اخرجہ احمد۔ وابن ابی شیبہ) ۵۲

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو ذکر کرنے میں منفرد ہیں۔

2۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابوامامہ بن سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر تم دونوں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اس دن اس بیماری میں دیکھتے جو بیماری آپکو لاحق ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس چھ دینار تھے۔ حضرت موسیٰ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سات دینار تھے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

انہیں علیحدہ کر کے رکھنے کا حکم دیا۔ اس دوران آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا درد لاحق ہوا۔ کہ اس نے مجھے مصروف کر دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس درد میں آپکو عافیت عطا فرمائی۔ تو آپ فرماتی ہیں۔ پھر آپ نے مجھ سے ان دیناروں کے متعلق استفسار فرمایا۔ اس دوران ارشاد فرمایا کہ ان چھ دیناروں کا کیا بنا؟ یا فرمایا کہ ان سات دیناروں کا کیا بنا؟ تو آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کو لاحق ہونے والے درد نے مجھے ان دیناروں سے مصروف کر دیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دیناروں کو منگوایا پھر انکو اپنی ہتھیلی میں رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اس اللہ تعالیٰ کے نبی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ملتے یعنی ان کا وصال ہو جاتا اور یہ دینار انکے پاس ہوتے؟

(اخرجہ احمد) ۵۳

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے منفرداً اسکو ذکر کیا۔

آئندہ کل

1۔ حضرت قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ کل کیلئے کسی چیز کو ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ (رواہ الترمذی فی الشمائل) ۵۴

اور یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ کل کیلئے کسی چیز کو جمع نہیں کرتے تھے۔ ایسی چیزیں کہ جو رکھنے سے خراب ہو جائیں۔ جس طرح کہ کھانے پینے کی چیزیں۔ اس طرح کی اور اشیاء۔

2۔ صحیحین میں یہ حدیث ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ نے فرمایا۔ قبیلہ بنی نضیر کے اموال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بطور مال غنیمت عطا فرمائے تھے۔ کہ جن کے بارے مسلمان گھوڑے اور سواریوں کی وجہ سے مضطرب نہیں ہوئے۔ آپ اپنے اہل وعیال کا ایک سال کا خرچ رکھ دیتے۔ پھر اسکے بعد جو کچھ باقی بچتا۔ اسکو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے کیلئے اسلحہ اور سواریوں (خچر، اونٹ وغیرہ) کی مد میں خرچ کرتے

Marfat.com

تھے۔(سنن ابی داؤد۔دلائل النبوۃ)۵۵

نوٹ: جو کچھ ہم نے ذکر کیا۔حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اس روایت سے اسکی تائید ہوتی ہے۔

3۔ حضرت حلال بن سوید ابو معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔آپ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین پرندے بطور ہدیہ پیش کیے گئے۔آپ کے خادم نے ان پرندوں میں سے ایک پرندے کو کچھ کھلایا۔پس جب آئندہ دن آیا۔تو وہ آپکے پاس دوبارہ آیا۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا میں نے آپکو منع نہیں فرمایا کہ تم آئندہ کل کیلئے کچھ حاصل کرو۔پس بے شک اللہ تعالیٰ ہی آئندہ کل کیلئے رزق عطا فرماتا ہے۔(اس لیے اس سلسلہ میں صرف اور صرف اسی کی ذات پر بھروسہ ہو)۔

۔پلے کدی رزق نہ بندے پنچھی تے درویش
جنہاں دا توکل رب اتے انہاں نوں رزق ہمیش

زہد کے بارے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث

1۔حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف فرما ہوئے؟ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکے ہاں کھجوروں کا ڈھیر پایا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیا ہے؟

انہوں نے عرض کیا یہ کھجوریں ہیں جنکو میں ذخیرہ کر کے رکھتا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر افسوس۔کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس کیلئے جہنم کی آگ کی تپش بن جائے؟ اے بلال! رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خرچ کر اور تو عرش والے کی جانب سے کمی کا خوف بالکل نہ کر۔

2۔حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا:

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقام حلب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا۔میں نے کہا کہ اے حضرت بلال رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ آپ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات کو بیان کریں۔

انہوں نے فرمایا کہ اس مَد میں کوئی خاص چیز مقرر نہیں تھی۔ مگر جب سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ کا اس دارِ فانی سے وصال ہوگیا۔ اس طرح کے اخراجات کی ذمہ داری آپ نے میرے سپرد فرما رکھی تھی۔ چنانچہ جب بھی کوئی مسلمان آپ کے پاس حاضر ہوتا۔ اگر آپ اسے اس حال میں دیکھتے کہ اسکے جسم پر پہننے کیلئے کپڑا نہیں ہے۔ تو آپ مجھے حکم فرماتے۔ چنانچہ میں قرض لیتا۔ اسکے لیے چادر اور اسکے علاوہ دیگر چیزوں کو خریدتا۔ تو میں اس ضرورتمند آدمی کو کپڑا پہنا دیتا اور اسے کھانا کھلا دیتا۔ یہاں تک کہ مجھے مشرکین میں سے ایک آدمی ملا۔ اس نے کہا کہ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس گنجائش ہے۔ آپ میرے علاوہ کسی سے قرض نہ لیا کریں۔ (بلکہ جب بھی آپ کو قرض لینے کی ضرورت ہو۔ تو میرے پاس آجایا کرو) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے ایسے ہی کیا۔

ایک دن کا ذکر ہے۔ میں نے وضو کیا پھر میں کھڑا ہوا تا کہ نماز کیلئے اذان پڑھوں۔ تو اچانک ایک مشرک جو تاجروں کی جماعت میں تھا۔ اس نے مجھے دیکھ لیا۔ جونہی اس نے مجھے دیکھا۔ تو کہنے لگا۔ اے حبشی! آپ فرمانے ہیں کہ میں نے کہا۔ اے بلانے والے میں موجود ہوں۔ اس مشرک نے مجھ سے ایسی باتیں کیں۔ جنہوں نے مجھے تنگ کر دیا۔ اس نے بڑی بڑی تکلیف دہ اور غلیظ باتیں کہیں۔ اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں قرض لیئے ہوئے کتنا عرصہ ہوگیا ہے؟ میں نے کہا تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ اس نے کہا بے شک تیرے اور اس قرض کے درمیان چار راتیں گزر چکی ہیں۔ میں تم پر اس قرض کی وجہ سے سختی کرونگا۔ پس بے شک میں نے تجھے جو کچھ دیا ہے۔ وہ تیری عزت اور تیرے صاحب کو عزت کی وجہ سے نہیں دیا۔ وہ کہنے لگا کہ یہ قرض میں نے آپکو اس لیے دیا ہے تا کہ مجھے ایک غلام حاصل ہو جائے۔ میں نے آپکے ساتھ اس لیے غمخواری کی تا کہ آپ بکریاں چرائیں۔ جس طرح کہ آپ اس سے پہلے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکی باتیں سن کر مجھے اس طرح غصہ آیا۔ جس طرح کہ لوگوں کو اس طرح کی سخت سست باتیں سننے کے بعد غصہ آتا ہے۔ پس میں چلا گیا۔ پھر میں نے جا کر نماز کیلئے اذان دی۔ یہاں تک کہ جب نماز عشاء ادا کر چکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل

Marfat.com

وعیال کے پاس واپس تشریف لے گئے۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے پاس حاضر ہونے کیلئے اجازت طلب کی تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اجازت دیدی۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔وہ مشرک کہ جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا۔میں اس سے اس طرح قرض لیتا رہا۔بظاہر آپکے پاس بھی ایسے اسباب نہیں کہ جن سے آپ میری طرف سے قرض کو ادا کریں۔اور نہ ہی میرے پاس کچھ ہے کہ جس سے میں اس قرض کو ادا کرسکوں۔اور وہ مشرک مجھے بڑا رسوا کر رہا ہے۔تو آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں ان قبیلہ والوں کی طرف جاؤں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے (ان سے کہا جائے) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کچھ عطا فرمادے جس سے وہ میرے، لیے ہوئے قرض کو ادا کرسکیں۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے رخصت ہوا۔یہاں تک کہ میں اپنے گھر میں پہنچا۔میں نے اپنی تلوار اپنا توشہ دان اپنا نیزہ اور اپنے جوتے اپنے سر کے پاس رکھ لیے میں پوری توجہ سے صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔جب کبھی مجھے نیند آتی تو میں بیدار ہوکر بیٹھ جاتا۔جب میں دیکھتا تو ابھی رات باقی ہوتی۔میں سوگیا۔یہاں تک صبح صادق نمودار ہوگئی۔میں نے جانے کا ارادہ کیا۔(اور جو چیز سر کے پاس نکال کر رکھی تھیں انکو لے جانے کا ارادہ کیا) تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مجھے بلانے کیلئے دوڑتا ہوا آرہا ہے۔اس نے کہا اے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو بلارہے ہیں۔میں چل پڑا۔یہاں تک کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگیا۔اچانک کیا دیکھتا ہوں چار اونٹ جو ساز وسامان کے ساتھ موجود ہیں۔تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو ان سے اندر حاضر ہونے کیلئے اجازت طلب کی۔تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَبْشِرْ فَقَدْ جَائَکَ اللّٰہُ بِقَضَاءِ دَیْنِکَ

"اے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خوش ہوجائیں۔اللہ تعالیٰ نے تیرے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا فرمادیے ہیں"۔

آپ فرماتے ہیں۔میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی یعنی شکر ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ مایا۔کیا آپ ساز وسامان سے لدے ہوئے ان چاروں اونٹوں سے نہیں گزرے جنکو

Marfat.com

بٹھایا گیا ہے؟

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے عرض کیا۔''ہاں'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان اونٹوں کو دیکھا ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ اونٹ جو کچھ ان پر ہے وہ آپ کے لئے ہے۔ان پر جو کپڑے اور طعام ہے۔وہ عظیم فدک نے انکے لیئے ہدیہ بھیجے ہیں۔ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تمام کو تم اپنے قبضہ میں لو۔پھر اس سے اپنے قرض کو ادا کرو۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔پس میں نے ایسے ہی کیا۔ان اونٹوں سے ان پرلدے ہوئے سامان کو اتارا پھر انکو باندھ دیا۔پھر میں نے صبح کی نماز کی اذان دینے کیلئے ارادہ کیا۔یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔تو میں نماز سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جنت البقیع کی طرف چلا گیا۔میں نے اپنے دونوں کانوں میں اپنی انگلیوں کو ڈالا۔اور باآواز بلند اعلان کرنے لگا۔کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لینا ہو۔وہ حاضر ہو جائے۔پس میں ان چیزوں کو بیچتا رہا اور ان سے قرض ادا کرتا رہا۔اور میں سامان لیتا اور اس سے قرض کو ادا کرتا۔یہاں تک کہ اس سرزمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لینے والا کوئی بھی باقی نہیں بچا۔یہاں تک کہ میرے پاس فرمایا دو اوقیہ یا ڈیڑھ اوقیہ باقی بچ گیا۔ پھر میں مسجد کی طرف چل پڑا کیونکہ دن کا کافی حصہ گزر چکا تھا۔جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔چنانچہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا۔اے بلال تیرے پاس جو کچھ مال تھا اس کا تو نے کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ قرض تھا اللہ تعالیٰ نے اس سارے قرض کو ادا کرا دیا ہے۔اب قرض میں سے کوئی چیز بھی باقی نہیں بچی۔آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔کیا کوئی چیز بچی بھی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے عرض کیا ''ہاں'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو دینار باقی بچے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس بارے میں خیال کر۔کہ تو نے مجھے ان دو دیناروں کے بارے میں راحت پہنچانی ہے۔میں اپنے اہل وعیال میں سے کسی ایک کے پاس نہیں جاؤنگا۔جب تک کہ تو مجھے ان دو دیناروں کے بارے میں راحت نہیں پہنچائے گا۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہ آیا کہ جن پر ان دو دیناروں کو خرچ کرتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات مسجد میں گزاری۔ یہاں تک کہ وہیں آپکو صبح ہوگئی۔ دوسرے دن بھی آپ مسجد میں رہے۔ یہاں تک جب دوسرے دن کا آخری حصہ شروع ہوا۔ تو دو سوار آگئے۔ میں ان دونوں کے ساتھ گیا۔ انکو کپڑے پہنائے اور ان دونوں کو کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا ادا فرمائی تو مجھے اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا۔ جو کچھ آپکے پاس تھا اس کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ان دو دیناروں کے بارے میں بھی آپکو راحت پہنچائی ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سن کر اللہ اکبر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ اور شکر کرنا اس بنا پر تھا کہ ان دو دیناروں کے ہمارے پاس رہتے ہوئے ہمارے وصال فرمانے کا وقت نہیں آیا۔ یہ خوف محسوس کرتے ہوئے کہ اگر وہ دو دینار ہمارے پاس ہوتے اور اس دوران ہمارا وصال ہو جاتا تو کیا بنتا۔ پھر میں آپکے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔ ان میں سے ہر ایک کو سلام کیا۔ یہاں تک کہ آپ پھر اس زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف فرما ہوئے جہاں آپ نے رات گزارنی تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ سے فرمایا۔ یہ اس چیز کی تفصیل ہے۔ جس کے بارے میں آپ نے مجھ سے پوچھا تھا۔ (سنن ابی داؤد، دلائل النبوۃ) ۵۵

خوشی کے آثار

1۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شمائل میں ذکر کیا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے سوال کیا کہ آپ اسے کچھ عطا فرمائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بظاہر اس وقت) میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو میں تجھے عطا کروں۔ لیکن تم میرے نام پر بطور ادھار کسی سے کچھ لے لو۔ جب کوئی چیز میرے پاس آئے گی تو میں وہ قرض ادا کر دونگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اسے جو کچھ اس نے مانگا اسے عطا فرمایا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جو آپکی قدرت میں نہ ہو اس کا

Marfat.com

آپکو مکلف نہیں بنایا۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی بات کو ناپسند کیا۔اس دوران انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خرچ کریں اور عرش والے رب ذوالجلال سے رزق کی کمی کا خوف نہ کریں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور انصاری کی اس بات کو سنکر خوشی کے آثار آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ اقدس پر نمایاں تھے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی چیز کا حکم دیا گیا۔

(رواہ الترمذی فی الشمائل)۵٦

2۔ایک اور حدیث شریف میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! بے شک تم مجھ سے ضرور مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ میری ذات کیلئے بخل کا انکار فرماتا ہے۔

اس لیے مومنین کا یہ عقیدہ ہے۔(اخرجہ احمد۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)۵۷

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے، نہ حاجت اگر کی ہے

(حدائق بخشش حصہ اول)۵۸

جنگ حنین کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غنیموں کی تقسیم کرنے کے بارے میں سوال کیا۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی قسم اگر میرے پاس اس شاخ دار درخت کی شاخوں کے برابر مال ہوتا تو میں ضرور اسکو تمہارے اندر تقسیم کر دیتا۔پھر تم مجھے اس بارے میں بخل کرنے والا۔بزدلی دکھانے والا اور کذب بیانی سے کام لینے والا نہ پاتے۔(صحیح بخاری) ۵۹

مٹھی بھر سونا

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1۔ حضرت رُبیّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ میں

Marfat.com

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں کی ٹوکری اور باریک دانوں والی کوئی چیز پیش کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مٹھی بھر زیورات یا فرمایا کہ سونا عطا فرمایا۔

(اخرجہ الترمذی فی الشمائل۔ اخرجہ احمد) ٦٠

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

1۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیسے نعمتوں میں عیش و عشرت سے رہ سکتا ہوں۔ جبکہ صاحب قرن نے صدیوں کو نگل لیا ہے۔ اس نے اپنی پیشانی کو جھکایا ہوا ہے اور اپنے کانوں کو انتہائی متوجہ کیا ہوا ہے۔ وہ انتظار میں ہے کہ کب اسکو حکم دیا جائے۔

مسلمانوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکے فرمان کا کیا مطلب ہے؟ اس موقع پر ہم کیا کہیں؟ حضور نبی اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم کہو۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا.

ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے وہی اچھا کارساز ہے۔ ہم صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (جامع الترمذی۔ دلائل النبوۃ) ٦١

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ابن ابی عمر سے روایت کیا۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے مطرف سے اسے روایت کیا۔ اور خالد بن طہمان کی حدیث سے ذکر کیا ان دونوں نے عطیہ سے اور وہ ابن سعید عوفی جدی ابو الحسن کوفی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا۔

اور حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

مصنف فرماتے ہیں۔ ان سے اس حدیث کو ایک اور طریقہ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کے حوالے سے ذکر کیا گیا جس طرح کہ عنقریب اپنے مقام میں اس کا ذکر آئے گا۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر روایت کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1۔ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ O (الانعام ۵۲) ۶۲

''اور نہ نکالو انہیں جو پکاریں اپنے پروردگار کو صبح وشام طالب ذات ہو کر نہ تم پر ان کا کچھ حساب ہے اور نہ تمہارا کچھ حساب ان پر ہے۔ اب انکو نکال دو تو بے جا ہوگا''۔

راوی کہتے ہیں کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حفص فزاری آئے۔ تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤمنین میں سے کمزور لوگ حضرت صہیب، حضرت بلال، حضرت عمار اور حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جب ان کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد ان کمزور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ تو وہ اسکو حقیر جاننے لگے۔

پس وہ آئے تو انہوں نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تنہائی میں ملنے کا اظہار کیا اور انہوں نے کہا بے شک ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے مجلس کا علیحدہ مقام اور وقت مقرر کریں۔ تاکہ یہ غریب ہمارے افضل کو جان سکیں۔ بے شک اہل عرب کے وفود آپکے پاس آتے رہیں گے تو ہم لوگ اس بات سے شرم محسوس ہوتے ہیں کہ وہ اہلِ عرب ہمیں ان غلاموں اور فقراء کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں۔ پس جب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپکے پاس آئیں تو آپ انکو وہاں سے اٹھادیا کریں۔ جب ہم آپ سے ملاقات کر کے فارغ ہو جائیں۔ اسکے بعد آپ چاہیں تو انکو اپنے ساتھ بٹھالیا کریں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر آمادگی کا اظہار کیا تو وہ کہنے لگے کہ ہمیں یہ تحریری دستاویز تیار کر کے دیں۔ (تاکہ ہمارے پاس لکھا ہوا ثبوت موجود ہو)۔

راوی کا بیان ہے:

2۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحیفہ منگوایا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا تاکہ وہ یہ سب کچھ تحریر کر دیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم

Marfat.com

ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو حضرت سیدنا جبرئیل یہ آیت مبارکہ لیکر حاضر ہوئے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ O

"اور نہ نکالو انہیں جو پکاریں اپنے پروردگار کو صبح و شام طالب ذات ہو کر نہ تم پر ان کا کچھ حساب ہے اور نہ تمہارا کچھ حساب ان پر ہے۔ اب انکو نکال دو تو بے جا ہوگا"۔

(الانعام ۵۲) ۶۳

پھر حضرت اقرع بن حابس اور حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بیان فرمایا۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَاۤءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ O

"اور اس طرح سے ہم نے فتنہ قرار دے دیا ان میں سے ایک کو دوسرے کیلئے تا کہ کہیں یہی نادار ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہم میں سے کیا اللہ شکر گزاروں کو نہیں جانتا"۔

(الانعام ۵۳) ۶۴

پھر ارشاد فرمایا:

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لا اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

"اور جب آ گئے تمہارے پاس وہ جو ہماری آیتوں کو مانیں تو کہو کہ تم پر سلام ہے۔ لکھ دیا تمہارے پروردگار نے اپنے کرم پر رحمت کو۔ کہ بلاشبہ جس نے تم میں سے کر لیا۔ برا کام نادانی سے پھر توبہ کر لی۔ اسکے بعد اور درست ہو گیا۔ تو بے شک اللہ غفور رحیم ہے"۔

(الانعام ۵۴) ۶۵

راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے یہاں تک کہ ہم اپنے گھٹنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھٹنوں کے

Marfat.com

ساتھ ملا کر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھے تھے۔ جب آپ کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو آپ اٹھ کر تشریف لے جاتے اور ہمیں چھوڑ دیتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا۔

وَاصبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَاج وَلَاتُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًاO

''اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو۔ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اسکی رضا چاہتے ہیں۔ اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔ کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہانہ مانو۔ جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔ اور اس کا کام حد سے گزر گیا''۔ (الکھف۔۲۸) ۶۶

مصنف نے جو اس آیت کے تفسیری نکات بیان کیے:

وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْھُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ اشراف قریش کے ساتھ نہ بیٹھیں۔

مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا. آیت مبارکہ میں کلمہ مَنْ سے مراد عُیَیْنَہ اور اَقْرَع ہیں۔

وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا

فُرُطًا کا ایک معنی ہے ھَلَاکًا

فُرُطًا کا دوسرا معنی ہے۔ عیینہ اور اقرع کا معاملہ پھر اللہ تعالیٰ نے انکے لیے دو آدمیوں کی مثال بیان کی۔ اور دنیا کی زندگی کی مثال بیان کی۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس جب ہم اس گھڑی تک پہنچے۔ کہ جس میں آپ کھڑے ہو جاتے۔ تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور ہم انکو چھوڑ دیتے۔ یہاں تک کہ آپ کھڑے ہو جاتے۔

(سنن ابن ماجہ) ۶۷

حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

3۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ ہم چھ

Marfat.com

لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

میرے بارے میں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کے لوگوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہم اس بات سے راضی نہیں ہونگے کہ ہم انکے پیروکار بن جائیں بلکہ آپ ان کو اپنے آپ سے دور کردیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اس معاملہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِل مبارک میں کچھ خیال آیا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انکو خیال آئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ فرمان نازل کیا۔ (صحیح مسلم۔ سنن ابن ماجہ) ٦٨

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

”اور نہ نکالو انہیں جو پکاریں اپنے پروردگار کو صبح وشام طالب ذات ہو کر نہ تم پر ان کا کچھ حساب ہے اور نہ تمہارا کچھ حساب ان پر ہے۔ اب انکو نکال دو تو بے جا ہوگا“۔

(الانعام۔٥٢) (القرآن) ٦٩

حافظ بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

4۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں مہاجرین کی ایک جماعت میں انکے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اور بے شک ان میں سے بعض لوگ اپنے جسم کے بعض حصے کے بغیر کپڑے کے ہونے کیوجہ سے چھپ رہے تھے۔ ہمارے قاری ہم پر قرآن مجید کی آیات کو پڑھ رہے تھے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب غور سے سن رہے تھے۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ مَعَهُمْ نَفْسِیْ.

”تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں سے ایسے لوگ بنائے جن کے بارے مجھے حکم دیا گیا کہ میں انکے ساتھ اپنی ذات کے بارے میں صبر کر کے بیٹھوں“۔

Marfat.com

راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں بیٹھ گئے۔تا کہ وہ ہمارے درمیان ہمارے اطمینان کیلئے ہمارے ساتھ جلوہ گر ہو جائیں۔پھر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح اشارہ فرمایا۔

راوی کا بیان ہے کہ پورے حلقہ کی توجہ ادھر ہی ہوگئی اور انکے چہرے ظاہر ہو گئے۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سب میں سے میرے ساتھ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زیادہ کرم نوازی فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

5۔ اَبْشِرُوْا مَعَاشِرَ صَعَالِيْکَ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةَ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِکَ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ.

''اے فقراء مہاجرین کے گروہ تم قیامت کے دن نور تام کی بشارت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔تم مالداروں سے جنت میں نصف دن پہلے داخل ہو گے۔قیامت کا آدھا دن پانچ سو سال کے برابر ہوگا''۔(سنن ابی داؤد۔دلائل النبوۃ)۷۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب ترین نہیں تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے۔کیونکہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔(جامع ترمذی۔رواہ البخاری فی الادب المفرد)۷۱

☆......☆......☆

Marfat.com

حوالہ جات

۱: القرآن۔(طٰہٰ ۱۳۱) ۲: القرآن۔(الکہف ۲۸)

۳: القرآن۔(النجم ۲۹۔۳۰) ۴: القرآن۔(الحجر ۸۷۔۸۸)

۵: اخرجہ النسائی فی الکبریٰ (۶۷۴۳) والبخاری فی التاریخ (۱/۱۴۴)

۶: اخرجہ احمد (۲/۲۳۱) وابن حبان (۲۱۳۷) ۷: صحیح مسلم (۱۴۷۹) صحیح بخاری (۲۴۶۸، ۴۹۱۴)

۸: صحیح مسلم (۱۴۷۹/۳۱) ۹: القرآن۔(الاحزاب ۲۸۔۲۹)

۱۰: صحیح بخاری (۴۷۸۵) صحیح مسلم (۱۴۷۵) ۱۱: اخرجہ البخاری فی الادب (۱۱۶۳) واحمد (۳/۱۴۰)

۱۲: اخرجہ احمد (۳/۱۴۰) ۱۳: اخرجہ الترمذی (۲۳۷۷) وابن ماجہ (۴۱۰۹) واحمد (۱/۴۴۱)

۱۴: اخرجہ احمد (۱/۳۰۱) وعبد بن حمید (۵۹۹) ۱۵: صحیح بخاری (۶۴۴۵، ۷۲۲۸) صحیح مسلم (۹۹۱)

۱۶: صحیح بخاری (۶۴۶۰) صحیح مسلم (۱۰۵۵)

۱۷: اخرجہ ابن ماجہ (۴۱۲۶) وعبد بن حمید (۱۰۰۲) والحاکم (۴/۳۵۸)

۱۸: جامع ترمذی (۲۳۵۲) ودلائل النبوۃ للبیہقی (۲/۱۲)

۱۹: اخرجہ البخاری ۶۴۱۰ واحمد (۵/۳۳۲) والترمذی (۲۳۶۴)

۲۰: رواہ الترمذی فی الشمائل (۱۴۵) جامع ترمذی (۲۳۵۹)

۲۱: صحیح مسلم (۲۹۷۶) جامع ترمذی (۲۳۵۹) سنن ابن ماجہ (۳۳۴۳)

۲۲: صحیح بخاری (۶۴۵۴) صحیح مسلم (۲۹۷۰)

۲۳: اخرجہ احمد (۶/۱۵۶) ۲۴: اخرجہ احمد (۶/۲۵۵)

۲۵: اخرجہ احمد (۶/۷۱) ۲۶: صحیح بخاری (۶۶۸۷، ۵۴۲۳)

۲۷: صحیح بخاری (۲۴۵۸) اخرجہ احمد (۶/۵۰) ۲۸: صحیح بخاری (۶۴۵۹) صحیح مسلم (۲۹۷۲)

۲۹: اخرجہ احمد (۶/۷۱) ۳۰: صحیح مسلم (۲۹۷۰) اخرجہ ابوداؤد طیالسی (۱۳۸۹)

۳۱: اخرجہ احمد (۶/۲۱۷) وابن سعد (۱/۴۰۴) ۳۲: اخرجہ احمد (۶/۴۰۵)

۳۳: صحیح مسلم (۲۹۷۵) صحیح بخاری (۵۳۸۳) ۳۴: اخرجہ ابن ماجہ (۴۱۵۰) والبیہقی (۷/۲۸۰)

Marfat.com

۳۵:اخرجہ احمد(۲۱۳/۳)　۳۶:جامع ترمذی(۲۳۶۰)سنن ابی ماجہ(۳۳۴۷)

۳۷:رواہ ابوداؤد(۳۶۶۰)والترمذی فی الشمائل(۱۸۴)　۳۸:جامع ترمذی(۱۸۹۵)

۳۹:صحیح مسلم(۱۲۳/۲۰۲۸)

۴۰:قال المبارکفوری فی تحفۃ الاحوذی(۳۹۸/۵)

۴۱:صحیح بخاری رقم الحدیث(۵۳۸۶،۵۴۳۱،۶۴۵۷)　۴۲:صحیح بخاری(۲۰۶۹،۲۵۰۸)

۴۳:رواہ احمد(۲۷۰/۳)وابن سعد(۳۰۹/۱)　۴۴:صحیح مسلم(۲۹۷۷)

۴۵:صحیح بخاری(۳۵۷۸،۵۳۸۱)صحیح مسلم(۲۰۴۰)

۴۶:جامع ترمذی(۲۳۶۹)اخرجہ الترمذی فی الشمائل(۳۷۳)

۴۷:جامع ترمذی(۲۳۷۱)اخرجہ الترمذی فی الشمائل(۳۷۲)

۴۸:صحیح بخاری(۶۴۵۶)صحیح مسلم(۲۰۸۲)　۴۹:اخرجہ البیہقی فی دلائل(۳۴۵/۱)

۵۰:اخرجہ الترمذی فی الشمائل(۳۳۰)　۵۱:اخرجہ الطبرانی فی الکبیر(۳۰۹۴)

۵۲:اخرجہ احمد(۳۱۴/۶)وابن ابی شیبہ(۸۳/۷)　۵۳:اخرجہ احمد(۱۰۴/۶)

۵۴:رواہ الترمذی فی الشمائل(۳۵۵)

۵۵:سنن ابی داؤد(۳۰۵۵،۳۰۵۶)دلائل النبوۃ(۳۴۸/۱)

۵۶:رواہ الترمذی فی الشمائل(۳۵۶)　۵۷:اخرجہ احمد(۱۶/۳)رواہ ابونعیم فی الحلیۃ(۱۳۱/۷)

۵۸:حدائق بخشش حصہ اول(۸۸)　۵۹:صحیح بخاری(۲۸۲۱،۳۱۴۸)

۶۰:اخرجہ الترمذی فی الشمائل(۲۰۴)اخرجہ احمد(۳۵۹/۶)

۶۱:جامع الترمذی(۲۴۳۱،۳۲۴۳)دلائل النبوۃ(۳۴۸/۱)　۶۲:القرآن(الانعام ۵۲)

۶۳:القرآن(الانعام ۵۲)۶۴:القرآن(الانعام ۵۳)　۶۵:القرآن(الانعام ۵۴)

۶۶:القرآن(الکہف ۲۸)　۶۷:سنن ابن ماجہ(۴۱۲۷)

۶۸:صحیح مسلم(۲۴۱۳)سنن ابن ماجہ(۴۱۲۸)　۶۹:القرآن(الانعام ۵۲)

۷۰:سنن ابی داؤد(۳۶۶۶)دلائل النبوۃ(۳۴۹/۱)

۷۱:جامع ترمذی(۲۷۵۴)رواہ البخاری فی الادب المفرد(۹۴۶)

☆......☆......☆

Marfat.com

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرُ

فِیھَا ثَلاَثَۃُ فُصُوْلٍ

چودھواں باب

اس میں تین فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فِیْ عِبَادَتِہٖ عَلَیْہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاجْتِھَادِہٖ فِیْ ذٰلِکَ

پہلی فصل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور اس کیلئے کوشش

کرتے رہے عبادت تلاوت تمام رات
خود مصطفیٰ نے ایسے منائی شب برات

Marfat.com

Marfat.com

پہلی فصل: رسول اللہ ﷺ کی عبادت اور اس کیلئے کوشش

عبادت میں معمول

1۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے شروع فرماتے (اتنے بکثرت روزے رکھتے) یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ افطار نہیں کرینگے۔ (یعنی روزے ہی رکھیں گے) اور روزے رکھنے ترک کرتے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۱

اے مخاطب! آپکا معمول یہ تھا تو نہیں چاہتا کہ آپکو قیام کی حالت میں دیکھے۔ مگر تو آپکو قیام کرتے ہی دیکھے گا۔ اور تو نہیں چاہتا کہ یہاں آپ کو سونے کی حالت میں دیکھے مگر تو دیکھے گا۔ کہ آپ نیند فرمارہے ہیں۔ (صحیح بخاری) ۲

2۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رمضان میں اور اسکے علاوہ دیگر مہینوں میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کو گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے چار رکعتیں ادا فرماتے۔ اے مخاطب! تو انکی طوالت اور خشوع وخضوع کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر عرض کیا گیا خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کرتے۔ تو انکے حسن (خشوع وخضوع) اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ فرمایا۔ پھر آپ آخر میں تین رکعت وتر ادا کرتے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۳

ترتیل کے ساتھ پڑھنا

1۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی سورت کو ترتیل کیساتھ پڑھتے۔ یہاں تک کہ وہ سورت طویل سے بھی طویل ترین بن جاتی۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے اور وہ اتنا لمبا قیام ہوتا تھا۔ کہ میں انتظار کرتی لیکن وہ قیام جاری رہتا۔ یہاں تک کہ میں واپس لوٹ آتی۔

(اخرجہ احمد۔ صحیح بخاری) ۴

Marfat.com

2۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا۔ کہ انہوں نے ایک رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ، سورۃ نساء اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کی۔ پھر اتنی ہی دیر کا رکوع کیا۔ رکوع سے اٹھ کر تقریباً اتنی دیر کھڑے رہے۔ اور اتنی ہی دیر آپ نے سجدہ کرنے میں لگائی۔ (صحیح مسلم۔ صحیح بخاری) ۵

3۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات قیام فرمایا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ اور اس دوران اس آیت کی تلاوت فرماتے رہے۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُکَ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَکِيۡمُ.

"اگر تو انہیں عذاب کرے۔ تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے"۔ (المائدہ ۱۱۸) ۶

(حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔ نے روایت کیا)

(رواہ احمد۔ سنن ابن ماجہ) ۷

یہ تمام کا تمام صحیحین اور ان دونوں کے علاوہ کتب صحاح میں موجود ہے۔

ان اشیاء کی تفصیل کا مقام "کتاب احکام الکبیر" ہے۔

شکر گزار بندہ

صحیحین میں ہے:

1۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام فرمایا یہاں تک کہ آپکے قدم مبارک پر ورم آگئی۔ آپ سے عرض کیا گیا۔

کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے آپکے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو نہیں بخش دیا؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفَلَا اَکُوۡنُ عَبۡدًا شَکُوۡرًا۔

کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۸

اس سے پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے یہ چیزیں بہت زیادہ پسند ہیں۔ خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (حضرت امام احمد اور حضرت امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت کیا)

Marfat.com

2- حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ بے شک حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ بے شک نماز آپکی محبوب ترین چیزوں میں سے ہے۔اس سے جتنا آپ چاہیں لیں۔ (اخرجہ احمد۔ والطبرانی) ۹

دائمی عمل

صحیحین کی روایات:

1- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ ہم سخت گرمی میں رمضان المبارک کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔تو ہم میں سے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔
(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)۱۰

2- حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا۔کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنوں میں سے کسی چیز کو خاص کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ "نہیں" بلکہ آپکا عمل مبارک دائمی ہوتا تھا۔تم میں سے کون اس چیز کی طاقت رکھتا ہے۔جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاقت رکھتے تھے؟

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)۱۱

3- اکثر صحابہ کرام سے مروی ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے روزے رکھتے تھے۔اور اپنے صحابہ کرام کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصال (مسلسل) کے روزے رکھنے سے منع کر دیا اور ارشاد فرمایا بے شک میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں۔بے شک میں اپنے رب کے ہاں راتیں گزارتا ہوں۔وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔
(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)۱۲

اور صحیح یہ ہے کہ یہ کھانا اور پلانا معنوی طور پر ہوتا تھا۔

جس طرح کہ حدیث پاک میں ہے جسکو امام ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُکْرِہُوا مَرضٰکُمْ عَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُھُمْ وَیَسْقِیْھِمْ۔

Marfat.com

''تم اپنے بیماروں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ انکو کھلاتا اور پلاتا ہے۔''(جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ) ١٣

اور وہ کتنی اچھی بات ہے۔ جو بعض حضرات نے کہی ہے۔ اس موضوع پر احادیث ہیں کہ تیرے سامنے ان کا ذکر تجھے کھانے پینے سے اعراض کرنے پر برانگیختہ کرے گا۔ اور زادِ راہ سے بھی بے نیاز کردے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور ہر دِن میں اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم۔ صحیح بخاری) ١٤

قرآن مجید کو دوسرے سے سننا

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا:

1۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ تم میرے سامنے قرآن مجید پڑھو۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا میں آپکے سامنے قرآن مجید پڑھوں حالانکہ قرآن تو آپ پر نازل کیا گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ دوسرے سے قرآن مجید کو سُنوں۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں نے آپکے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا:

فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا

''تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں۔ اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں''۔ (النساء ۴۱) ١٥

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تیرے لیے کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی طرف توجہ کی تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ١٦

Marfat.com

احتیاط کی انتہا

صحیح بخاری میں ہے:

1۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ اگر اپنے بچھونے پر کھجور پاتے تو ارشاد فرماتے کہ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی ہوگی تو میں ضرور اسے کھاتا۔ (صحیح بخاری۔صحیح مسلم) ١٧

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

2۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت اپنے پہلو کے نیچے کھجور پائی۔ تو آپ نے اسکو کھالیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات نہ سو سکے۔ تو آپ کی بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رات کو بے آرام رہے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پہلو کے نیچے ایک کھجور پائی اور اسکو میں نے کھالیا اس دوران ہمارے پاس صدقہ کی کھجوروں میں سے کھجوریں تھیں تو مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ صدقہ کی کھجوروں میں سے نہ ہو۔ (اخرجہ احمد) ١٨

اس حدیث کو ذکر کرنے میں حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ منفرد ہیں

اور حضرت اسامہ بن زید جو کہ لیثی ہیں۔ جو حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے راویوں میں سے ہیں۔

اس کھجور کے بارے میں ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معصوم ہونے کی وجہ سے لیکن یہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کمال تقوی ہے کہ آپ اس رات (کھجور کے تناول فرمانے کی وجہ سے بے چین رہے)۔

کمال تقویٰ

1۔ حدیث صحیح:

Marfat.com

میں یہ بات موجود ہے کہ حضور نبی اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِیْ

''اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک میں تم سب سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور میں تم میں سے اس چیز کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں کہ جس سے میں نے تقویٰ اختیار کرنا ہے''

(صحیح بخاری رقم الحدیث)۱۹

2۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَعْ مَایَرِیْبُکَ اِلٰی مَالَایَرِیْبُکَ

''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسکو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے''

(سنن نسائی۔ جامع ترمذی)۲۰

3۔ حضرت حماد بن سلمہ نے فرمایا:

انہوں نے ثابت سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ کے پیٹ سے اس طرح جوش مارنے کی آواز آ رہی تھی جس طرح ہنڈیا جوش مار رہی ہو۔ (رواہ الترمذی فی الشمائل۔ والنسائی)۲۱

4۔ ایک اور روایت میں ہے۔ آپکے سینے سے اس طرح جوش کی آواز آ رہی تھی۔ جس طرح کہ بجلی کی آواز ہوتی ہے۔ یعنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گریہ زاری کرنے کی وجہ سے اس طرح آواز آ رہی تھی۔

بوڑھا کرنے والی سورتیں

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا:

1۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں آپکو دیکھتا

Marfat.com

ہوں۔ کہ آپ پر بڑھاپے کے آثار نمودار ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سورۃ ہود، واقعہ، مرسلات، عم تیسالُوْن اوراذَالشَّمْسُ کُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(رواہ احمد فی الزہد۔ وابویعلی۔ والدارقطنی فی العلل) ۲۲

2۔ ایک اور روایت میں ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپا بڑی سرعت سے آپکی طرف آرہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا الْوَاقِعَةُ وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ وَاِذَاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ

"مجھے سورہ ہود اور اسکی اخوات سورہ واقعہ عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فِیْ شَجَاعَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دوسری فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت

ایک ہی ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں
شان قناعت کا ہے شاہد، خندق کا ہر ایک مجاہد
ضرب نبی نے فتح و ظفر کے کھول دیئے در ماشاء اللہ

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت

بہادر کا کمال:

بعض اسلاف سے ہم نے تفسیر میں ذکر کیا کہ جسکو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مستنبط کیا۔

1- اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ ج وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

"تو اے محبوب اللہ کی راہ میں لڑو۔ تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے۔ مگر اپنے دم کی اور مسلمانوں کو آمادہ کرو"۔ (سورۃ النساء ۸۴)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ مشرکین کے ساتھ جب آمنا سامنا ہو تو آپ نے وہاں سے راہ فرار اختیار نہیں کرنی۔ اگر چہ آپ اکیلے ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ اس آیت میں فرمایا:

لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ "تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگر اپنے دم کی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ:

☆ آپ تمام لوگوں سے زیادہ شجاعت والے تھے۔

☆ آپ تمام لوگوں سے زیادہ مصائب پر صبر کرنے والے تھے۔

☆ آپ تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور تھے۔

چنانچہ آپ کبھی بھی میدانِ جنگ سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اگر چہ آپ کے صحابہ کرام پیچھے ہٹ گئے ہوں۔

2- بعض صحابہ کا فرمان:

بعض صحابہ فرماتے ہیں کہ جب ہم شدید لڑائی میں ہوتے اور پریشانی بہت زیادہ ہوتی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے آپکو بچاتے تھے۔

Marfat.com

جنگِ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار مشرکین پر کنکریوں کی ایک مٹھی پھینکی۔ تو وہ کنکریاں سب کو جا کر لگیں تو ان سب کے چہرے پھر گئے۔ انکی آنکھیں چندھیاں گئیں۔ (صحیح مسلم) ۲۳

اور اسی طرح جنگ حنین کے موقع پر جس طرح کہ پہلے گزر چکا ہے۔

ثابت قدم رہنا

جنگِ احد کے موقع پر یکدم حالات کے بدلنے کی وجہ سے اکثر صحابہ کرام پیچھے ہٹ گئے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام پر ثابت قدم رہے۔ اور وہاں سے بالکل پیچھے نہیں ہٹے۔ جب کہ حالت یہ تھی کہ صحابہ کرام میں سے صرف بارہ افراد آپکے ساتھ تھے۔ ان میں سے سات صحابہ کرام شہید ہوگئے۔ صرف پانچ جانثار پاس ہیں۔ لیکن اسکے باوجود آپ اپنے مقام پر استقامت کے ساتھ قائم رہے۔ اسی وقت کے دوران اللہ تعالیٰ نے ابی بن خلف کو ہلاک کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم کی آگ کا ایندھن بنانے میں جلدی فرمائی۔

جنگ حنین کے موقع پر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے اس دن انکی تعداد بارہ ہزار کے برابر تھی۔ جبکہ آپ سو کے برابر اپنے جانثاروں کے ساتھ موجود ہیں۔ اس دن آپ اپنے خچر کے اوپر سوار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خچر کے ساتھ دشمنوں کی طرف پیش قدمی فرما رہے تھے۔ اپنے اسم کریم کو بار بار پڑھ رہے تھے اور یہ کہتے ہوئے اس کا اعلان فرما رہے تھے۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ...... أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

''میں اللہ کا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں سنو! میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا ہوں (پوتا) ہوں۔'' (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ۲۴

یہاں تک کہ حضرت عباس حضرت علی حضرت سفیان بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپکے خچر کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ اسکے چلنے میں تاخیر کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ خوف کرتے ہوئے کہ کہیں دشمنوں میں سے کوئی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ جائے۔ آپ کی ہمیشہ یہی

Marfat.com

حالت رہی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی مدد فرمائی اور اس مقام پر آپکو تقویت پہنچائی اور لوگ نہیں لوٹے مگر اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسے لوگوں کا لشکر تھا کہ جن میں سے ہر ایک شَل ہو گیا۔

شدۃ البطش

حضرت ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فُضِّلْتُ عَلَی النَّاسِ بِشِدَّةِ الْبُطْشِ

مجھے لوگوں پر (دشمنوں) کو شدت کے ساتھ پکڑنے کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی گئی۔

(اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) ۲۵

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

الفصل الثالث

فِيهَا يُذْكَرُ مِنْ صِفَاتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْكُتُبِ الْمَاثُوْرَةِ عَنْ الْاَنْبِيَاءِ الْاَقْدَمِيْنَ

تیسری فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان صفات کا ذِکر جو انبیاء سابقین سے منقول ہیں۔ اور انکو کتب سابقہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

(امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان صفات کا ذِکر جو انبیاء سابقین سے منقول ہیں۔اور انکو کتب سابقہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

ذکر بشارات

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس سے پہلے ان بشارات کا ذکر کیا جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت سے پہلے ظاہر ہوئیں۔اب ہم ان میں سے کچھ حصہ یہاں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت امام بخاری اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا:

1۔ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا۔تو میں نے عرض کیا۔کہ آپ مجھے تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کردہ صفات کے بارے میں خبر دیں۔توانہوں نے فرمایا کہ "ہاں"۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات میں انہیں صفات کا ذکر کیا گیا ہے جو آپکی بعض صفات قرآن مجید میں ذکر کی گئی ہیں۔

اے غیب کی خبریں دینے والے پیارے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ہم نے آپکو شاھد بنا کر بھیجا۔اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ان پڑھوں کیلیۓ جائے پناہ بنایا۔اے حضرت محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے عبد خاص اور میرے رسول ہیں۔میں نے آپکا نام متوکل رکھا۔نہ وہ سختی کرنے والے ہیں اور نہ ہی شدت اختیار کرنے والے ہیں۔اور نہ ہی بازاروں میں شور کرنے والے ہیں۔وہ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ نہیں دیتے۔لیکن وہ معاف کرتے ہیں۔خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں۔اور میں انکی روح کو ہرگز قبض نہیں کروں گا۔یہاں تک کہ میں انکے راہِ راست سے ہٹے ہوئے لوگوں کو درست نہ کردوں یہ کہ وہ کہیں۔اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور میں انکے ذریعے اندھوں کو بینائی۔بہروں کو سننے کی قوت اور دلوں پر پڑے ہوئے پردوں کو کھولوں گا۔

Marfat.com

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

2۔ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں بہت بڑے ماہر عالم حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ پس میں نے ان سے پوچھا جب انہوں نے حرف کے بارے میں اختلاف نہیں کیا۔ مگر بے شک حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اَعْیُناً عُمُوْمَیْ ایسی آنکھیں کہ جو نابینی ہوں۔

وقلوباً غلوفی اور ایسے دل کہ جن پر پردہ پڑا ہوا ہو۔

و آذانًا صُمُوْمَی. اور ایسے کان کہ جو بہرے ہیں۔

(صحیح بخاری۔ دلائل النبوۃ للبیہقی)٢٦

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت عبداللہ سے روایت کیا کہ جو انکی طرف منسوب نہیں۔ کہا گیا کہ وہ ابن رَجاء ہیں۔ اور کہا گیا کہ عبداللہ بن صالح۔ اور اس کو زیادہ راجح قرار دیا گیا۔ اس طرح عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون سے انہوں نے ہلال بن علی سے ذکر کیا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

3۔ اور سعید نے کہا ھلال سے۔ انہوں نے عطا سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اسی طرح حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعلیقاً ذکر کیا ہے۔

اوصاف کا ذکر

یعقوب بن سفیان کے طریقہ سے امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

1۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک وہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ یقیناً ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفات تورات میں پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بے شک ہم نے آپکو حاضر ناظر بنا کر بھیجا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور ان پڑھوں کیلئے جائے پناہ بنایا۔ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے خاص بندے اور میرے رسول ہیں۔ میں نے ان کا نام متوکل رکھا ہے۔ وہ نہ سختی کرنے والے ہیں اور نہ شدت کرنے والے اور نہ ہی بازار میں شور و غل کرنے والے ہیں اور نہ ہی وہ برائی کا بدلہ برائی سے

Marfat.com

دیتے ہیں۔لیکن وہ معاف فرمادیتے ہیں اور خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں اور میں ہرگز انکی روح کو قبض نہیں کرونگا۔جبتک کہ انکے ذریعے راہِ راست سے ہٹے ہوئے لوگوں کو درست نہ کروں۔بایں طور کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ہم انکے ذریعے اندھوں کو بینائی عطا کریں گے،بہرے کانوں کو قوت سماعت دینگے اور دلوں پر پڑے ہوئے پردوں کو دور کردینگے۔(صحیح بخاری تعلیقا عقب حدیث۔دلائل النبوۃ للبیہقی)۲۷

2۔حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کہ مجھے لیثی نے خبردی انہوں نے اسکو حضرت کعب احبار سے سنا۔وہ اسی طرح بیان کرتے جس طرح حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن سلام سے ایک اور طریقہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

3۔حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت لکھی ہوئی ہے۔کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سپرد خاک کیا جائے گا۔(جامع ترمذی)۲۸

حضرت ابومودود رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روضۂ اقدس کے اندر ایک قبر کی جگہ باقی بچی ہوئی ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔حضرت عثمان بن ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کہا۔یہ ضحاک بن عثمان مدنی کے نام سے مشہور ہیں۔ہمارے شیخ مِزّی نے اپنی کتاب "الاطراف" میں اسی طرح بیان کیا۔ابن عساکر سے انہوں نے حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کی طرح ذکر کیا پھر کہا وہ دوسرے شیخ نہیں جو ضحاک بن عثمان سے پہلے ہیں۔ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے جو کچھ ذکر کیا اس میں انکا نام عثمان ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح ذکر کیا گیا آپ اہل کتاب کے ان آئمہ میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایمان قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔انہیں ان تمام باتوں پر اطلاع تھی۔کیونکہ انکے پاس دو بار برداری والے جانور کے (وزن اٹھانے کے برابر) بعض

Marfat.com

اہل کتاب کی کتب تھیں۔ جو انکو جنگِ یرموک کے موقع پر ملیں اور حضرت کعب بن ماتع جو اس فن کے ماہر تھے ان سے مروی ہے جو متقدمین کے اقوال پر اس لحاظ سے نظر رکھنے والے تھے کہ ان میں سے کونسا کلام خلط ملط ہے اسمیں کیا تحریف و تبدیل ہوئی ہے اور جو درست بات نہیں ہوتی تھی اسکی کبھی وضاحت فرما دیتے تھے۔ بعض اسلاف نے انکے بارے میں حسن ظن رکھا۔ اوران سے ایسی چیزوں کو نقل فرمایا کہ جو ہر لحاظ سے محفوظ تھیں۔ نیز اس ضمن میں کوئی برعکس باتیں ذکر کی گئیں جو اسکے مخالف ہیں۔ جو کچھ حق میں سے ہمارے پاس ہے۔ وہ سب باکثرت ہیں لیکن زیادہ تر لوگ انکے بارے سمجھتے نہیں ہیں۔

نوٹ: پھر اس بات کو جاننا چاہئے کہ بے شک اسلاف میں سے بکثرت لوگ توراۃ کا اطلاق اہل کتاب کی کتب پر کر دیتے ہیں۔ برابر ہے کہ انکے ہاں اسکی تلاوت کی جاتی ہو یا نہ کی جاتی ہو۔ جس طرح کہ لفظ قرآن کا اطلاق بالخصوص ہمارے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب پر کیا جاتا ہے اور کبھی اسے استعمال کیا جاتا ہے اور مراد اسکے علاوہ اور لیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ صحیح بخاری شریف میں ہے۔

خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْآنُ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام پر قرآن کو آسان کر دیا گیا۔ یعنی قرأت کو آسان کر دیا گیا۔ آپ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اس پر زین کو رکھا جاتا تو خادم کے اس کام کرنے کی مقدار جو وقت لگتا اس کے اس سے فراغت حاصل کرنے تک آپ قرآن پڑھتے یعنی۔ قرأت زبور فرماتے۔ (صحیح بخاری) ۲۹

اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر اس بارے تفصیلی گفتگو ذکر کی گئی ہے۔ (واللہ اعلم)

تورات میں اوصاف مصطفٰی ﷺ

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1۔ حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ماہر عالم حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کو کس طرح پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس میں لکھا ہوا موجود پاتے ہیں کہ:

Marfat.com

بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ان کا نام متوکل ہے۔(توکل کرنے والا)

نہ وہ سختی کرنے والے ہونگے نہ شدت کرنے والے اور نہ ہی بازاروں میں شور کرنے والے ہونگے۔اور انکو چابیاں عطا فرمادی گئی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ انکے ذریعے اندھوں کو بینائی عطا فرمائے، بہرے کانوں کو انکے صدقے قوت سماعت عطا فرمائے،انکے ذریعے سے معذور زبانوں کو تندرستی عطا فرمائے۔یہاں تک کہ وہ گواہی دیں۔اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔تورات میں آپکی یہ صفت موجود ہے۔کہ وہ مظلوم کی مدد کرنے والے اور ان سے ظلم وستم کو دور کرنے والے ہونگے۔

(اخرجہ البیہقی فی الدلائل۔صحیح بخاری)۳۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے انجیل میں لکھا ہوا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔نہ وہ سختی کرنے والے اور نہ وہ شدت اختیار کرنے والے ہونگے۔اور نہ ہی بازاروں میں شوروغل کرنے والے ہونگے۔اور نہ ہی وہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہونگے بلکہ وہ معاف فرمادینگے اور درگزر کرنے والے ہونگے۔

حضرت یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

2۔ حضرت مقاتل بن حیان سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی۔اے کنواری طاہرہ بتول کے صاحبزادے تو میرے حکم کے بارے میں کوشش کر اور اس بارے میں سستی نہ کر۔بے شک میں نے تجھے بغیر باپ کے پیدا کیا ہے۔پس میں نے تجھے جہان والوں کیلئے نشانی بنایا ہے۔تو صرف اور صرف میری ہی عبادت کر۔اور تو میری ذات والا صفات پر توکل کر سوران والوں کیلئے تو سریانی زبان میں بیان کر۔جو کچھ آپکے پاس احکام ہیں۔انکو پہنچادیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بے شک میں قائم رہنے والا حق ہوں۔میں ہمیشہ رہنے والی ذات ہوں۔تم نبی عربی امی کی تصدیق کرو۔

Marfat.com

وہ حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو اونٹنی والے کوٹ نما لباس پہننے والے۔ دستار والے۔ نعلین اور عصا والے، خمدار سر پر بال رکھنے والے۔ کشادہ پیشانی والے۔ متصل بھنوؤں والے۔ دونوں کشادہ آنکھوں والے۔ لمبی اور گھنی پلکوں والے۔ بڑی اور بہت سیاہ آنکھوں والے۔ دراز بینی والے، واضح پیشانی والے۔ موزوں گھنی داڑھی والے۔ آپ کے مبارک چہرے میں پسینہ کے قطرے موتیوں کی طرح نظر آتے۔ آپ سے کستوری کی طرح خوشبو آتی جو پھیل جاتی۔ گردن مبارک ایسے معلوم ہوتی جیسے چاندی کی صراحی ہوتی ہے۔ آپ کی رگوں میں ایسا معلوم ہوتا جیسے سونا ان میں رواں دواں ہو۔ سینے مبارک سے لیکر ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔ جو عصا کی طرح معلوم ہوتی۔ آپ کے سینہ اور پیٹ مبارک پر اسکے علاوہ بال نہیں تھے۔ آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے۔ جب لوگوں کے ساتھ آپ آتے تو ان میں نمایاں نظر آتے اور جب آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ چٹان سے اتر رہے ہیں اور ایک گھاٹی میں نیچے جا رہے ہیں۔ (اخرجہ البیہقی فی الدلائل) ۳۱

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ سلام کی آرزو

حضرت حافظ بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا:

1۔ حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو ھمکلام ہونے کیلئے قرب عطا فرمایا تو انہوں نے عرض کیا۔ اے میرے رب! بے شک میں توراۃ میں ایک بہترین امت کا ذکر خیر پاتا ہوں جنکو لوگوں کیلئے ظاہر کیا گیا کہ جو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ یا اللہ تو انکو میری امت بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے رب بے شک میں توراۃ میں ایک ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں کہ جو امتوں میں سے آخری امت ہوگی جبکہ قیامت کے دن وہ سبقت کرنے والے ہونگے۔ یا اللہ تو ان کو میری امت بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

Marfat.com

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے رب بے شک توراۃ میں ایک ایسی امت کا ذکر موجود ہے کہ تیرا کلام انکے سینوں میں ہوگا۔ جسکو وہ زبانی پڑھیں گے اور جو اس امت سے پہلے کی امتیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنی کتابوں سے دیکھ کر پڑھیں گے اور وہ اسکو یاد نہیں کرسکیں گے۔ یا اللہ تو اس امت کو میری امت بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ امت حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے رب! بے شک مجھے تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر ملتا ہے کہ جو پہلی اور آخری کتاب پر ایمان لائینگے اور گمراہیوں کے مدِ مقابل جہاد کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ جھوٹے کانے دجال کو قتل کریں گے۔ یا اللہ تو اس امت کو میری امت بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! وہ امت حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب ذوالجلال! بے شک میں توراۃ میں ایک ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں کہ جو اپنے صدقات کو خود کھائیں گے جبکہ ان سے پہلے کی امتیں جب صدقات نکالتیں تو اللہ تعالیٰ ایک آگ بھیجتا جو اس صدقہ کو کھا جاتی تھی۔ اگر وہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درجہ قبولیت حاصل نہ کرتا تو آگ اسکے قریب تک نہ آتی تھی۔ یا اللہ تو اس امت کو میری امت بنادے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ امت حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب ذوالجلال! بے شک میں تورات میں ایسی امت کا ذکر موجود پاتا ہوں کہ جب ان میں سے کوئی برائی کا ارادہ کریگا۔ تو اس پر اس کا گناہ نہیں لکھا جائیگا۔ اگر وہ شخص اس گناہ کا ارتکاب کرے گا تو اس پر ایک گناہ لکھا جائیگا۔ اور جب اس امت میں سے کوئی شخص نیکی کا ارادہ کریگا۔ اور عملی طور پر اس نیک عمل کو نہیں کریگا۔ تو اس کے نامۂ اعمال میں اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اگر وہ اس امت میں سے کوئی شخص عملی طور پر اس نیک عمل کو کریگا۔ تو اس کے نامۂ اعمال میں دس گنا سے لیکر سات سو تک اجر وثواب لکھا جائیگا۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ایسے لوگوں کو میری امت بنادے۔ رب

Marfat.com

ذوالجلال نے فرمایا کہ وہ امت حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

(اخرجہ ابونعیم ''الدلائل'') ۳۲

آخری امت کی عظمت

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1۔ حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ کا ذکر کیا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور میں وحی کی گئی تھی۔ اے حضرت داؤد علیہ السلام۔

بے شک تیرے بعد ایک ایسے نبی جلوہ گر ہونگے جنکا نام نامی اسم گرامی حضرت احمد اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ وہ سچے اور سردار ہونگے۔ میں ان پر کبھی بھی ناراض نہیں ہونگا۔ اور نہ ہی وہ مجھے کبھی ناراض کرینگے۔ انکے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ کاموں کو انکی طرف سے پائے جانے سے پہلے میں نے بخش دیا۔ انکی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انکی امت کو نوافل ادا کرنے پر اتنا اجر وثواب عطا فرمایا جتنا میں نے انبیاء کرام کو ثواب عطا فرمایا۔ اور میں نے انکی امت پر وہی چیزیں فرض کیں جو میں نے ان سے پہلے انبیا کرام علیہم السلام اور رسل عظام پر فرض کیں۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن میرے پاس آئیں گے۔ اور انکا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ اور یہ اس لئے کہ میں نے انکے اوپر ہر نماز کیلئے طہارت حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔ جس طرح کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام پر فرض کیا۔ تو میں نے انہیں جنابت کی وجہ سے غسل کرنے کا حکم دیا۔ جس طرح کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو حکم دیا اور میں نے انہیں حج کرنے کا حکم دیا۔ جس طرح کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو حج کرنے کا حکم دیا۔ اور میں نے انہیں جہاد کرنے کا حکم دیا۔ جس طرح کہ میں نے ان سے پہلے رسل عظام کو حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے حضرت داؤد! علیہ السلام بے شک میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ نیز میں نے ان کو چھ خصلتیں عطا فرمائیں۔ جو ان سے پہلے امتوں میں سے کسی امت کو عطا نہیں کیں۔

Marfat.com

1۔ میں خطا اور نسیان کی وجہ سے انکی گرفت نہیں کرنگا۔

2۔ ان کا ہر وہ گناہ جو انہوں نے بغیر کسی ارادہ کے کیا ہوگا۔ اگر اسکے متعلق وہ مجھ سے بخشش طلب کرینگے۔ تو میں انکو بخش دونگا۔

3۔ جو کچھ وہ آخرت کیلئے آگے بھیجیں گے وہ ایسی چیز ہوگی جس کو انہوں نے خوش دلی سے کیا ہوگا۔ تو میں انکو کئی گنا جلدی اجر عطا کروں گا۔ اور ان کیلئے جو کچھ میرے پاس ذخیرہ کیا ہوا ہے تو وہ انکے لیے کئی گنا دوگنا ہوگا۔ اور اس سے کئی گنا فضیلت والی چیز ہوگی۔

4۔ جب وہ مصائب و آلام پر صبر کرینگے اور کہیں گے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرہ ۱۵۶)

"بے شک ہم اللہ تعالیٰ کیلئے اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں"۔

(اخرجہ البیہقی فی الدلائل) ۳۳

تو میں انکو اپنی طرف سے رحمت، فضل عطا کرونگا۔

5۔ نیز ان کے لئے نعمتوں والی جنت کی طرف رہنمائی کرونگا۔

6۔ وہ مجھ سے دعا کرینگے۔ تو میں انکے لئے دعا کو قبول کرونگا۔

یعنی میں ان دعاؤں کو جلدی قبول فرماؤں گا یا اس دعا کرنے کی وجہ سے ان سے تکالیف کو دور کردونگا۔ یا انکے لئے ان دعاؤں کو آخرت میں ذخیرہ بنا دونگا۔

اے حضرت داؤد علیہ السلام!

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو مجھے اس حال میں ملے گا۔ کہ وہ گواہی دے گا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں صرف میں ہی یکتا ہوں۔ میرا کوئی شریک نہیں وہ اس بارے میں سچا ہے۔ تو وہ میرے ساتھ جنت اور کرامت میں ہوگا اور جو شخص مجھے اس حال میں ملے گا کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور جو کچھ وہ لیکر آئے اسکو جھٹلایا اور اس نے میری کتاب کا مذاق اڑایا تو میں اسکی قبر میں اس پر عذاب ڈال دوں گا۔ وہ اپنی قبر سے جب بھی اٹھے گا۔ تو فرشتے اسکے چہرے اور اسکی پیٹھ پر ماریں گے۔ پھر میں اسے دوزخ کے نچلے گڑھے میں داخل کرونگا۔ (اخرجہ البیہقی فی الدلائل) ۳۴

Marfat.com

صحابیِ رسول کی گواہی

حضرت امام حافظ بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور ان کے امر دین کو مکہ مکرمہ میں ظاہر فرمایا تو اس دوران میں ملک شام کی طرف گیا۔ جب میں مقام بُصریٰ میں موجود تھا۔تو میرے پاس نصاریٰ کی جماعت آئی۔انہوں نے مجھے کہا۔

کیا تو حرم مکہ سے آیا ہے؟ میں نے کہا ''ہاں'' انہوں نے کہا کیا تو اس شخصیت کو جانتا ہے۔ جس نے تمہارے درمیان نبوت کا اعلان کیا ہے؟ میں نے کہا ''ہاں''۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے میرے ہاتھ کو پکڑا۔جوان کا دَیر (عبادت کرنے کی جگہ تھی) مجھے اس میں لے گئے۔تو اس میں مورتیاں اور تصویریں رکھی ہوئی تھیں۔انہوں مجھے کہا کہ انکو دیکھو۔کہیں تو ان میں اس نبی کی تصویر کو دیکھتا ہے۔جنکو تم میں مبعوث کیا گیا ہے؟ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے ان تصویروں کو دیکھا میں نے ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کو نہیں دیکھا۔میں نے کہا کہ میں ان میں انکی تصویر کو نہیں دیکھ رہا۔چنانچہ وہ لوگ مجھے اس دیر (گرجا گھر) سے بڑے دیر میں لے گئے۔اس دَیر میں پہلے دَیر سے زیادہ تصویریں اور مورتیاں تھیں۔انہوں نے مجھے کہا۔آپ ان کو دیکھیں کیا ان میں آپ نبی آخر الزماں کی تصویر دیکھتے ہیں؟ میں نے نظر کی تو میں نے ان میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت اور آپکی صفات کو دیکھا اور اسی دوران میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت اور انکی صفات کو دیکھا اس حال میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کو پکڑے ہوئے ہیں۔ان نصاریٰ نے مجھے کہا۔کیا تو انکی صفات کو دیکھتا ہے؟ میں نے کہا ''ہاں'' تو انہوں نے کہا کیا وہ یہی ہیں؟ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کی طرف اشارہ کیا تو میں نے کہا قسم بخدا ''ہاں'' یہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک یہ وہی ہیں۔ان نصاری نے کہا کیا آپ اس شخصیت کو جانتے ہیں۔جنہوں نے انکی پشت کو پکڑا ہوا ہے۔میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں بے شک یہ انکے ساتھی ہیں اور بے

Marfat.com

شک یہی انکے بعد پہلے خلیفہ ہونگے۔(اخرجہ البیہقی فی الدلائل) ۳۵

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تاریخ میں روایت کیا۔محمد سے جو انکی طرف منسوب نہیں ہیں۔انہوں نے اسے مختصراً۔اپنی سند کے ساتھ محمد بن عمر سے روایت کیا۔اور انکے نزدیک۔یہ ہے کہ انہوں نے کہا بے شک کوئی نبی نہیں ہوگا۔مگر اسکے بعد نبی ہوگا۔سوائے اس نبی کے یعنی صرف اور صرف یہی نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے۔اور ہم نے اپنی کتاب تفسیر میں سورۂ اعراف کی اس آیت کے ضمن میں ذکر کیا۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O

"وہ جو غلامی کرینگے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔جسے لکھا ہوا پائیں گے۔اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔اور برائی سے منع فرمائے گا۔اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے، اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اسکی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اسکے ساتھ اترا وہی بامراد ہونگے۔

(الاعراف ۱۵۷) ۳۶

حضرت امام بیہقی اور دیگر نے حضرت ابوامامہ باہلی کے حوالے سے جو کچھ بیان کیا ہم نے اس کا ذکر کیا۔

بادشاہ ہرقل کا محبت بھرا انداز

1۔ حضرت ہشام بن عاص اموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اور قریش کے ایک آدمی کو روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس بھیجا گیا۔تاکہ ہم اسے اسلام کی دعوت

Marfat.com

دیں۔اس نے اس دعوت کا ذکر اپنے اجتماع میں کیا اور بے شک اس کے خاص کمرہ میں حرکت پیدا ہوئی۔اس وقت جس وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔اس بادشاہ نے ان مہمانوں کو دار ضیافت میں ٹھہرانے کا حکم دیا۔پھر ان کو تین دن بعد بلایا اور ان کو بہت بڑے کمرے میں کسی خاص چیز کیلیئے دعوت دی۔انہوں نے وہاں دیکھا کہ اس کمرے میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں ہیں جنکو ایک ریشم کے ٹکڑے میں محفوظ کیا ہوا ہے۔یعنی تمام انبیاء کرام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ ان سب انبیاء کرام علیہم السلام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔آمین۔

بادشاہ روم ان جانے والے مہمانوں کیلیئے ایک ایک تصویر لگانے لگا اور اسکے بارے میں انکو بتانے لگا۔اور اس نے ان کیلیئے حضرت آدم علیہ السلام کی پھر حضرت نوح علیہ السلام پھر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تصویر نکالی۔پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نکالنے کیلیئے جلدی کی راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے دوسرا دروازہ کھولا۔اسمیں ایک انتہائی خوبصورت چمکدار تصویر تھی۔

اچانک نظر پڑی تو ہم نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہرقل نے کہا کیا تم ان کو پہنچانتے ہو۔ہم نے کہا ''ہاں'' یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔اور مزید کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بے شک وہ شخص کھڑا ہوا۔پھر بیٹھ گیا اور کہا اللہ تعالیٰ کی قسم یہ وہی ہیں؟ ہم نے کہا ''ہاں'' واقعی یہ وہی ہیں۔وہ شخص کچھ لمحات کیلیئے رک گیا کہ وہ مسلسل اس تصویر کو دیکھ رہا تھا۔پھر اس نے کہا کہ جن کمروں میں یہ تصاویر محفوظ ہیں۔یہ ان میں سے آخری گھر یعنی کمرہ ہے۔

لیکن میں نے تمہارے لئے جلدی کی تاکہ میں تمہیں اس نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دکھاؤں کہ جو تمہارے پاس ہیں۔

پھر اس نے تمام حدیث کو بیان کیا جس میں باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں نکالنے اور انکے تعارف کا ذکر ہے۔جو وہ دو آنے والے مہمانوں کیلیئے کر رہے تھے۔

حدیث کے آخر میں انہوں نے یہ ذکر کیا کہ ہم نے اس بادشاہ سے کہا یہ تصویر آپکے پاس کہاں سے آئی ہیں؟ اس لیے کہ ہم جانتے ہیں کہ ان میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں ہیں۔کیونکہ ہم نے ان میں سے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت بھی انہیں کی مثل دیکھی ہے۔

Marfat.com

بادشاہ نے کہا۔ کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ انکو انکی اولاد میں سے انبیاء کرام علیہم السلام کو دکھائے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویروں کو نازل کیا۔ یہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ کے پاس یہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے خزانے میں تھیں۔

سورج غروب ہونے کی جگہ سے اسے حضرت سکندر ذوالقرنین نے نکالا۔ اور انہوں نے یہ تصویریں حضرت دانیال کو عطا فرمادیں۔ پھر فرمایا سنو! اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک میرا نفس انکو اپنے ملک سے نکالنے سے خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ میں ایک ایسا بندہ ہوں کہ میں تمہیں اس کی ملکیت میں شریک کروں۔ یہاں تک کہ میں مرجاؤں۔

راوی کہتے ہیں۔ پھر اس نے ہمیں اجازت دی اور اچھے تحائف دیئے۔ اور اس نے ہمیں رخصت کیا۔ پس جب ہم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور انکے سامنے جو کچھ دیکھا تھا اس سب کو بیان کیا۔ انہوں نے نہ تو ہمیں کوئی بات ارشاد فرمائی اور نہ ہی انہوں نے ہمیں اجازت دی بلکہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ وہ ایسا مسکین ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اسکے ذریعے بھلائی کا ارادہ کرتا تو وہ ضرور ایسا کرتا پھر فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ یعنی یہودی اپنے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کو موجود پاتے ہیں۔

زید بن عمرو کی گواہی

حضرت امام واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1۔ حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی کا انتظار کر رہا ہوں۔ پھر وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہونگے اور میں نہیں کہتا کہ میں انکو پالوں گا۔ میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور انکی تصدیق کرتا ہوں۔ اور میں گواہی بھی دیتا ہوں کہ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اے مخاطب اگر تیری زندگی وفا کرے۔ تو انکی زیارت کرے تو میری طرف سے انکو سلام عرض کرنا۔ اور عنقریب میں

Marfat.com

تمہیں انکی صفات بتاؤنگا۔تاکہ تیرے اوپر کوئی چیز مخفی نہ رہے۔میں نے کہا تب تو ابھی اور جلدی کرو۔

اس نے کہا کہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات یہ ہیں وہ ایسے عظیم انسان ہونگے۔ ان کا قد مبارک نہ تو انتہائی طویل (لمبا) اور نہ بالکل چھوٹا۔انکے بال مبارک نہ تو بالکل زیادہ اور نہ ہی بالکل کم سرخی انکی آنکھوں سے جدا نہیں ہوگی۔انکے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اور ان کا نام نامی اسم گرامی حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔اور یہی شہر مکہ مکرمہ انکی جائے ولادت اور انکے مبعوث ہونے کا مقام ہے۔پھر آپ کی قوم آپ کو وہاں سے نکالے گی اور وہ اہل مکہ نعوذ باللہ اس چیز کو ناپسند کرینگے، جو وہ لیکر آئے ہونگے۔یہاں تک کہ آپ یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت کر جائینگے۔ان کا امر غالب آجائے گا۔

تو اپنے آپکو اس بات سے بچا کہ تو انکے بارے دھوکا کھا جائے۔میں نے تمام شہروں کا چکر لگایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو طلب کیا۔یہودیوں،عیسائیوں اور مجوسیوں میں سے جس سے بھی میں نے سوال کیا اس دین کا پرچار تیرے بعد ہوگا۔اور وہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی صفات بیان کرتے ہیں۔جو میں نے آپکے سامنے بیان کی ہیں اور وہ کہتے ہیں۔انکے علاوہ اور کوئی نبی اب باقی نہیں رہ گیا۔یعنی ان کی ہی آمد آمد ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

2۔ زید بن عمرو بن نفیل کے بقول جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور میں نے اس کی طرف سے آپکی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکے سلام کا جواب دیا۔اور اس کیلئے رحمت کی دعا کی۔اور ارشاد فرمایا:

قَدْ رَأَيْتُهُ فِى الْجَنَّةِ يَسْحَبُ ذُيُوْلًا

''یقیناً میں نے اس کو جنت میں دیکھا اور وہ جنت میں طویل ترین ثواب حاصل کر رہا ہے۔

(اخرجہ ابن سعد) ۳۷

☆......☆......☆

Marfat.com

نوٹ: ذُیُولٌ ذَیلٌ کی جمع ہے جس کا معنی ہے "اَسْفَلُ الثوابِ" اور وہ جنت میں طویل ترین ثواب حاصل کرنے سے کنایہ ہے۔

ابوالبدر محبوب احمد چشتی
مدرس دارالعلوم، جامعہ نعیمیہ لاہور

Marfat.com

حوالہ جات

۱: صحیح بخاری (۱۹۶۹) صحیح مسلم (۱۷۵/۱۱۶۵)
۲: صحیح بخاری (۱۱۴۱)
۳: صحیح بخاری (۱۱۷۷) صحیح مسلم (۷۳۸)
۴: اخرجہ احمد (۳۶۵/۵)
۵: صحیح مسلم (۷۷۲) صحیح بخاری (۲۳۵)
۶: القرآن (المائدہ ۱۱۸)
۷: رواہ احمد (۱۴۹/۵، ۱۵۶۰، ۱۷۰، ۱۷۷) سنن ابن ماجہ (۱۳۵۰)
۸: صحیح بخاری (۱۱۳۰) صحیح مسلم (۲۸۲۹)
۹: اخرجہ احمد (۲۴۵/۱) والطبرانی (۱۲۹۲۹)
۱۰: صحیح بخاری (۲۹۱۵) صحیح مسلم (۱۱۲۲۵)
۱۱: صحیح بخاری (۶۴۶۶) صحیح مسلم (۲۸۳)
۱۲: صحیح بخاری (۲۴۱۷) صحیح مسلم (۱۱/۱۱۰۴)
۱۳: جامع ترمذی (۲۰۴۰) سنن ابن ماجہ (۳۴۴۴)
۱۴: صحیح مسلم (۲۷۰۲) صحیح بخاری (۶۳۰۷)
۱۵: (القرآن) (النساء ۴۱)
۱۶: صحیح بخاری (۵۵۵۰) صحیح مسلم (۸۰۰)
۱۷: صحیح بخاری (۲۴۳۳) صحیح مسلم (۱۰۷۱)
۱۸: اخرجہ احمد (۱۹۳/۲)
۱۹: صحیح بخاری رقم الحدیث (۲۰)
۲۰: سنن نسائی (۲۳۴/۲) جامع ترمذی (۲۵۱۸)
۲۱: رواہ الترمذی فی الشمائل (۳۲۳) نسائی (۱۳/۳)
۲۲: رواہ احمد فی الزہد (۱۳۶) دارقطنی فی العلل (۱۰۶/۱، ۱۰۷)
۲۳: صحیح مسلم (۱۷۷۲)

Marfat.com

۲۴: صحیح بخاری (۲۹۳۰) صحیح مسلم (۱۷۷۶)

۲۵: اخرجہ الطبرانی فی الاوسط (۶۸۱۶)

۲۶: صحیح بخاری (۲۱۲۵) دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۷۴)

۲۷: صحیح بخاری تعلیقات عقب حدیث (۲۱۲۵) دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۷۶)

۲۸: جامع ترمذی (۳۶۱۷)

۲۹: صحیح بخاری (۳۴۱۷)

۳۰: اخرجہ البیہقی فی الدلائل (۱/۳۷۷) صحیح بخاری (۲۱۲۵)

۳۱: اخرجہ البیہقی فی الدلائل (۱/۳۷۸)

۳۲: اخرجہ ابونعیم "دلائل" (۳۱)

۳۳: اخرجہ البیہقی فی الدلائل (۱/۳۸۱)

۳۴: اخرجہ البیہقی فی الدلائل (۱/۳۸۱) (القرآن)

۳۵: اخرجہ البیہقی فی الدلائل (۱/۳۸۴)

۳۶: القرآن (الاعراف ۱۵۷) ۳۷: اخرجہ ابن سعد (۱/۱۰۶)

☆......☆......☆

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

مُجَالَسَةُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ

اہلِ علم کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے (کنز العمال ۱۰/۸۴)

کچھ دیر طلبا کے ساتھ

مؤلف

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

استاذ الحدیث دار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ (گڑھی شاہو) لاہور

0333-4183350,0316-3040321

E-mail: maktabanaeemia786@gmail.com

جدید فقہی مسائل کی شرعی حیثیت

مصنف: حضرت علامہ مفتی محمد عبد العلیم سیالوی شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ (گڑھی شاہو) لاہور

0333-4183350,0316-3040321

E-mail: maktabanaeemia786@gmail.com

Marfat.com

اثر الاختلاف فی القواعد الاصولیہ فی اختلاف الفقہاء

قواعد اصولیہ میں اختلاف کا، فقہاء کے اختلاف میں اثر و کردار

مصنف

الدکتور مصطفیٰ سعید الخن

اردو ترجمہ و تشریح

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

اُستاذ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر مکتبہ نعیمیہ

جامعہ نعیمیہ (گڑھی شاہو) لاہور

0333-4183350,0316-3040321

E-mail: maktabanaeemia786@gmail.com

Marfat.com

تراجم المحدثین
و
مزایا مولفاتھم

مؤلف

علامہ غلام نصیر الدین چشتی
اُستاذ الحدیث دار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور

مکتبہ نعیمیہ

ہمارے ہاں قرآن مجید، تفاسیر، احادیث،
درسی، غیر درسی اور تنظیم المدارس کی تمام
نصابی کتب دستیاب ہیں

Marfat.com

Marfat.com

ادارہ کی دیگر مطبوعات

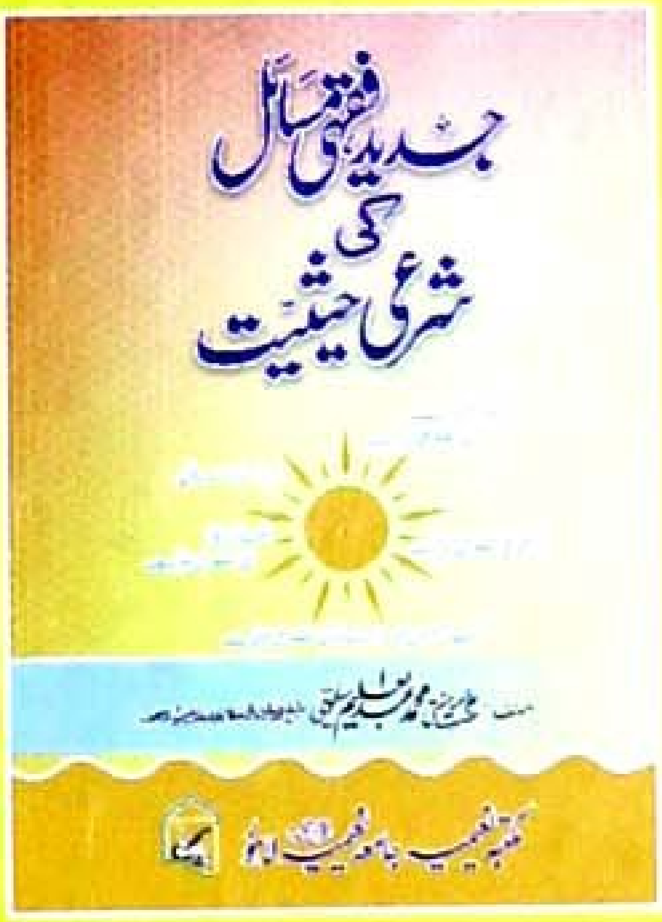

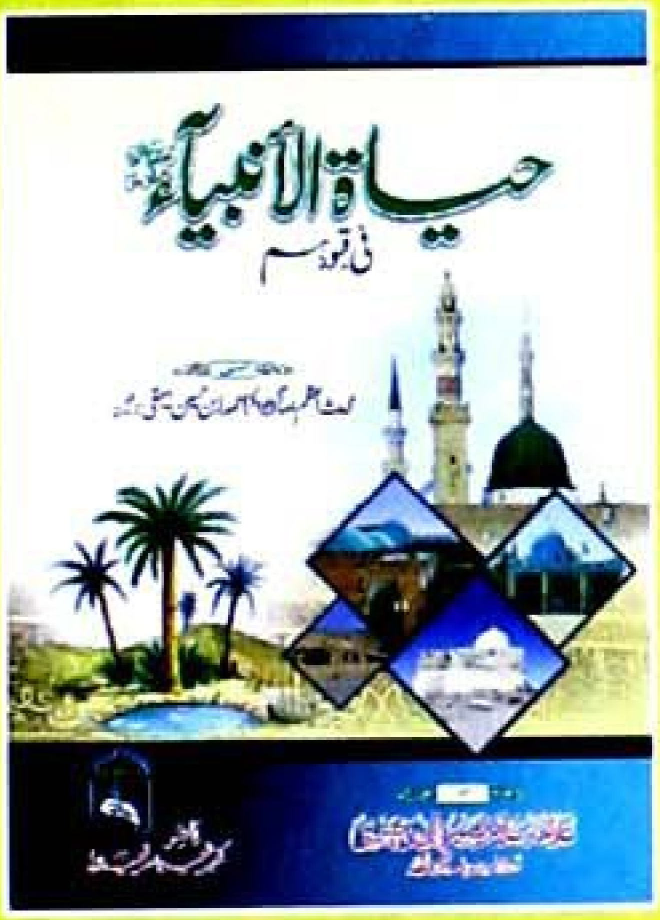

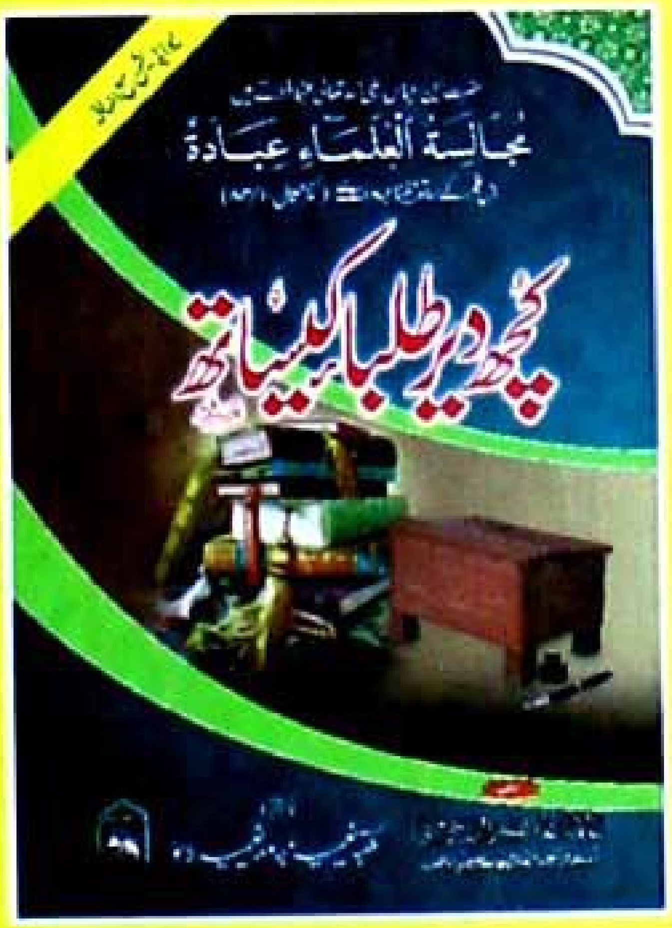

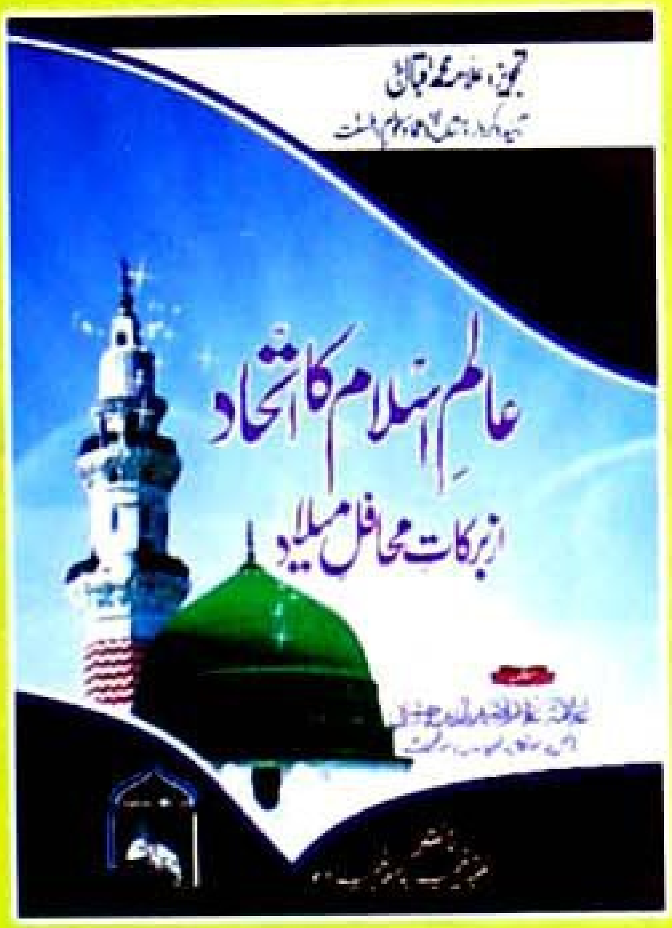

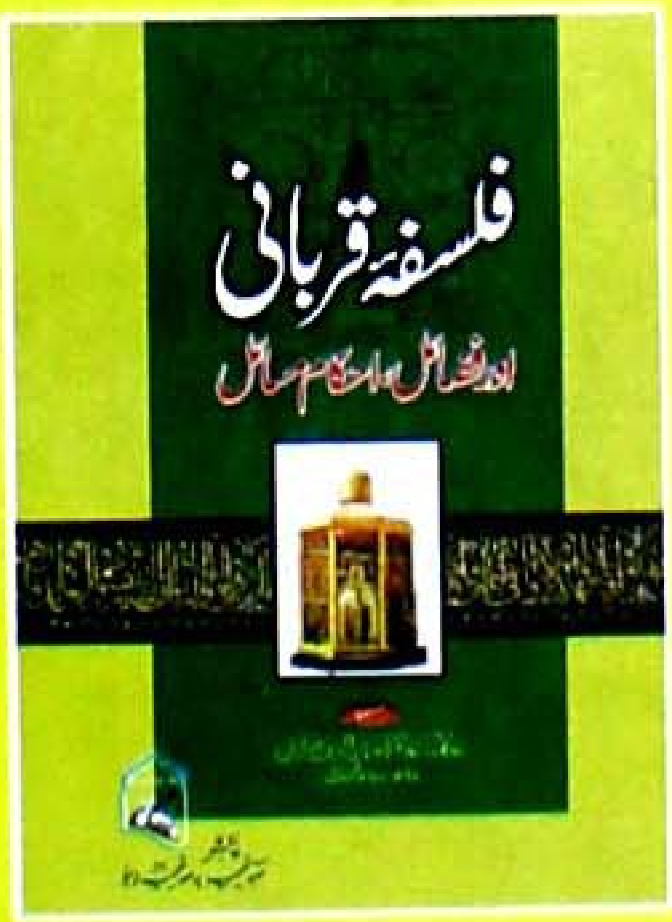

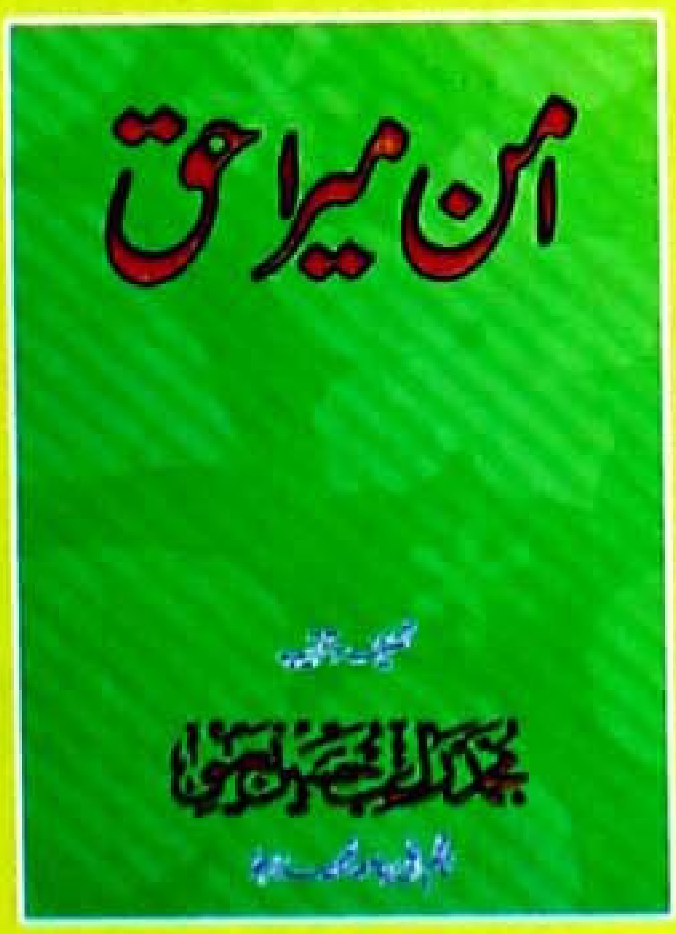

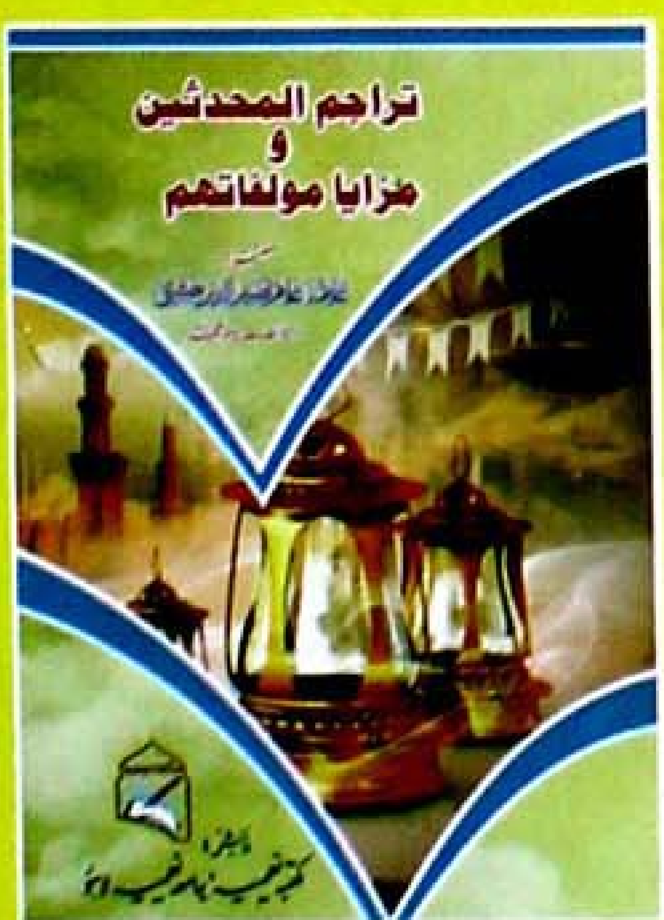

ناشر مکتبہ نعیمیہ

جامعہ نعیمیہ (گڑھی شاہو) لاہور
0333-4183350
0316-3040321
E-mail: maktabanaeemia786@gmail.com

Marfat.com

ادارہ کی دیگر مطبوعات

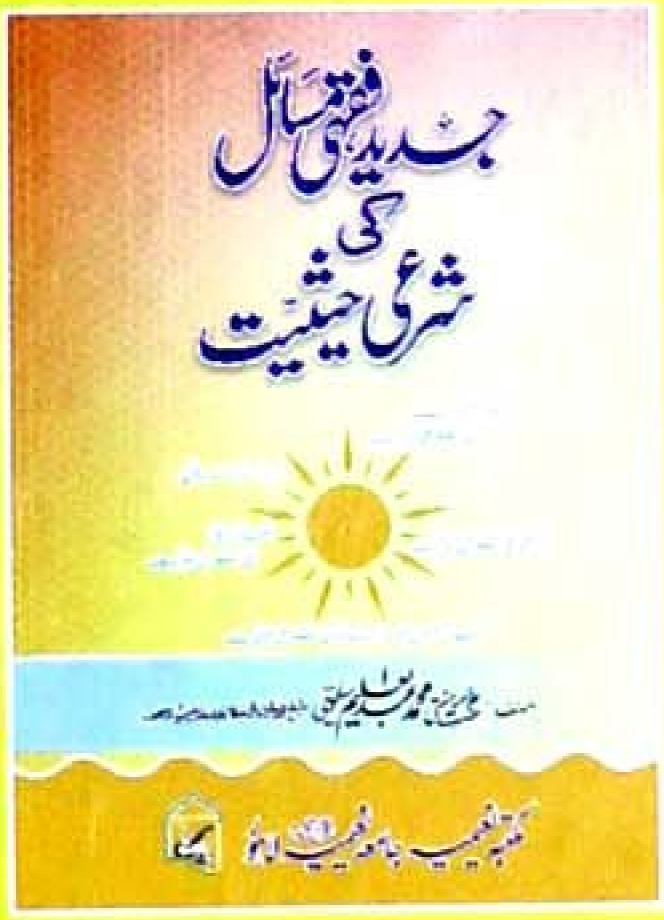

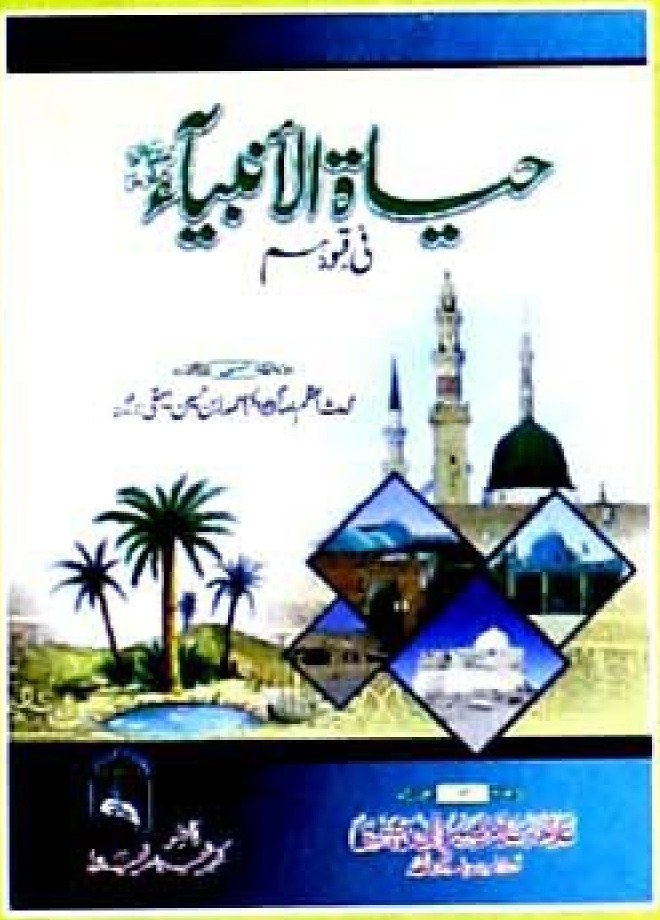

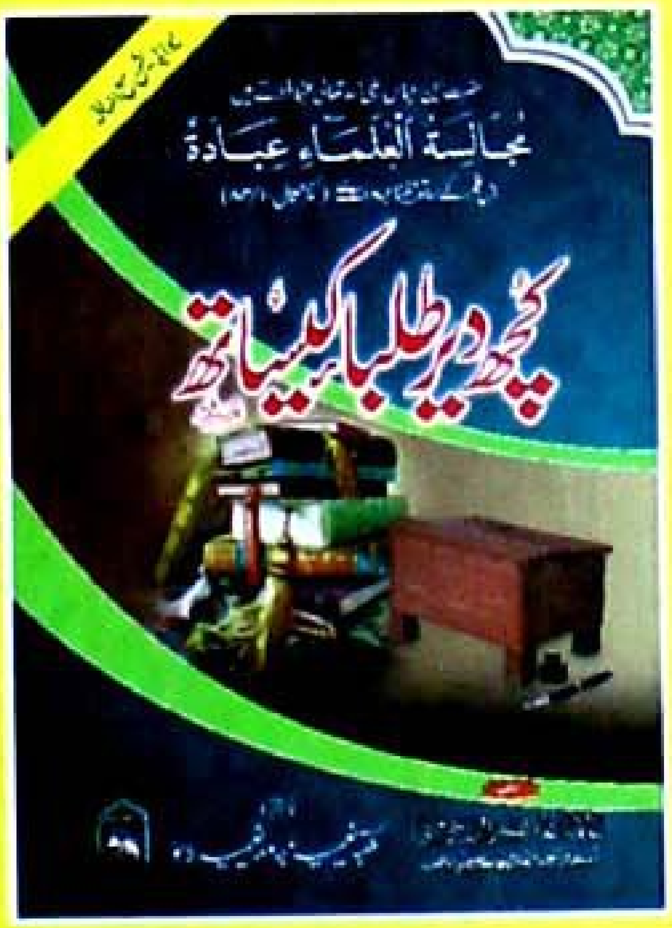

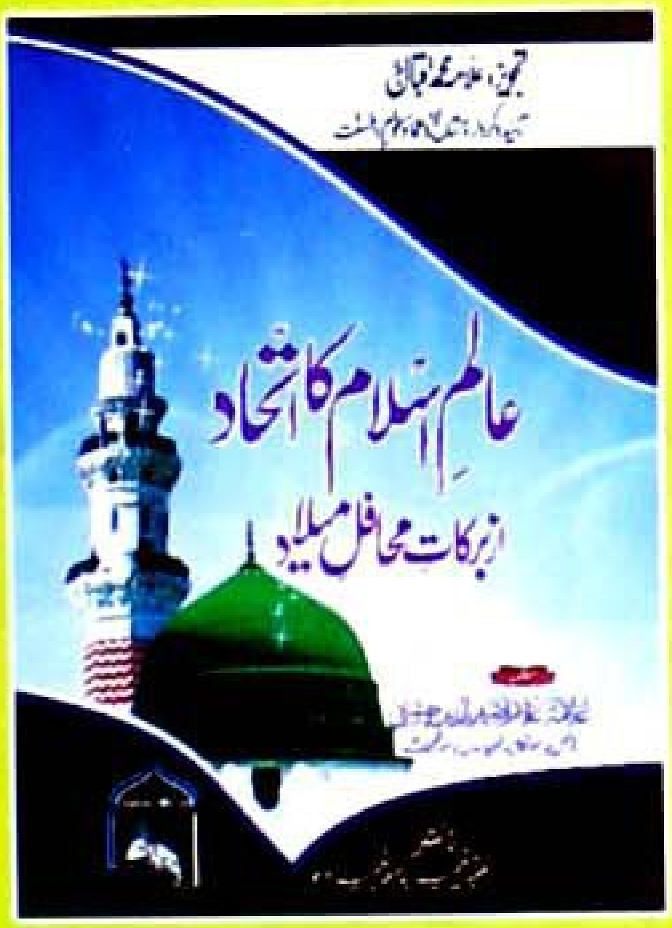

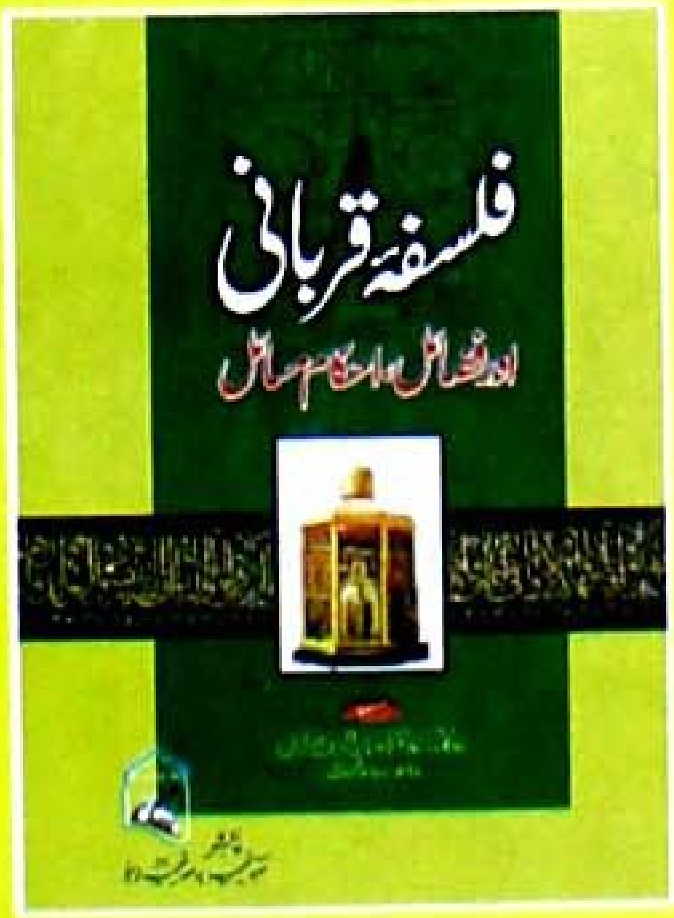

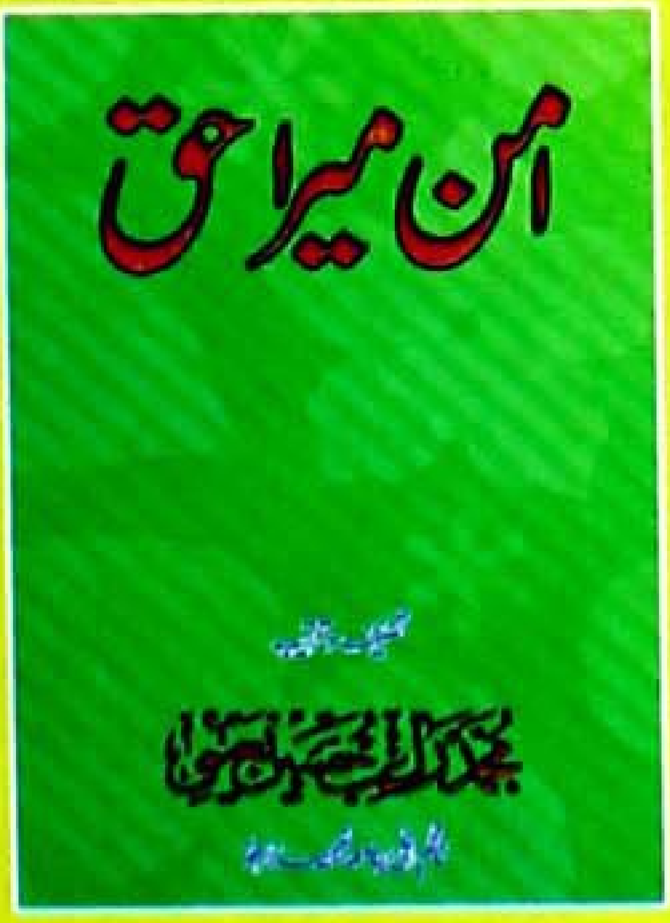

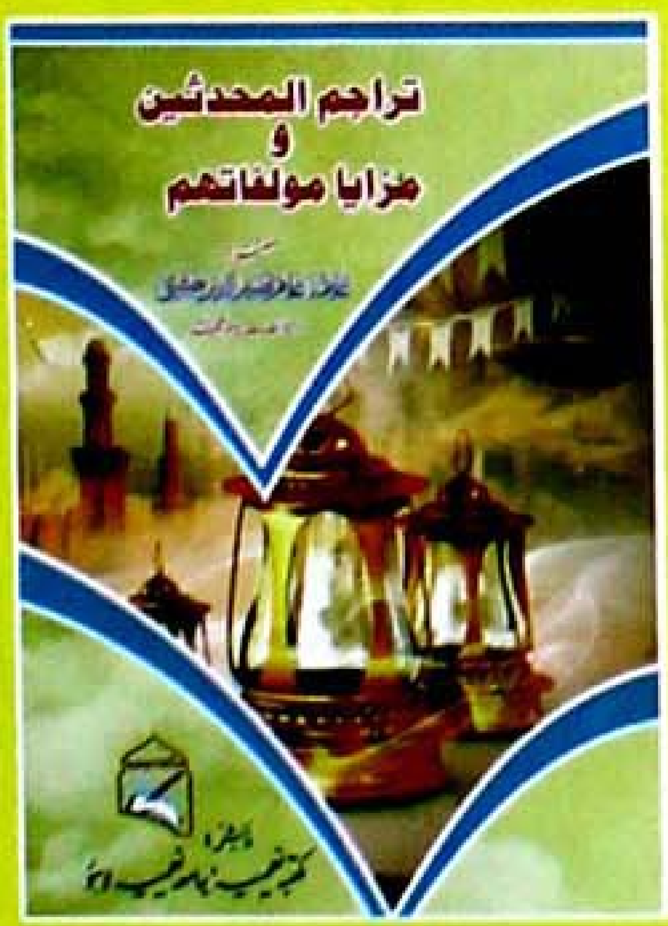

ناشر مکتبہ نعیمیہ

جامعہ نعیمیہ (گڑھی شاہو) لاہور
0333-4183350
0316-3040321
E-mail: maktabanaeemia786@gmail.com

Marfat.com